مدینہ منورہ کی تاریخی مساجد

ڈاکٹر محمد الیاس عبدالغنی

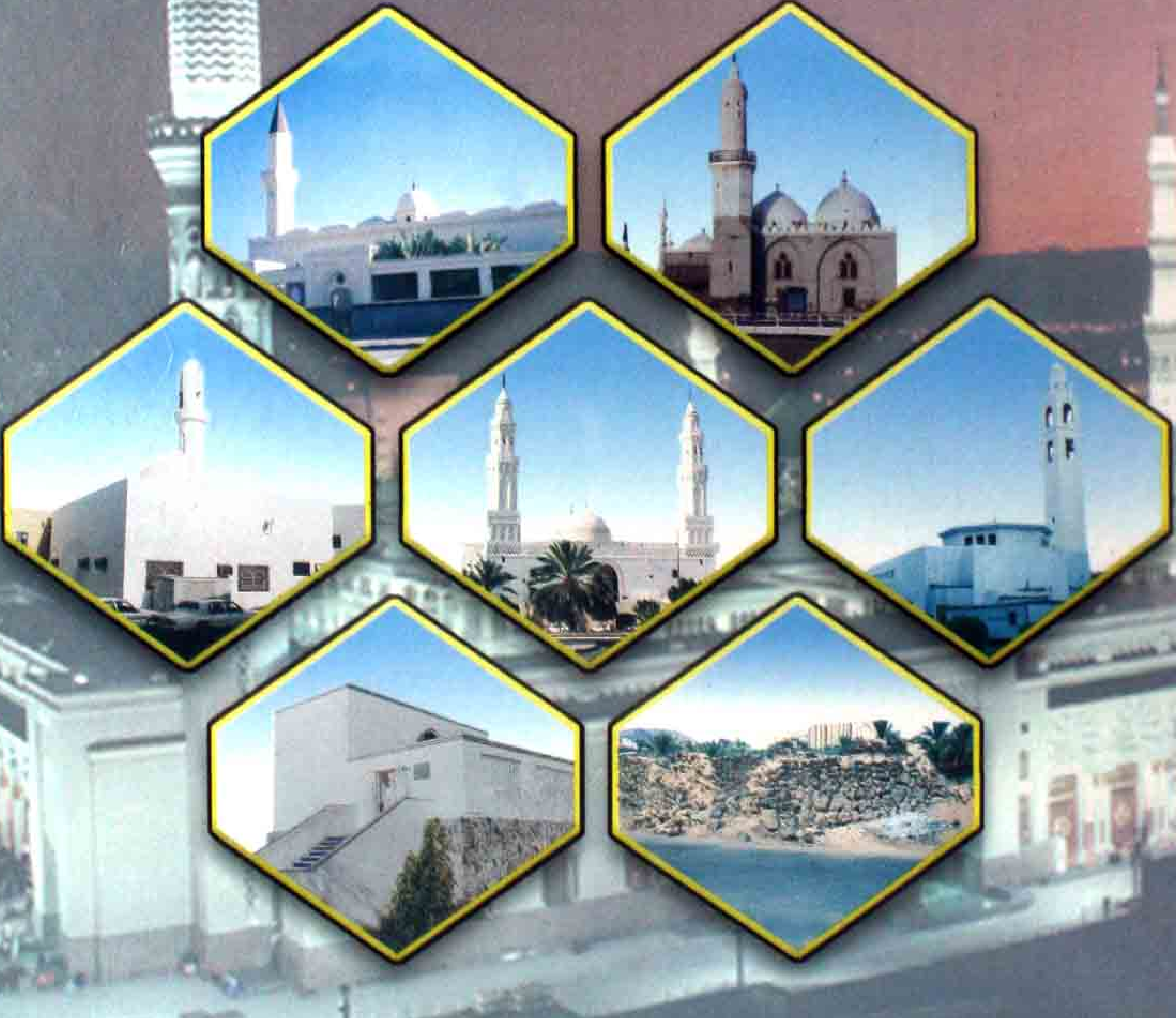

مدینہ منورہ کی تاریخی مساجد

ڈاکٹر محمد الیاس عبدالغنی

کتاب اور اسکی تمام تصاویر ونقشوں کے جملہ حقوق محفوظ ہیں
پہلا ایڈیشن ۱۴۲۳ھ / ۲۰۰۲ء
تحریری اجازت کے بغیر اشاعت کی اجازت نہیں

ح محمد إلياس عبدالغني، ١٤٢٣هـ

فهرسة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

عبدالغني، محمد إلياس

المساجد الأثرية في المدينة النبوية .- المدينة المنورة

١٦٠ ص ، ٢٤سم

ردمك : ٢-٩٤٥-٤١-٩٩٦٠.

(النص باللغة الأردية)

١- الآثار الإسلامية - المدينة المنورة ٢- المساجد - المدينة المنورة أ- العنوان

ديوي: ٩١٥,٣:٢٢ ٢٣/٣٩١٢

رقم الإيداع : ٢٣/٣٩١٢

ردمك: ٢-٩٤٥-٤١-٩٩٦٠

مطابع الرشيد
المدينة المنورة
٨٣٧٠٧٧٨ ☎ ٨٣٦٨٣٨٢

☆ ڈاکٹر محمد الیاس عبدالغنی - ص.ب: 447 - مدینہ منورہ.K.S.A
فون:8389047 - موبائیل:0502506454- ای میل:ilyas_faisal@yahoo.com
☆ E-16 ڈیفنس سوسائٹی، لاہور، پاکستان

marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

وأن المساجد لله فلا تدعوا مع الله أحدا

مدینہ منوّرہ کی تاریخی مساجد

marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

إن الله وملائكته يصلون على النبي

يا أيها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما

اللهم

صل على محمد وعلى آل محمد

كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم

إنك حميد مجيد

اللهم

بارك على محمد وعلى آل محمد

كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم

إنك حميد مجيد

marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمدلله رب العالمين والصلوة والسلام على اشرف الرسل وخاتم النبيين وعلى آله واصحابه و من تبعهم باحسان الى يوم الدين وبعد:

مسجدیں زمین پر اللہ کے گھر ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کی طرف منسوب کیا ہے:
ارشاد ربّانی ہے ﴿وَاَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ...﴾ [سورہ جن:۱۸] یعنی مسجدیں اللہ کی ملکیت ہیں۔
چونکہ مساجد حصول اجر کا باعث ہیں ان کی اعلیٰ شان اور مرتبہ کیوجہ سے ان کی تعمیر کیلئے اللہ تعالیٰ نے اپنے مومنین کی تخصیص فرما دی ہے ارشاد ربّانی ہے ﴿اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ...﴾ [سورہ توبہ:۱۸] جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہی اللہ کی مساجد کی تعمیر کرتا ہے۔
اسی وجہ سے تاریخ اسلامی میں مساجد کی تعمیر کا سلسلہ جاری رہا ہے۔ خصوصاً جن مساجد میں سرور کائنات ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے نمازیں ادا کی ہیں۔

آئندہ صفحات میں ''مدینہ منورہ کی تاریخی مساجد'' کا تذکرہ ہے جس میں ان کا نام، وجہ تسمیہ، محل وقوع اور ان سے متعلقہ تاریخی واقعات کا بیان ہے، ساتھ ہی متعلقہ آیات واحادیث نبویہ ﷺ اور آثار صحابہ رضی اللہ عنہم کا تذکرہ ہے نیز مختلف مساجد کے نقشے اور تصاویر بھی شامل ہیں حاشیہ میں مشکل الفاظ کی تشریح کر دی گئی ہے اور کتاب میں مذکورہ شخصیات کا تعارف بھی۔
ان ۳۶ مساجد کے تذکرہ میں تفسیر حدیث اور تاریخ کی کتابوں سے مدد لی گئی ہے جن میں نئے اور پرانے مصادر ومراجع بھی ہیں اور مطبوعہ وغیر مطبوعہ کتب بھی۔ ان مساجد کو میں نے محل وقوع پر جا کر دیکھا ہے اور ان کے طول وعرض کو جانچا ہے بعض مساجد کے تذکرے میں کمپیوٹرائز نقشوں سے بھی استفادہ کیا گیا ہے تاکہ تحقیق مکمل ہو۔ واضح رہے کہ جہاں دو مسجدوں کا باہمی فاصلہ ذکر کیا گیا ہے وہ خط مستقیم سے ہے، نتیجۃً پیدل راستوں اور شاہراہوں کے ذریعے یہ فاصلہ مختلف اور زیادہ ہوگا۔ یہ ایک عاجزانہ کوشش ہے جو اس موضوع پر قاری کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں یہ میری گذشتہ دس سال کی محنت کا نچوڑ ہے۔ اگر اس میں کوئی خوبی ہے تو محض اللہ کریم کے فضل وکرم سے ہے اور اگر اس میں کوئی غلطی ہے تو میری اپنی ہے۔ اہل علم حضرات سے درخواست ہے کہ اگر وہ کسی غلطی پر مطلع ہوں تو مجھے اطلاع دیکر شکریہ کا موقع دیں۔ مناسب ہوگا کہ ان سب حضرات کا شکریہ بھی ادا کردوں جنہوں نے اس سلسلہ میں دعا، ہمت افزائی یا مشورہ سے نوازا ہے اللہ تعالیٰ انہیں بہتر جزا عطا فرمائیں۔ خصوصاً مولانا سید

marfat.com

محمد طیب ہمدانیؒ جنہوں نے اس کتاب کا اردو ترجمہ کیا، اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند فرمائے، ان کی اور میری اس کاوش کو شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین۔ قارئین کتاب سے بھی درخواست ہے کہ وہ مجھے اور فاضل مترجم کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھا کریں۔ خصوصاً:

دیارِ محبوبؐ کے مسافر ہمیں دعاؤں میں یاد رکھنا
جو دیکھنا دل کشا مناظر ہمیں دعاؤں میں یاد رکھنا

تاریخی مساجد کی اہمیت

مدینہ منورہ کی قدیم مساجد کو زمانہ نبویہ کے تاریخی واقعات کی وضاحت وحد بندی کے سلسلہ میں اہم حیثیت حاصل ہے۔ نیز یہ مساجد بہت سی آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ کے سمجھنے میں مدد ومعاون ہیں، ان مساجد میں وہ مقامات محفوظ ہو چکے جہاں کبھی سرور کائنات ﷺ نے نمازیں ادا فرمائیں یا دعا فرمائی یا مجاہد وداعی کی صورت میں ٹھہرے اس موقعہ پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مدرس مسجد نبوی شریف قاضی مدینہ منورہ شیخ عطیہ محمد سالمؒ کے کلمات نقل کر دیئے جائیں۔ وہ فرماتے ہیں:۔ اور شہروں اور آبادیوں کے نشانات وآثار ایک طویل زمانہ گذرنے کے بعد بھی ان کی تاریخ کا واضح ثبوت ہوتے ہیں۔ مدینہ طیبہ کے آثار تاریخ کی گہرائیوں میں پھیلے ہوئے ہیں اور اسلام کی عظمت کا منہ بولتا ثبوت ہیں اور ایسے روشن چراغ ہیں جن کی روشنی سارے جہان کو منور کر رہی ہے۔ اسی وجہ سے دل ان کے لئے تڑپتے ہیں اور نگاہیں انہیں دیکھنے کیلئے ترستی ہیں۔ اس کی ہر بالشت بھر جگہ میں واضح نشانات وآثار موجود ہیں اس کے مشاہد میں عبرتیں اور اس کے آثار سچی باتوں سے بھرپور ہیں۔ صدیاں بیت جائیں ایک زمانہ کے بعد دوسرا زمانہ آجائے پھر بھی ان واضح احوال اور شارح صفحات کا وجود رہے گا۔ ان نشانات میں شواہد بھی ہیں اور مشاہد بھی، آنے والے آتے رہیں گے اور آیات کے نصوص، غزوات کے احوال کی تاریخ اور معجزات واخلاق کی معلومات حاصل کرتے رہیں گے اسلامی تاریخ کے اہم واقعات کی صدائیں یہاں محسوس کی جاتی رہیں گی اور اس کے اطراف میں ان کی روح پرور خوشبو مہکتی رہے گی۔

ان میں سب سے اہم اور بڑے نشانات مسجد نبوی شریف، مسجد قبا، مسجد جمعہ وغیرہ مساجد ہیں جن میں رسول اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نمازیں ادا کی ہیں۔ بعض مساجد تو زمانہ نبوی میں تعمیر ہو چکی تھیں اور باقی حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے ۸۷ تا ۹۳ھ کے دوران تعمیر کروائی تھیں جب وہ مدینہ منورہ کے گورنر تھے۔ تاکہ نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جہاں جہاں

marfat.com

سجدے کئے ہیں ان مقامات کو محفوظ کر لیا جائے۔

جس خاک پہ اصحابؓ کے سجدوں کے نشان ہیں
وہ ہے مرے اسلاف کی تاریخ کا حصہ (تائب)

ان مساجد کے بارے میں لوگ افراط و تفریط (کمی و زیادتی) میں مبتلا ہیں۔ ایک گروہ تو بعض مساجد کے نشانات ختم کر دینے کا ذہن رکھتا ہے "اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت عطا فرمائے" صحیح اور درست بات یہ ہے کہ یہ تاریخی نشانات ہیں جنہیں ہمارے لئے محفوظ کر دیا گیا ہے اور ان کیلئے بھی جو ہمارے بعد آئیں گے۔ غور کرنے والا طالب علم اور تحقیق کرنے والا مورخ اس کے ہر حصے میں اسلام و مسلمانوں کے تاریخی صفحات و اوراق محفوظ پائے گا۔ اور اپنی آنکھوں سے اسلام کے عظیم سپوتوں اور بہادروں کے کارناموں کو زندہ و پائندہ محسوس کرے گا۔ اور بعض غزوات اور انصار کے قبائل کے ٹھکانوں کی معلومات حاصل کر سکے گا۔ ❶

مختلف ادوار میں تاریخی مساجد کی تعمیر

بعض مساجد تو ایسی ہیں جو نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں تعمیر ہو چکی تھیں ان میں بعض ایسی ہیں جن میں آپؐ نے نماز ادا فرمائی۔ بعض ایسی ہیں کہ آپؐ نے وہاں نماز ادا فرمائی اور صحابہؓ نے اس جگہ کو مسجد قرار دیدیا۔ بعض مسجدیں صحابہؓ نے تعمیر کیں اور آپؐ ان کے ہاں تشریف لے گئے اور اس مسجد میں نماز ادا فرمائی۔ بعض مقامات ایسے ہیں جہاں نبی اکرم ﷺ یا صحابہؓ نے نماز ادا کی لیکن وہاں مسجد نہ تھی تا آنکہ حضرت عمر بن عبد العزیزؒ نے اس جگہ مسجد تعمیر کروادی اور پہلے سے بنی ہوئی مسجدوں کو از سر نو تعمیر کروا دیا۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب وہ سنہ ۸۷ تا ۹۳ھ میں مدینہ منورہ کے حاکم مقرر کئے گئے۔ انہی مساجد کی معلومات پر مشتمل یہ کتاب ہے اور یہی اس کا موضوع ہے۔

ابن النجار متوفی ۶۴۳ھ لکھتے ہیں کہ ولید بن عبد الملک (اموی خلیفہ) نے مدینہ منورہ کے گورنر عمر بن عبد العزیزؒ کو لکھا کہ جس جگہ کی صحیح نشاندہی ہو جائے کہ وہاں نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا فرمائی تھی وہاں مسجد تعمیر کر دی جائے۔ ❷ عمر بن عبد العزیزؒ نے بڑے اہتمام سے نشاندہی کر کے ان مساجد کی تعمیر کروادی۔ بعد ازاں امراء، حکام اور عام مسلمان ان تاریخی مساجد کی تعمیر و تجدید، مرمت و توسیع میں حصہ لیتے چلے آئے ہیں۔ آخری صدیوں میں شاہان عثمانیہ ترکیہ نے ان مساجد کی تجدید اور مرمت کا بہت کام کیا خصوصاً سلطان سلیمان خاں عثمانی نے اپنے دور حکومت سنہ ۹۲۶۔۹۴۸ھ میں مدینہ منورہ کی سب

---

❶ اخبار "المسلمون"، عدد ۳۷۳، ۲۴ رمضان ۱۴۱۲ھ، ۲۷ مارچ ۱۹۹۲ء ❷ اخبار مدینۃ الرسول ﷺ ص ۱۱۶۔

marfat.com

تاریخی مساجد کی از سرنو تعمیر کا حکم صادر کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ زیادہ تر مساجد پہلی صدی ہجری میں تعمیر ہو چکی تھیں اور بعض لوگوں کا جو خیال ہے کہ یہ مساجد عثمانی ترکوں نے از خود بنائی تھیں یہ درست نہیں۔
اس طرح ان مسجدوں کے مینار زمانہ گزرنے کے ساتھ بلند سے بلند تر ہوتے گئے اور انوار اسلامی کی روشنی پھیلتی چلی گئی تا آنکہ حکومت سعودیہ کا روشن دور آ گیا اور شاہ عبدالعزیز کے دور سے ہی مساجد کو حکومت کی تحویل میں لے کر حفاظت کا اہتمام کیا گیا خصوصاً خادم حرمین شریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز نے وزارت شؤن اسلامیہ کو حکم دیا کہ سب مساجد اور خصوصاً تاریخی مساجد کی توسیع و مرمت کا انتظام و اہتمام کیا جائے اور ان کی تاریخی حیثیت کے مطابق ان کی تعمیر و ترقی اور ضروریات کا انتظام کیا جائے اسلئے کہ امت اسلامیہ کے دلوں میں ان کا مقام ہے اس سلسلہ میں مسجد قباء، مسجد قبلتین، مسجد میقات، مسجد علیؓ، مسجد مستراح، مسجد ابوذرؓ اور مسجد جمعہ کو از سرنو تعمیر کر دیا گیا۔ جبکہ مسجد غمامہ، مسجد ابوبکر صدیقؓ، مسجد عمر بن خطابؓ (مناخہ) اور مساجد فتح وغیرہ کو مرمت کر دیا گیا الغرض ان میں سے بعض مسجدیں دور نبوی میں تعمیر ہو چکی تھیں اور عمر بن عبدالعزیزؒ نے اپنے دور امارت مدینہ ۸۷۔۹۳ھ میں ان کی از سرنو تعمیر کر دی۔ اسی طرح یہ بات بھی پایۂ ثبوت کو پہنچی کہ جہاں نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا فرمائی ہے وہاں بھی مسجد تعمیر کروا دی زمانہ گزرنے کے ساتھ ساتھ مسلمانوں نے ان مساجد کی تعمیر، تجدید اور مرمت و توسیع کا خیال رکھا جس کے نتیجہ میں آج ہمیں بھی ان مساجد کو دیکھنے اور تعارف حاصل کرنے کا موقع حاصل ہو گیا۔

تاریخی مساجد کے متعلق مورخین کا اہتمام

مسلمان علماء نے مختلف ادوار میں ان تاریخی مساجد کا تذکرہ اپنی تالیفات میں کیا ہے جس سے ان مساجد کی تاریخ، محل وقوع اور تعمیر کی کیفیت معلوم ہوتی چلی آئی۔ اس تاریخی تسلسل سے ان تاریخی مساجد کی معرفت میں بھی مدد ملی ہے۔ موجودہ کتاب میں میں نے بھی اس تاریخی تسلسل کے بیان کا اہتمام کیا ہے۔ اس سلسلہ میں ان سب مراجع سے کام لیا ہے جو مجھے میسر آ سکے۔ آخر میں اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر کرتا ہوں جس نے مجھے اس نیک کام کی توفیق عطا فرمائی۔ میں اس کی بارگاہ عالی میں درخواست گزار ہوں کہ میری اور فاضل مترجمؒ کی اس محنت کو قبول فرمائے اور اس سے لوگوں کو فائدہ پہنچے۔ اور ہماری آخرت کا سامان بن جائے۔ آمین۔ قارئین کتاب سے بھی درخواست ہے کہ وہ ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھا کریں۔

وصلی اللہ وسلم علی نبینا محمد وآلہ واصحابہ ومن تبعھم الی یوم الدین

محمد الیاس عبدالغنی عفا اللہ عنہ

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسجد نبوی شریف

مسجد نبوی شریف ان تین مساجد میں سے ہے جن کی زیارت کی نیت سے سفر کرنا جائز ہے۔ اس مسجد میں نماز گاہ، منبر نبوی، ریاض الجنۃ اور تاریخی ستون ہیں مختلف توسیعات کے دوران اس میں وہ حجرہ بھی شامل کرلیا گیا جس میں سرورِ کائنات ﷺ اور آپ ؐ کے دونوں ساتھی حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما آرام فرما ہیں۔ اور مسجد سے متصل امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن کے حجرے اور صحابہ ؓ کے بعض مکانات بھی اس میں شامل ہو چکے ہیں۔

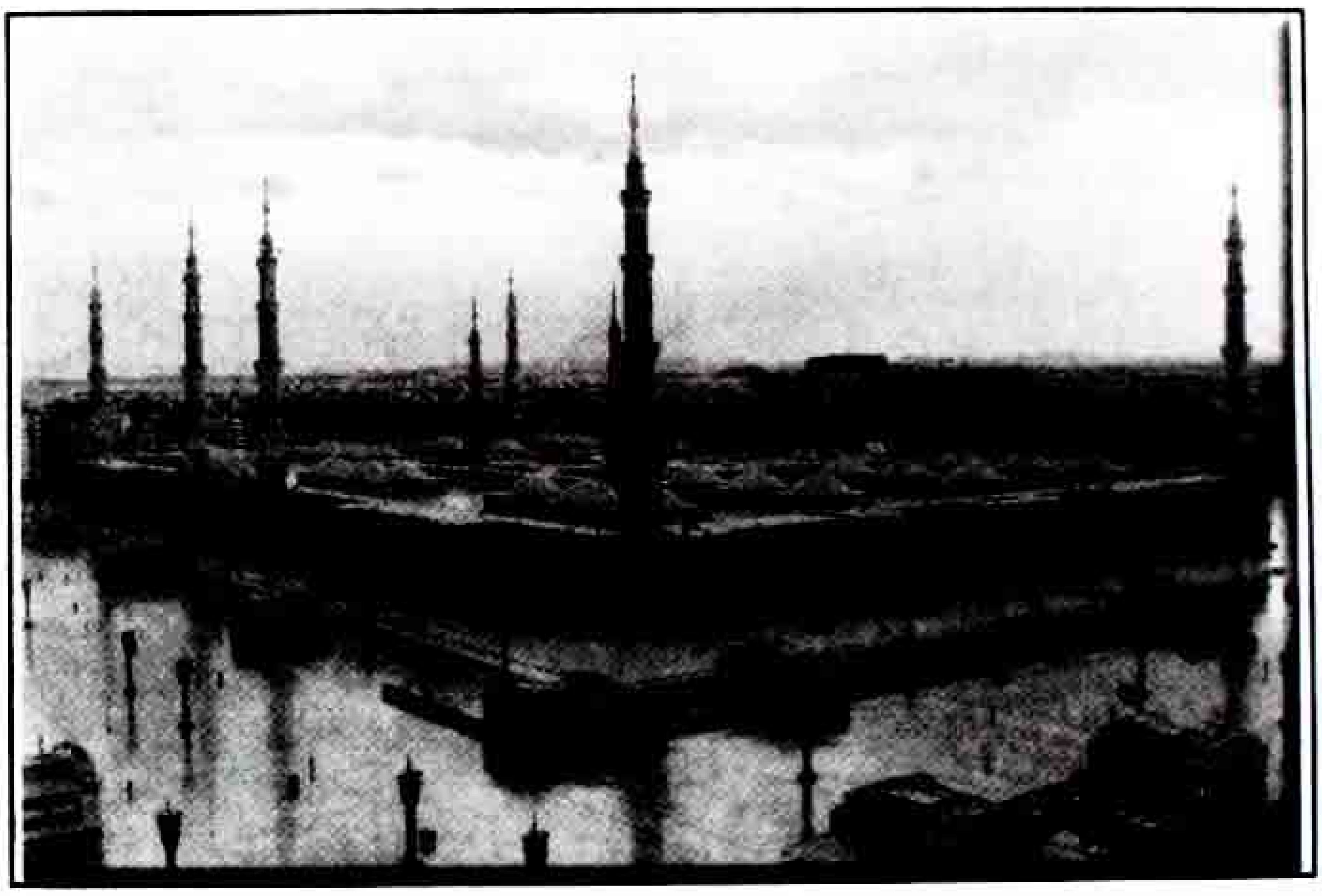

مسجد نبوی شریف

اور اس میں ایک نماز ایک ہزار نماز سے افضل ہے۔ جیسا کہ صحیح بخاری و صحیح مسلم کی روایت ہے **صلاۃ فی مسجدی ھذا افضل من الف صلاۃ فیما سواہ الاالمسجد الحرام** ❶ زائر کے لئے مستحب ہے کہ مسجد میں داخل ہو کر دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کرے اگر ریاض الجنۃ میں ہو سکے تو بہتر ہے ورنہ جہاں بھی ہو سکے ادا کرلے۔ بخاری و مسلم نے ابوقتادہ سلمیؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: **اذا دخل احدکم المسجد فلیرکع رکعتین قبل ان یجلس** ❷

ترجمہ: تم میں سے جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرے۔

درود و سلام حجرہ شریفہ کے پاس آ کر مواجہہ شریفہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور رسول اکرم ﷺ

---

❶ صحیح مسلم کتاب الحج فضل الصلوٰۃ بمسجدی مکۃ والمدینۃ ۱۵: ۱۳۹۵ صحیح البخاری فضل الصلوۃ فی مسجد مکۃ والمدینۃ ۲۰: ۱۱۹۰۔

❷ صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ، باب اذا دخل المسجد فلیرکع رکعتین ۸: ۴۴۴۔ صحیح مسلم کتاب صلوۃ المسافرین، باب استحباب تحیۃ المسجد ۶: ۱۴۔۷۔

marfat.com

اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں صلاۃ و سلام عرض کرے۔

عبداللہ بن دینارؒ کی روایت ہے کہ انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ کو دیکھا کہ وہ نبی اکرم ﷺ اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں سلام عرض کرتے۔ ❶

ابن تیمیہؒ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ اور صاحبین رضی اللہ عنہما کی زیارت کے وقت سلام عرض کرنے پر سب ائمہ کا اتفاق ہے اسلیئے کہ ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ جو شخص بھی مجھے آ کر سلام کہے گا اللہ تعالیٰ میری روح کو متوجہ فرما دیں گے اور میں اس کا جواب دوں گا۔ ابن تیمیہؒ نے اسے جید حدیث کہا ہے ❷ البانی اس نے حدیث کو حسن قرار دیا ہے ❸ حجرہ شریفہ کی جالی کو ہاتھ لگانا، بوسہ لینا، سینہ لگانا طواف کرنا جائز نہیں شریعت مقدسہ اس کی اجازت نہیں دیتی ❹

دور نبوی میں مسجد شریف کی تعمیر مدینہ طیبہ میں رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے مسلمان اس جگہ نماز ادا کرتے تھے۔ آپؐ نے بھی تشریف لا کر یہاں نماز ادا کی۔ اور ماہ ربیع الاول ۱ھ/۶۲۲ء کو مسجد نبوی کی تعمیر کی۔ اس وقت مسجد کی لمبائی ستر ہاتھ اور چوڑائی ساٹھ ہاتھ تھی جو ۳۵×۳۰ میٹر ہوتی ہے۔ چھت پانچ ہاتھ بلند تھی جس کی بنیاد پتھروں کی اور دیواریں کچی انیٹوں کی تھیں۔ ستون کھجور کے تنوں سے اور چھت کھجور کی ٹہنیوں سے بنائی گئی تھی۔ ❺

بنا ڈالی اسکی شہ انبیاءؐ نے — لگے اس میں ان کے غلام، اللہ اللہ
ہیں وابستہ مسجد سے کتنی ہی یادیں — نہ ہو کیوں یہ خیر المقام، اللہ اللہ
اترتی جہاں پہ تھی وحیِ الٰہی — وہ در، وہ دریچہ، وہ بام اللہ اللہ (ولی)

توسیعات ① ۷ھ میں غزوۂ خیبر سے واپسی پر نبی اکرم ﷺ نے پہلی توسیع فرمائی چوڑائی میں چالیس ہاتھ (۲۰ میٹر) اور لمبائی میں تیس ہاتھ (۱۵ میٹر) اضافہ فرمایا اس طرح مسجد کی کل لمبائی چوڑائی سو سو ہاتھ ہوگئی (۵۰×۵۰ میٹر) آجکل اس کی حد بجانب شمال مسقف عمارت مجیدی ترکی کا آخر اور جانب مغرب منبر سے پانچواں ستون ہے جن پر **حد مسجد النبی** ﷺ اوپر کی جانب لکھا ہوا ہے۔ آپؐ نے جانب

---

❶ موطا امام مالک باب ماجاء فی الصلوۃ علی النبی ﷺ۔
❷ فتاوی ابن تیمیہ ۲۷: ۱۱۶۔
❸ صحیح سنن ابوداؤد ۲: ۲۰۴۲۔
❹ مجموع نووی ۸/۲۷۰، احیاء علوم الدین ۳/۱۰۳۔
❺ صحیح بخاری کتاب المناقب، باب مقدم النبی ﷺ ۶۳: ۳۹۳۲۔ اخبار مدینۃ الرسولؐ، ابن نجار ص ۶۹۔

marfat.com

قبلہ کوئی توسیع نہ کی ❶

(۲) امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ۱۷ھ/۶۳۸ء میں مسجد کی تعمیر وتوسیع فرمائی۔ بجانب قبلہ ایک دالان کا اضافہ کیا۔ اور جانب مغرب دو دالان زیادہ کیے۔ اور جانب شمال تیس ہاتھ (۱۵ میٹر) کا اضافہ کیا ❷

(۳) امیر المومنین حضرت عثمانؓ نے ۶۴۹ء / ۲۹ھ میں مسجد کی توسیع وتعمیر کرتے ہوئے بجانب قبلہ ایک دالان کا اضافہ کیا اب تک اس طرف یہ آخری توسیع ہے۔ مغرب کی طرف بھی ایک دالان کا اضافہ کیا اور شمالی طرف دس ہاتھ (۵ میٹر) ❸

(۴) اموی خلیفہ ولید بن عبدالملک نے گورنر مدینہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کو مسجد شریف کی توسیع وتعمیر کا حکم دیا انہوں نے ۸۸ھ سے ۹۱ھ ۷۰۷ سے ۷۱۰ء تک مسجد کی تعمیر مکمل کی جس میں بجانب مغرب دوستون زیادہ کیے پھر آج تک اس طرف مزید کوئی توسیع نہیں ہوئی۔ ادھر ۸۸ھ سے پہلے چونکہ سب امہات المومنین رضی اللہ عنہن واصل بحق ہو چکی تھیں اس لئے ان کے حجرے بھی مسجد میں شامل کر دیے اور جانب شمال بھی چنداں توسیع فرمائی۔ آپ نے ہی پہلی مرتبہ چاروں کونوں پر مینار بنائے اور محراب کو موجودہ شکل دی اور مسجد کے بیس دروازے بنائے۔ ❹

(۵) عباسی حکمران مہدی بن ابوجعفر ❺ نے ۱۶۱ تا ۱۶۵ھ میں تعمیر وتوسیع کرتے ہوئے صرف شمالی جانب توسیع کی۔ ❻

(۶) سلطان اشرف قایتبای ❼ نے ۸۸۲ھ/۱۴۸۱ء یا ۸۸۸ھ/۱۴۸۳ء میں تعمیر کرتے ہوئے صرف مشرقی جانب مقصورہ سے متصل سوا دو ہاتھ ۱۲ء۱ میٹر توسیع کی۔ ❽

(۷) سلطان عبدالمجید عثمانی نے ۱۲۶۵ھ/۱۸۴۸ء تا ۱۲۷۷ھ/۱۸۶۱ء تعمیر وتوسیع میں حصہ لیا۔ ابیار

---

❶ خلاصۃ الوفا ص ۱۴۹۔ المدینۃ المنورہ تطورہا العمرانی ص ۵۸ ❷ اخبار مدینۃ الرسول ﷺ ص ۹۳۔ المدینۃ المنورہ تطورہا العمرانی ص ۶۲۔ ❸ وفاء الوفا ۲/۵۰۴۔ المدینۃ المنورہ تطورہا العمرانی ص ۶۵۔

❹ عمدۃ الاخبار ص ۱۰۹ المدینۃ المنورۃ تطورہا العمرانی ص ۴۹ ❺ محمد مہدی بن ابوجعفر ابو عبداللہ۔ ریطہ بنت ابو العباس سفاح سے نکاح کیا۔ اپنے والد کے بعد ذی الحجہ ۱۵۸ھ میں تخت نشین ہوا ۱۶۹ھ میں فوت ہو گیا۔ معارف لابن قتیبہ ص ۳۷۹

❻ تحقیق النصرۃ ص ۵۴ المدینۃ المنورۃ تطورہا العمرانی ص ۷۵۔

❼ قایتبای جرکسی محمودی اشرفی ابو النصر، سلطان ظاہر کا غلام تھا اس نے آزاد کر کے عہدہ اتابک پر متعین کر دیا۔ ۸۷۲ھ میں حکمران تسلیم کر لیا گیا ۹۰۱ھ میں فوت ہو گیا۔ ❽ خلاصۃ الوفا ص ۳۲۲

marfat.com

علی کے سامنے کوہ عقیق سے پتھر حاصل کر کے تعمیر میں استعمال کیئے اور چھت قبوں کی شکل میں بنائی اوران پر سیسہ کی چادریں لگادیں اور عبداللہ زہدی آفندی نے قرآن واحادیث و دیگر عبارات کی کتابت قبوں دیواروں اور ستونوں پر کی۔ سعودی دور میں ان تحریروں کو تازہ کیا گیا۔ ❶

⑧ پہلی سعودی توسیع شاہ عبدالعزیز آل سعود کے حکم سے تعمیر و توسیع کا کام شروع ہوا اور شمالی جانب تعمیرات جن کا رقبہ ۶۲۴۶ مربع میٹر تھا منہدم کر کے ۶۰۲۴ مربع میٹر رقبہ کا اضافہ کر دیا گیا۔ جس سے اٹھائیس ہزار نمازیوں کی گنجائش پیدا ہوگئی۔ یہ عمارت مستطیل ہے صحن کے درمیان ایک اور دالان بنا دیا گیا جس سے صحن کے دو حصے ہو گئے۔ پھر شاہ فہد کی توسیع کے وقت ان صحنوں میں بارہ چھتریاں لگادی گئیں جو کمپیوٹر سے کھلتی اور بند ہوتی ہیں۔ ❷

⑨ دوسری سعودی توسیع ۹ صفر ۱۴۰۵ھ میں شاہ فہد نے اس کا سنگ بنیاد نصب کیا جبکہ ۴/ذیقعدہ ۱۴۱۴ھ میں اس کی آخری اینٹ لگائی گئی۔ اس توسیع سے مراد وہ عظیم ترین عمارت ہے جو پہلی سعودی تعمیر کو تین اطراف سے گھیرے ہوئے ہے اور اس تعمیر کو سابقہ تعمیر کے ہم شکل بنایا گیا ہے۔ البتہ اس میں تہ خانہ کا اضافہ کیا گیا ہے اس تعمیر میں جدید ترین طریقہ سے بہت سی ضروریات کا خیال رکھا گیا ہے۔

گراونڈ فلور کا رقبہ بیاسی ہزار مربع میٹر ہے جس میں ڈیڑھ لاکھ نمازیوں کی گنجائش ہے۔ اور یہ دو ہزار ایک سو چار ستونوں پر استوار ہے جن میں سے ہر ایک کا درمیانی فاصلہ چھ میٹر ہے اس طرح ۶×۶ کے درمیانی صحن بن جاتے ہیں لیکن جن حصوں پر گنبد ہیں ان کا درمیانی فاصلہ اٹھارہ میٹر ہے اور ان کا صحن ۱۸×۱۸ = ۳۲۴ مربع میٹر بن جاتا ہے اور اس جیسے گنبدوں کی تعداد ستائیس ہے۔ چھت پر نمازیوں کیلئے اٹھاون ہزار دو سو پچاس مربع میٹر جگہ ہے جس میں نوے ہزار نمازی سما سکتے ہیں، اس طرح نمازیوں کیلئے کل رقبہ ایک لاکھ چالیس ہزاز دو سو پچاس مربع میٹر بن جاتا ہے جس میں دو لاکھ چالیس ہزار نمازی سما سکتے ہیں اس طرح سابقہ توسیع سے نو گنا نمازیوں کی جگہ بن گئی اور اگر مسجد کے گرد صحن کا ایک لاکھ پینتیس ہزار مربع میٹر کا رقبہ شامل کر دیا جائے جس میں چار لاکھ تیس ہزار نمازی سما سکتے ہیں تو مسجد و صحن میں کل نمازیوں کی تعداد چھ لاکھ اٹھانوے ہزار سما سکتی ہے۔

توسیعی عمارت میں مستورات کیلئے علیحدہ حصہ مخصوص کر دیا گیا ہے اور جدید تعمیر میں چھ میناروں کا

---

❶ نزہۃ الناظرین ص ۲۳ مرآۃ الحرمین الشریفین ۱/۴۶۵ ❷ آثار المدینۃ المنورۃ ص ۱۱۲، ہذہ بلادنا ص ۱۱۴

marfat.com

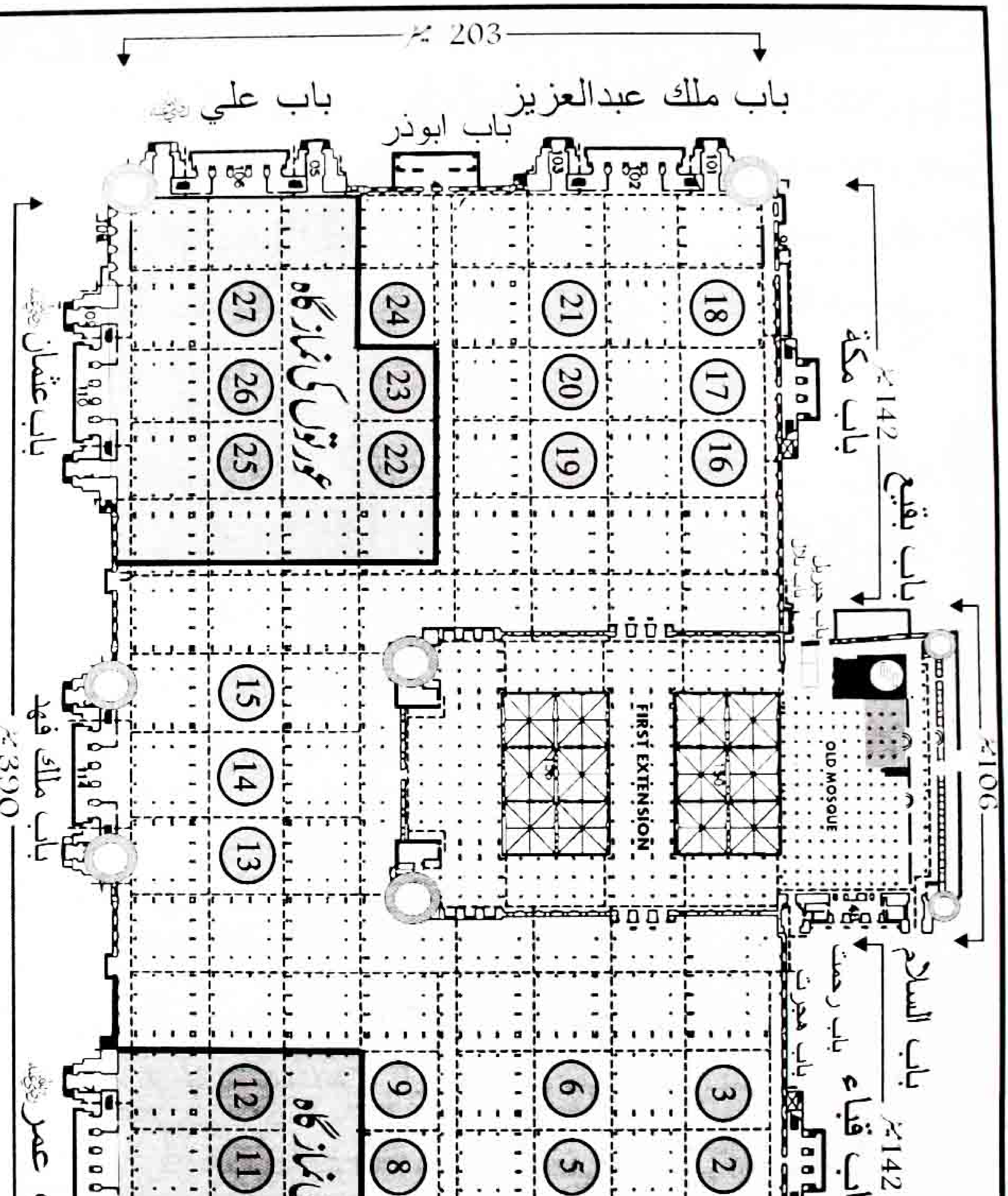

مسجد نبوی کا خوبصورت اور جامع نقشہ جسمیں قدیم مسجد، گنبد خضراء، جالیاں، ریاض الجنہ، پہلی اور دوسری سعودی توسیع اسکی مختلف پیمائشیں، دروازوں کے نام، مینار اور گنبدوں وغیرہ کے محل وقوع کونمایاں کیا گیا ہے

marfat.com

اضافہ کر دیا گیا ہے جو پہلی توسیع کے دونوں میناروں سے ملتے جلتے ہیں۔ مسجد کو مکمل ائر کنڈیشنڈ کر دیا گیا ہے اور مسجد کے اردگرد تہہ خانہ میں دو منزلہ کار پارکنگ بنا دیگئی ہے جس میں چار ہزار چار سو چوالیس گاڑیاں کھڑی کرنے کی گنجائش ہے۔ مکمل تعمیرات کا کام سعودیہ کی بن لادن کمپنی نے سرانجام دیا ہے۔❶ جو شخص مسجد نبوی شریف سے مزید متعارف ہونا چاہے وہ میری تالیف تاریخ مسجد نبوی شریف کا مطالعہ کرے۔

۲ مسجد قباء

مسجد قباء تاریخ اسلام میں بڑی اہمیت کی حامل ہے اسلئے کہ یہ پہلی مسجد ہے جسے نبی اکرم ﷺ کے دست مبارک سے تعمیر ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ جب آپؐ ہجرت فرما کر تشریف لائے تو اسی جگہ پر آزاد فضا میں نماز ادا کی، قرآن مجید میں اس کا تذکرہ ہے اور اسے **اول مسجد اسس علی التقوی** قرار دیا گیا ہے کہ تقویٰ کی بناء پر یہ پہلی مسجد قائم ہوئی اس میں دو رکعت نماز کو عمرہ کا درجہ عطا ہوا، ہجری تاریخ کا اولیں نقطہ یہی مسجد ہے جو مدینہ منورہ کے جنوب مغرب میں واقع ہے۔ اس کا نام مسجد قبا اس لئے ہے کہ یہ بستی قباء میں واقع ہے۔ انصار میں سے بنو عمرو بن عوف یہیں آباد تھے۔

دیارِ محبوبؐ کے مسافر ہمیں دعاؤں میں یاد رکھنا
جو دیکھنا دل کشا مناظر ہمیں دعاؤں میں یاد رکھنا
قبا میں جب ہوں ادا نوافل سکون پائیں جو دیدہ و دل
جو کیف میں روح بھی ہو ذاکر ہمیں دعاؤں میں یاد رکھنا (تائب)

ابتدائی تعمیر جب نبی اکرم ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو بستی قباء میں کلثوم❷ بن ہدم کے مکان پر قیام فرمایا جو بنی عمرو بن عوف❸ سے تھے، انہی کی مملوکہ جگہ میں مسجد بنا کر انہیں تعمیر میں شریک کیا اور اس دوران آپؐ یہاں نماز ادا فرماتے تھے❹ شموس❺ بنت نعمان بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کی پہلی زیارت اس وقت کی جب آپؐ نے قباء میں تشریف لا کر قیام فرمایا اور مسجد کی بنیاد رکھی

---

❶ الرحاب الطاہرۃ۔ مسیرۃ الخیر والعطاء۔ فنی رپورٹ تیار کردہ بن لادن کمپنی

❷ کلثوم بن ہدم بن امرئ القیس انصاری اوسی۔ مدینہ منورہ تشریف لا کر سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ قباء میں ان کے ہاں ٹھہرے۔ کہا جاتا ہے کہ مدینہ منورہ میں فوت ہونے والے پہلے صحابی یہی ہیں۔ (الاصابہ ۲۸۸/۳ ترجمہ نمبر ۷۴۴۶)

❸ بقول قلقشندی: بنو عمرو بن عوف بن ثعلبہ قحطانی ہیں نہایۃ الارب ص ۳۷۳۔ ❹ وفاء الوفا ۸۰۴/۳

❺ شموس بنت النعمان بن عامر مسجد قباء کی تعمیر میں رسول اکرم ﷺ کے ہمراہ رہیں اسد الغابہ ۱۶۵/۶

marfat.com

اوراس کی تعمیر فرمائی میں دیکھ رہی تھی کہ آپؐ بھاری پتھر اٹھا کر لاتے ہیں جس سے آپؐ کی کمر مبارک جھک جاتی ہے اور مجھے مٹی کی سفیدی آپؐ کے پیٹ یا ناف پر لگی نظر آ رہی ہے اور ایک شخص آ کر عرض کرتا

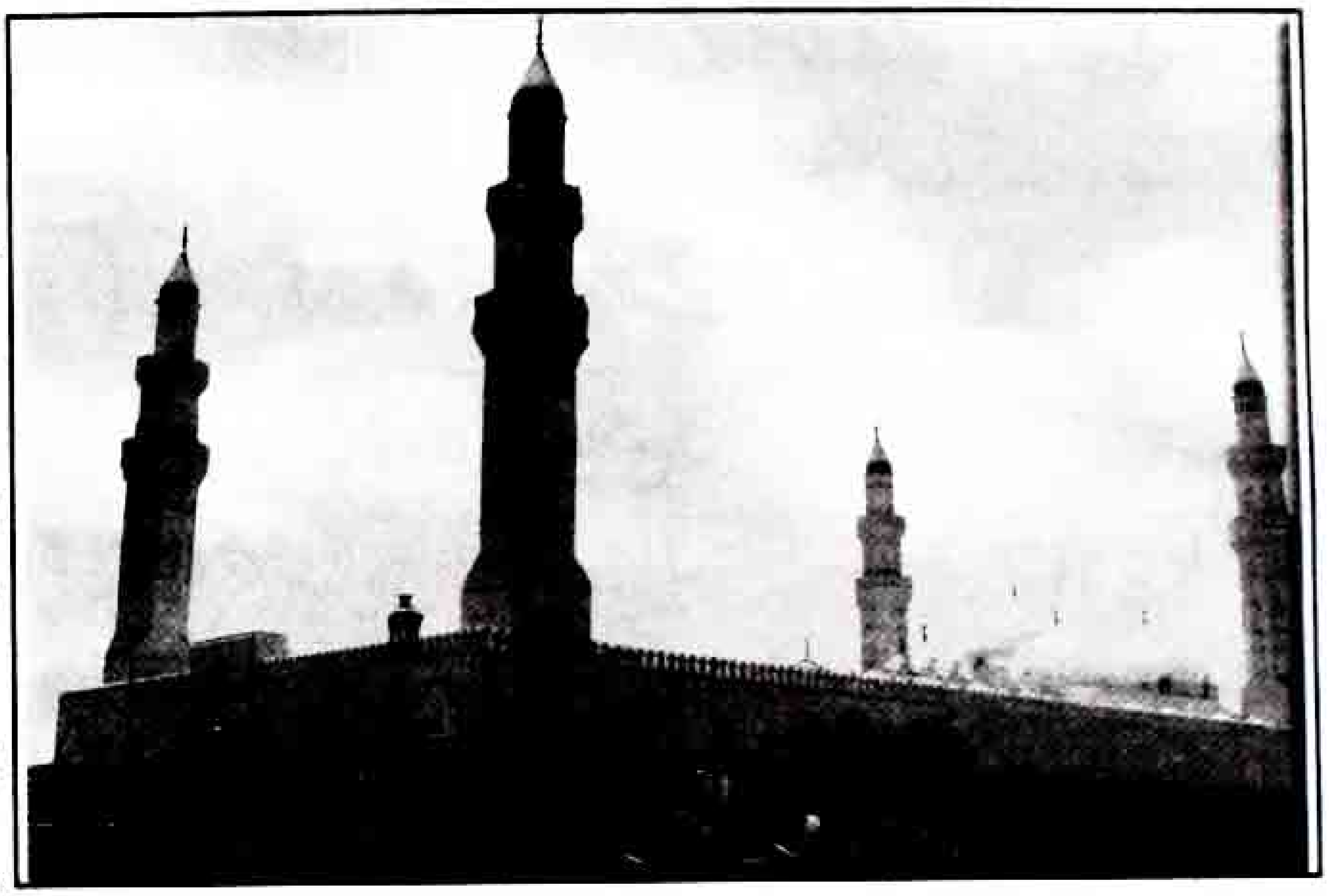

مسجد قباء

ہے میرے ماں باپ آپؐ پر قربان، مجھے دیجیے، میں آپؐ کی بجائے یہ کام کروں گا، آپؐ فرماتے: نہیں تم اور اٹھالو۔ تا آنکہ آپؐ نے تعمیر مکمل کرلی اور فرمایا کہ جبریلؑ نے اس کا قبلہ درست کرلیا ہے اسی لئے کہا جاتا ہے کہ یہ مسجد قبلہ کے لحاظ سے سب سے زیادہ درست ہے ہیثمی کہتے ہیں کہ اس روایت کے تمام راوی معتبر ہیں۔ ❶

ابوجعفر خطمی ❷ کا بیان ہے کہ عبداللہ بن رواحہؓ ❸ مسجد قباء کی تعمیر کے وقت یہ شعر گنگناتے تھے **افلح من یعالج المساجدا** (جو مسجدیں بنائے وہ کامیاب ہوگیا) تو رسول اکرم ﷺ بھی **المساجدا** فرماتے۔ اور عبداللہ کہتے **ویقرء القرآن قائما وقاعدا** (اور قرآن پڑھے کھڑے اور بیٹھے ہوئے) تو رسول اللہ ﷺ بھی **قاعدا** فرماتے۔ عبداللہؓ کہتے **ولا یبیت اللیل عنه راقدا** (اور قرآن سے سو کر رات نہ گزارنے) تو آپؐ بھی **راقدا** فرماتے ❹

اساسِ دین محکم تھی نبیؐ کی خاطرِ عالی قبا میں سب سے پہلے ایک مسجد کی بنا ڈالی

تحویل قبلہ کے بعد از سر نو تعمیر

تحویل قبلہ سے پہلے مسلمان اسی تعمیر شدہ مسجد میں نماز ادا کرتے رہے جب قبلہ تبدیل ہوگیا تو قباء والوں نے از سر نو مسجد تعمیر کرنے کا ارادہ کیا تو نبی اکرم ﷺ

---

❶ مجمع الزوائد ۴/۱۱ ❷ عمیر بن یزید بن عمیر بن حبیب ابوجعفر خطمی انصاری مدنی بصرہ میں قیام کرلیا۔ ابن معین اور نسائی نے ثقہ کہا (تہذیب ۸/۱۵۱)

❸ عبداللہ بن رواحہ بن امرئ القیس انصاری خزرجی بیعت عقبہ میں نقیب قرار دیے گئے۔ بدری ہیں غزوۂ موتہ میں امیر تھے اسی دوران سنہ ۸ ھ میں شہید ہوئے (تہذیب التہذیب ۵/۲۱۲) ❹ تاریخ مدینہ منورہ لابن شبہ ۱/ ۵۲

marfat.com

تشریف لائے اور قبلہ کی نشاندہی فرمائی اور تعمیر میں شریک بھی ہوئے جیسے کہ امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب وہ مسجد قباء میں تشریف لائے تو مقامی لوگوں میں سے وہاں کوئی نہ تھا تو فرمایا: بخدا میں نے رسول اللہ ﷺ، ابوبکر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کو دیکھا ہے کہ وہ اس مسجد کی تعمیر کیلئے پتھر اٹھا کر لاتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ انہیں جوڑتے تھے اور جبریل کعبۃ اللہ کا رُخ متعین کرتے تھے ❶

تاریخ ہجری کا نقطۂ آغاز

یاقوت ❷ حموی نے لکھا ہے کہ دارالہجرت مدینہ منورہ میں نبی اکرم ﷺ کی تشریف آوری ہی مسجد قباء کی تعمیر کا پہلا دن ہے۔ اور تاریخ ہجری کی یہیں سے ابتداء ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علم میں یہ بات تھی کہ یہ تاریخ ہجری کا پہلا دن ہوتا ہے اسی لئے اسے تاریخ کا پہلا دن کہا گیا۔

فیروزآبادی نے ﴿مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ﴾ کے بارے میں کہا ہے کہ یہ بات تو معلوم ہے کہ یہ دنوں میں سے پہلا دن نہیں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تاریخ کے بارے میں مشورہ کیا تو سب کا اس بات پر اتفاق ہوگیا کہ اسے آپؐ کی ہجرت کے سال سے شمار کیا جائے۔ اسلئے کہ یہی وقت ہے جب اسلام کو عزت حاصل ہوئی اور نبی ﷺ کو آزاد فضا میسر آئی۔ اور مساجد کی بنیادیں رکھی گئیں اور اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق پُرامن عبادت کرنی میسر آئی۔ صحابہؓ کی یہ رائے قرآن مجید کے مطابق ظہور میں آئی کہ فرمان خداوندی ﴿مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ﴾ میں اس طرف اشارہ موجود ہے ❸

فضیلت مسجد قبا

اللہ تعالیٰ نے اس مسجد کا قرآن مجید میں ذکر فرمایا ہے ❹ ﴿لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ...﴾ [سورۃ توبہ:۱۰۸] جو مسجد اول روز سے تقویٰ پر قائم کی گئی تھی وہی اس کیلئے زیادہ موزوں ہے کہ آپ اس میں عبادت کیلئے کھڑے ہوں۔

قبا کی یہ مسجد ہے وہ پاک مسجد ہے تقویٰ پہ جس کا قیام اللہ اللہ

حدیث میں اس کی فضیلت کو امام بخاری نے ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ ہر ہفتہ کے روز پیدل یا سوار ہوکر مسجد قبا تشریف لاتے اور ابن عمرؓ بھی اس پر عمل کرتے ❺ دوسری روایت میں

---

❶ وفا الوفا ۳/۸۰۴ طبقات ابن سعد (۱/۲۴۴) ❷ شہاب الدین یاقوت بن عبداللہ حموی الرومی البغدادی۔ رومی علاقہ سے قیدی بنا کر لایا گیا۔ یہ نوعمر تھا بغداد کے ایک تاجر عسکر حموی نے اسے خرید لیا اسلئے اس سے منسوب ہوا۔ اس نے اسے پڑھایا اور آزاد کر دیا جب اس کا مولیٰ فوت ہوگیا تو وہ ایک شہر سے دوسرے شہر کو منتقل ہوتا چلا گیا اپنے ان سفروں سے جغرافیائی معلومات جمع کر کے معجم البلدان کو مرتب کیا ۶۲۶ھ میں حلب میں انتقال ہوگیا (معجم البلدان ۱/۶)۔

❸ المغانم المطابہ فی معالم طابہ ۳۲۶۔۳۲۷ ❹ طبقات کبری لابن سعد ۱/۲۴۴

❺ صحیح البخاری کتاب فضل الصلوۃ فی مسجد مکہ والمدینۃ باب من اتی مسجد قباء ۲۰: ۱۱۹۳۔

marfat.com

ہے کہ پیدل یا سوار تشریف لاتے اور دو رکعت نماز ادا فرماتے ❶ سہل بن حنیف ❷ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص گھر میں وضو کر کے مسجد قبا آئے اور دو رکعت نماز ادا کرے اسے عمرہ جتنا ثواب ملے گا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ ❸ اسید بن حضیر ❹ نبی اکرم ﷺ کے صحابہؓ میں سے تھے وہ نبی اکرم ﷺ سے یہ بات نقل کرتے تھے کہ مسجد قباء میں نماز عمرہ جیسی ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ ❺

قبا میں نوافل ادا کر رہا ہوں نرالی بشارت مرے سامنے ہے (تائب)

خادم حرمین شریفین کے دور میں تعمیر مسجد قباء

قدیم دور سے یہ مسجد مسلمانوں اور حکام کی توجہات کا مرکز رہی ہے، اور مختلف ادوار میں اس کی تعمیر و مرمت ہوتی رہی ہے۔ تا آنکہ خادم حرمین شریفین ملک فہد بن عبدالعزیز حفظہ اللہ کے دور میں موجودہ توسیع و تعمیر کی گئی۔ بروز جمعرات ۸/صفر ۱۴۰۵ کو شاہ فہد نے اس تعمیر کا بنیادی پتھر نصیب کیا اور ماہ صفر ۱۴۰۶ھ کو تعمیر مکمل ہونے پر مسجد کی زیارت کیلئے حاضری دی۔ مسجد کی غربی جانب جو پتھر نصب ہے اس پر لکھی ہوئی عبارت کا ترجمہ یہ ہے "جس مسجد کی پہلے روز سے ہی تقوی پر بنیاد رکھی گئی ہے اس کا زیادہ حق ہے کہ آپ اس میں نماز ادا کریں" بسم اللہ الرحمن الرحیم خادم حرمین شریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز آل سعود کے زیر انتظام اور ان کے مبارک دور میں مسجد قباء مدینہ منورہ کی توسیع و تجدید کا افتتاح ۲۶/۲/۱۴۰۶ مطابق ۲۱/۱۰/۱۹۸۶ء کو ہوا۔

عمارت کی شکل وصورت

مسجد کا ہال کمرہ مستطیل ہے اور اندرون مسجد صحن ہے جس کے اطراف میں دالان ہیں جن کے دروازوں کا رخ صحن کی طرف ہے دو منزلہ شمالی حصہ عورتوں کیلئے مخصوص ہے۔ مردوں اور عورتوں کے داخلہ کے راستے جدا جدا ہیں۔ مسجد پر چھپن چھوٹے گنبد ہیں جن کا قطر چھ میٹر ہے اور بڑے گنبدوں کی تعداد چھ ہے جن کا قطر بارہ میٹر ہے۔ مسجد کے دروازوں پر آٹھ گنبد ایک دوسرے سے متصل ہیں اور مسجد کے چاروں کونوں پر چار مینار ہیں جو ایک دوسرے کے ہم شکل ہیں اور سطح

---

❶ صحیح مسلم کتاب الحج باب فضل مسجد قباء ۱۵: ۱۳۹۹۔ ❷ سہل بن حنیف بن واہب اوسی انصاری بدری، سب معرکوں میں شامل رہے، احد میں ثابت قدم رہے۔ علی مرتضیٰؓ کے ساتھ ان کی مواخاۃ تھی۔ امیر المومنینؓ نے انہیں حاکم فارس بنا دیا ۳۸ھ میں کوفہ میں انتقال کر گئے امیر المومنین نے نماز جنازہ پڑھائی۔ المعارف ص ۲۹۱ تہذیب التہذیب ۴/۲۵۱۔

❸ سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوۃ، باب ماجاء فی الصلوۃ فی مسجد قباء ۵: ۱۴۱۲۔

❹ اسید بن حضیر بن سماک بن عتیک انصاری اشہلی، بیعت عقبہ میں نقیب مقرر کیے گئے ۲۰ھ میں وفات پائی یا ۲۱ھ میں۔ تہذیب التہذیب ۱/۳۴۸۔ ❺ سنن ترمذی ابواب الصلوۃ باب ماجاء فی الصلوۃ فی مسجد قبا ۳۲۴ سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوۃ۔ باب ماجاء فی الصلوۃ فی مسجد قباء ۵: ۱۴۱۱۔

marfat.com

زمین سے سینتالیس میٹر اونچے ہیں۔اور مسجد کی چاردیواری ساڑھے تین میٹر تک گرانائٹ پتھر سے تعمیر کی گئی۔اور صحن مسجد میں سنگ مرمر اور منقش گرانائیٹ کا استعمال کیا گیا ہے۔اور صحن کو خیمہ (چھپر) سے ڈھانپ دیا گیا ہے جو بوقت ضرورت الیکٹرانک ذریعہ سے بند کیا اور کھولا جاتا ہے تاکہ بوقت ضرورت نمازیوں کو آفتاب کی تمازت سے بچایا جاسکے۔اور ائرکنڈیشنر کا نظام تکمیل پاسکے، جانب مشرق پانچ مکانات اماموں اور موذنوں کیلئے تعمیر کیے گئے ہیں جہاں مختلف انتظامی دفاتر بھی ہیں اس طرح مسجد و متعلقات کا کل رقبہ تیرہ ہزار پانچ سو مربع میٹر پر مشتمل ہے۔اور مسجد کے اندر اور باہر فرش پر بیس ہزار افراد نماز ادا کرسکتے ہیں۔بیرونی فرش کا رقبہ چوبیس سو چوہتر مربع میٹر ہے۔

مسجد کے اردگرد علاقے کو خوبصورت بنانے کے ساتھ ساتھ کارپارکنگ کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔

مسجد کے ملحق مشرقی جانب مردوں کیلئے چوبیس بیت الخلاء اور ایک سو اڑسٹھ وضو کی ٹوٹیاں ہیں جبکہ مستورات کیلئے بائیس بیت الخلاء اور تینتالیس وضو کی ٹوٹیاں ہیں۔ ❶

رقبہ مسجد و ملحقات

مردوں کی نماز گاہ ۵۰۳۵ مربع میٹر اور عورتوں کی نماز گاہ ۷۵۰ مربع میٹر، مردوں کی ضروریات اور وضوخانہ ۶۰۲ مربع میٹر۔عورتوں کیلئے ۲۵۵ مربع میٹر، دفاتر ۳۵۱ مربع میٹر، بازار ۳۴۰ مربع میٹر، پارکنگ وغیرہ سمیت مسجد کا کل رقبہ ۱۳۵۰۰ مربع میٹر ہے اس عمارت میں مختلف حجم کی تیس لاکھ اینٹیں استعمال کی گئی ہیں اور چھ ہزار مربع میٹر سنگ مرمر استعمال ہوا ہے، اور استعمال شدہ لوہے کا وزن ایک ہزار ٹن ہے۔آٹھ سو کارکنوں نے تعمیر میں حصہ لیا ہے۔

قبا کی تاریخی و جغرافیائی اہمیت

قبا ایک کنویں کا نام ہے جو یہاں تھا، اس کے نام سے یہ بستی شہرت پاگئی۔مدینہ منورہ کی اکثر وادیاں قبا یا اس کے قرب وجوار سے گذرتی ہیں، اس علاقہ کے اکثر کنویں قبا میں ہیں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے دمشق میں آب رسانی کا جدید نظام قائم کیا تو مدینہ منورہ کے گورنر مروان کو لکھا کہ مجھے حیا آتی ہے کہ دمشق میں رہنے والوں کو تو ان کے گھروں کے قریب پانی میسر ہو اور اہل مدینہ دور دراز سے پانی لاکر استعمال کریں لہٰذا اہل مدینہ کیلئے بھی آب رسانی کا ایسا انتظام کرو کہ ان کو بھی اپنے گھروں کے قریب پانی میسر ہو۔مروان نے ماہرین سے مشورہ کے بعد زیرزمین نہر تعمیر کی، اور قبا کے مختلف کنووں کا پانی اس میں جاری کردیا یہ نہر قبا سے شروع ہوکر مدینہ منورہ کے درمیان سے گذرتی ہوئی

---

❶ دلیل الانجازات السنوی ص ۱۲۵ اسبوع العنایۃ بالمساجد سنہ ۱۴۱۳ھ ص ۱۱۲۔

marfat.com

شہداء احد کے قریب جا کر ختم ہوتی تھی، اور راستہ میں جگہ جگہ اس انداز سے کھلتی تھی کہ حسب ضرورت لوگ پانی لے سکیں، یہ نہر عین الزرقاء کہلاتی تھی اور تقریباً چودہ سو سال تک لوگ اس سے مستفید ہوتے رہے۔

قدیم زمانے سے قبا زرعی علاقہ ہے اور یہاں کھجوروں کے باغات بہت ہیں، اسی دینی اور تاریخی حوالہ سے مختلف شعراء نے قبا کی منظر کشی میں طبع آزمائی کی ہے:

ریاضِ قبا میں وہ دلکش بہاریں — وہ گلہائے رنگیں دمیدہ دمیدہ
وہ خوش رنگ پتوں میں جنبش ہوا سے — وہ سر سبز شاخیں خمیدہ خمیدہ
وہ دلچسپ عالم وہ پرکیف منظر — کہ چشم فلک ہم نہ دیدہ نہ دیدہ

ایک اور شاعر کہتے ہیں:

وہ وقت سحر پھولوں کی مہک شاخوں کی لچک سبزے کی لہک
گلزار قبا کے دامن پر کیفیت شبنم کیا کہیے!

قبا مدینہ منورہ کے جنوب میں بالائی علاقہ ہے اور عوالی کا ایک حصہ ہے، دفاعی نقطہ نظر سے بڑی اہمیت کا حامل ہے، یہاں بہت سے قلعے قائم تھے۔ انصار کا مشہور قبیلہ بنو عمرو بن عوف یہیں آباد تھا۔ انہیں کے بارے میں قرآن کریم کی یہ آیت نازل ہوئی:

﴿ فِيهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ﴾ [سورۃ توبہ: ۱۰۸]

اس میں ایسے لوگ ہیں جو پاک رہنا پسند کرتے ہیں اور اللہ کو پاکیزگی اختیار کرنے والے ہی پسند ہیں۔

ماضی قریب تک قبا مدینہ منورہ کی ایک نواحی بستی تھی اور اب اسکا ایک محلّہ ہے۔

(۳) مسجد سعد بن خیثمہؓ

ابوخیثمہ سعد بن خیثمہ بن حارث انصاری اوسی، ان صحابہ میں شمار ہوتے ہیں جنہیں مکہ مکرمہ میں بیعت عقبہ کے دوران نقیب (ذمہ دار) مقرر کیا گیا تھا۔ رسول اکرم ﷺ نے قبا میں کلثوم بن ہدمؓ کے مکان پر قیام فرمایا تھا۔ اور جب مجلس میں بیٹھنا ہوتا تو سعد بن خیثمہؓ کے مکان میں تشریف لیجاتے۔

نصیحت آموز عجیب واقعہ معرکہ بدر میں شمولیت کیلئے طے ہوا کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ اور ان کے والد حضرت خیثمہ رضی اللہ عنہ کے درمیان قرعہ اندازی ہوگی۔ قرعہ میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا نام نکلا تو والد نے کہا بیٹا آج یہ باری مجھے دیدو۔ حضرت سعدؓ نے کہا میرے پیارے ابا اگر جنت کے علاوہ کوئی اور

marfat.com

معاملہ ہوتا تو میں ضرور ایثار کر دیتا حضرت سعدؓ بدر میں گئے اور مقام شہادت پر سرفراز ہو گئے جبکہ والد نے غزوۂ اُحد میں شہادت پائی۔ ❶

مثالِ بے مثالی ہے کمالِ لازوالی ہے
مواخات و مروت میں ترے انصارؓ کی باتیں

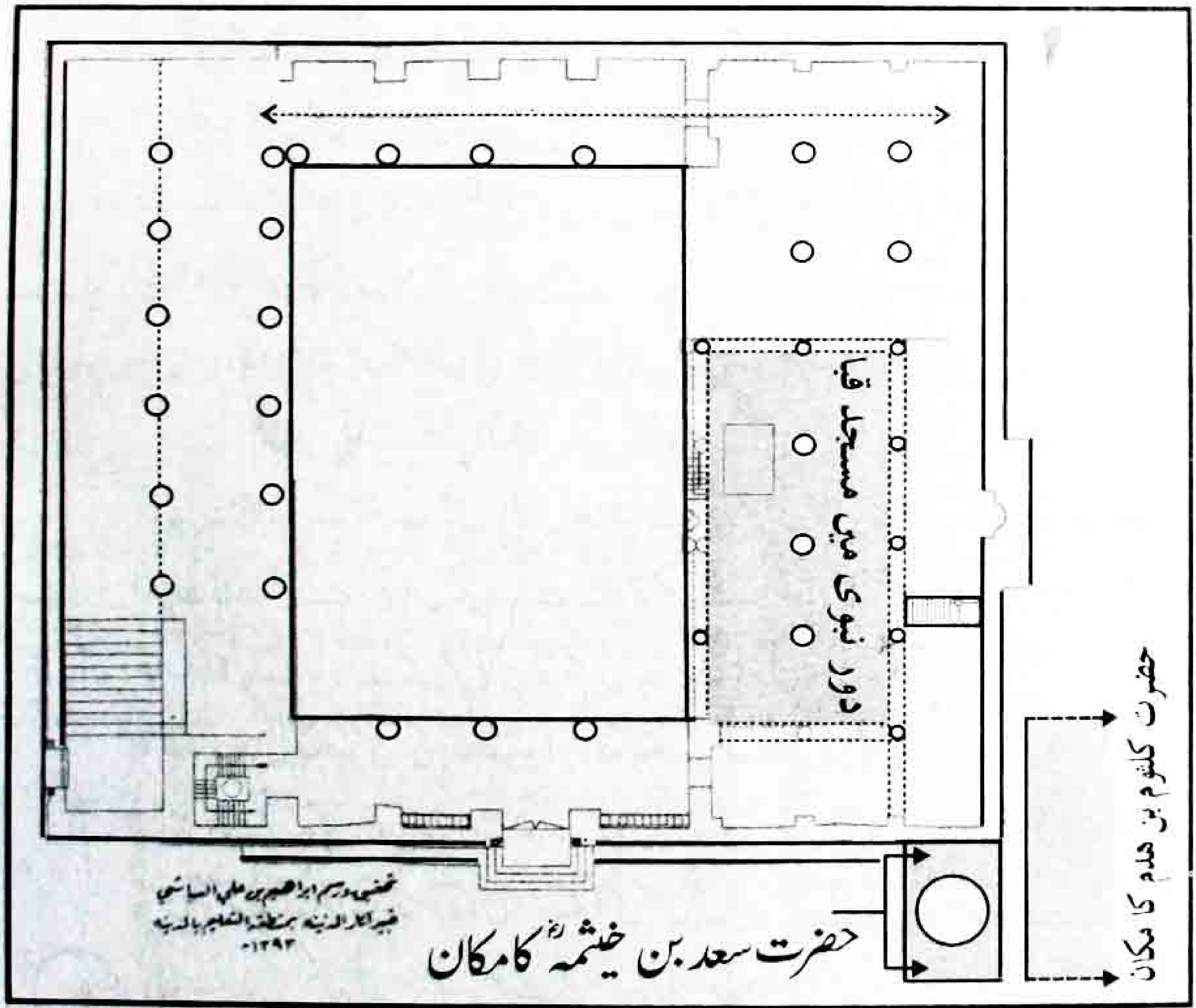

دوسری سعودی توسیع سے پہلے مسجد قبا کا نقشہ اور حضرت سعد بن خیثمہؓ کے مکان کا محل وقوع

آپ کا گھر مسجد قبا کے جنوب مغربی کونہ ❷ پر تھا چونکہ نبی اکرم ﷺ عموماً یہاں تشریف لاتے اور کبھی نماز بھی ادا کرتے تھے اسلئے ۸۷ھ تا ۹۳ھ کے دوران حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے اسے مسجد بنا دیا۔ ابن زبالہ جو ۲۰۰ھ کے بعد فوت ہوئے ہیں ان کی تحریر سے اس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ اسے مسجد بنا دیا گیا ہے۔ ❸

❶ الاصابہ ۲/۲۳ ترجمہ ۳۱۴۸ ❷ وفاء الوفا ۳/۸۱۲ ❸ ایضاً

marfat.com

Prophet Masjid المسجد النبوي الشريف

Masjid Quba مسجد قباء

marfat.com

Masjid Jum'ah مسجد الجمعه

Masjid Banu Unaif مسجد بني أنيف

marfat.com

Masjid Ijabah — مسجد الاجابه

Masjid Abu zar — مسجد أبي ذر ﵁

marfat.com

Masjid Qiblatain مسجد القبلتين

Masjid Sabaq مسجد السبق

marfat.com

یہ مسجد پندرہویں صدی کی ابتدا تک موجود تھی۔ ۱۴۰۵ھ میں مسجد قباء کی توسیع کرتے ہوئے اسے مسجد میں شامل کرلیا گیا اب اس کی جگہ مسجد قبا کے جنوب مغرب میں واقع ہے۔

جمعہ کی ادائیگی

اس مسجد کو اسلئے بھی اہمیت حاصل ہے کہ مدینہ منورہ میں رسول اکرم ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے مسلمانوں نے یہاں پہلا جمعہ ادا کیا۔ جیسا کہ ابن سعد کی روایت ہے کہ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک خط لکھا جس میں آپ ؐ سے جمعہ پڑھانے کی اجازت طلب کی گئی تھی۔ آپ ؐ نے اجازت عطا فرماتے ہوئے انہیں لکھا کہ یہودی جس روز ہفتہ کی تیاری کرتے ہیں اس دن جب سورج ڈھل جائے تو لوگوں کو وعظ و نصیحت کرو اور بارگاہ الٰہی میں دو رکعت نماز جمعہ ادا کرو، تب حضرت مصعب ؓ نے حضرت سعد بن خیثمہ ؓ کے گھر میں بارہ آدمیوں کو جمعہ پڑھایا اور ان کی ضیافت کیلئے ایک بکری ذبح کی یہ اسلامی دور کا پہلا جمعہ تھا۔ ❶ (دیکھئے: اسلام میں پہلا جمعہ صفحہ نمبر ۲۹)

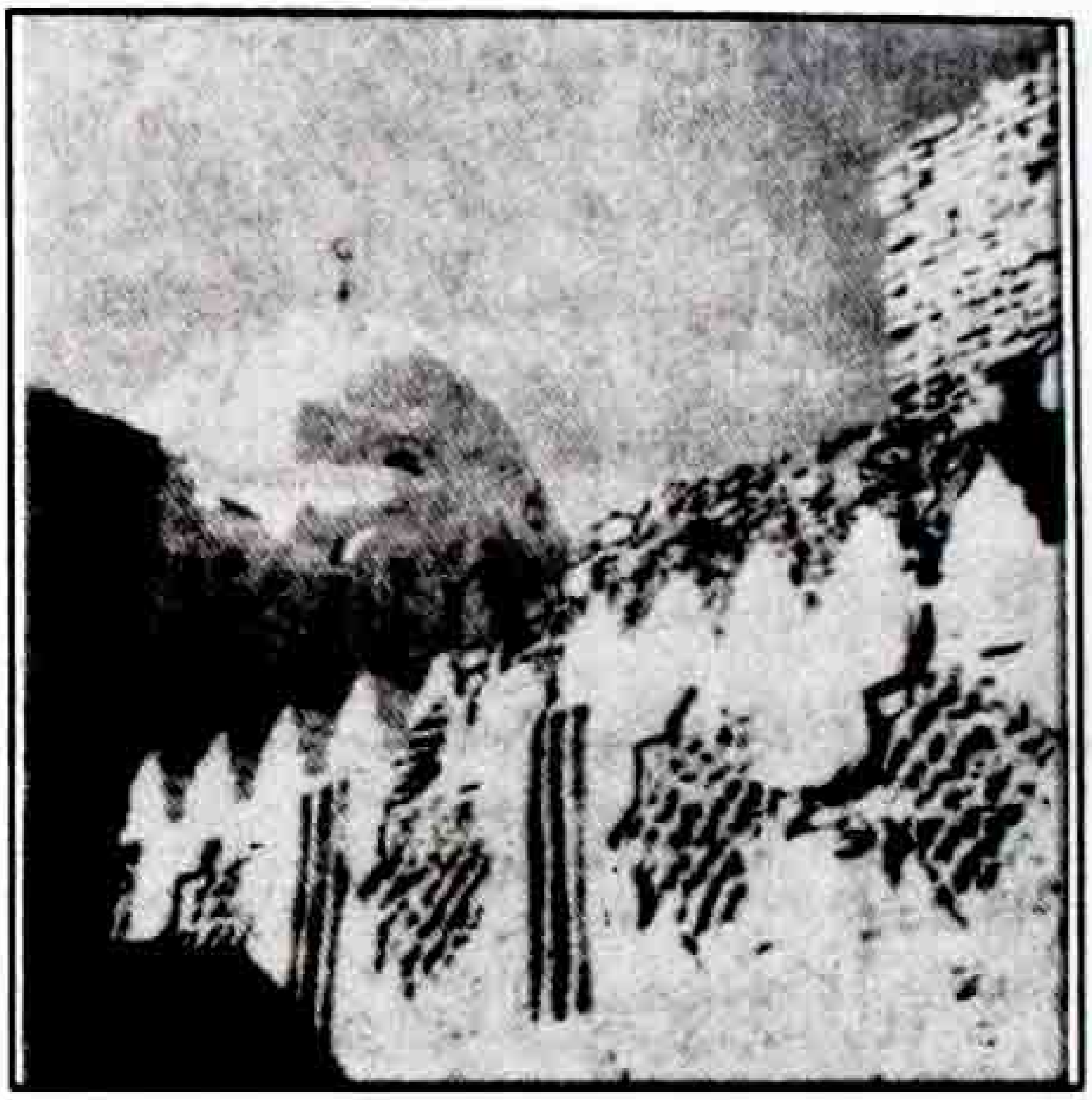

مسجد سعد بن خیثمہ ؓ

حضرت سعد بن خیثمہ ؓ کے گھر میں آپ ؐ کا نماز ادا کرنا

نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ آکر حضرت کلثوم بن ہدم ؓ کے مکان میں مقیم ہوئے تو وہیں آپ ؐ اور حضرت ابوبکر ؓ کے افراد خانہ آملے۔ ان میں ام المؤمنین سودہ بنت زمعہ ؓ اور حضرت عائشہ ؓ اور ان کی والدہ حضرت ام رومان ؓ اور بہن حضرت اسماء بنت ابی بکر ؓ تھیں۔ وہیں حضرت اسماء نے حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ کو جنم دیا۔ واضح رہے مہاجرین کا مدینہ میں یہ پہلا بچہ پیدا ہوا۔ ❷ ان کا مکان مسجد قبا کے قبلہ کی طرف تھا اور ساتھ ہی حضرت سعد بن خیثمہ ؓ کا مکان تھا۔ ایک روایت میں ہے کہ کبھی کبھی نبی اکرم ﷺ حضرت سعد ؓ کے گھر میں تشریف لاتے اور نماز ادا فرماتے جیسا کہ ابن شبہ کی روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے قباء میں حضرت سعد بن خیثمہ ؓ کے مکان ❸ میں آرام فرمایا۔ ابن زبالہ کا بیان ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سعد بن خیثمہ ؓ

❶ طبقات کبری ابن سعد ۳/۱۱۸ ❷ البحر العمیق (مخطوط ورق ۱۶۴) ❸ تاریخ المدینۃ المنورۃ لابن شبہ ۱/۷۵

marfat.com

کے گھر میں نماز ادا کی اور اس میں بیٹھے۔ (۱)

تاریخی ادوار ابن زبالہ ۲۰۰ھ ابن شبہ متوفی ۲۶۲ھ اور مطری متوفی ۷۴۱ھ نے بیان کیا ہے کہ سعد بن خیثمہؓ کا مکان مسجد قباء کے قبلہ کی طرف مکانوں میں سے ہے۔ جب لوگ مسجد قباء کی زیارت کیلئے جاتے ہیں تو اس میں بھی جا کر نماز ادا کرتے ہیں۔ سمہودی متوفی ۹۱۱ھ نے اور گیارہویں صدی ہجری کے احمد عباسی نے اور ابراہیم عیاشی متوفی ۱۴۰۰ھ نے اس مکان کا تذکرہ کیا ہے۔ (۲) ۱۴۰۵ھ میں حضرت سعدؓ اور حضرت کلثومؓ کے مکانوں کو ختم کر کے مسجد قبا کی توسیع میں شامل کر لیا گیا اب وہ دونوں مکان محراب مسجد کی دائیں جانب کی اگلی صفوں میں شامل ہو چکے ہیں۔

(۴) مسجد جمعہ

(ا) اسے مسجد جمعہ کہا جاتا ہے نبی اکرم ﷺ نے ہجرت کے بعد قبا سے مدینہ منورہ تشریف لیجاتے ہوئے اس جگہ پہلا جمعہ ادا کیا۔ (۳)

نمازِ جمعہ کا وقتِ مبارک راہ میں آیا — یہاں حضرتؐ نے خطبہ جمعہ کا ارشاد فرمایا

(ب) اسے مسجد بنی سالم بھی کہتے ہیں اسلئے کہ یہ انصار کے محلّہ بنی سالم میں واقع ہے۔ قلقشندی نے کہا ہے کہ یہ بنو سالم بن عوف بن عمرو بن عوف خزرجی عدنانی ہیں۔ انصاری سردار مالک بن عجلان اسی خانوادہ سے تھے۔ (۴)

(ج) اسے مسجد وادی بھی کہتے ہیں اسلئے کہ یہ وادی رانونا کے اندر واقع ہے۔ (۵) رسول اکرم ﷺ نے اس وادی میں نماز جمعہ ادا کی جیسا کہ مورخ ابن اسحاق (۶) بیان کرتے ہیں کہ وادی رانونا، بنو سالم میں جمعہ کی نماز کا وقت ہو گیا۔ (۷)

---

(۱) وفاء الوفا، ۸۷۵/۳ (۲) وفاء الوفا ۸۷۵/۳ عمدۃ الاخبار ص ۲۰۲، المدینہ بین الماضی والحاضر ۲۸۶، ۲۸۷

(۳) عمدۃ الاخبار ص ۱۷۰۔ (۴) نہایۃ الارب ص ۲۱۸ (۵) وادی رانونا، رانون، مدینہ منورہ کی وادیوں میں سے ایک مشہور وادی ہے ابن شبہ کہتے ہیں کہ رانونی کا سیلاب قبا کے دائیں ہاتھ سے گذرتا پھر بنو سالم سے ہو کر بطحان میں گر جاتا (وفاء الوفا ۱۰۷۰/۳) المغانم المطابہ ۴۵۴۔ (۶) محمد بن اسحٰق بن یسار بلحاظ ولا مطلبی، مدنی، ابو عبداللہ محدث مورخ، ثقہ ہے یا ضعیف؟ آراء مختلف ہیں۔ تصانیف میں کتاب السیرۃ۔ تاریخ الخلفاء۔ کتاب المغازی۔ ۸۵ھ کو مدینہ منورہ میں ولادت ہوئی ۱۵۱ھ کو بغداد میں وفات پائی (المعارف لابن قتیبہ ۴۹۱۔ میزان الاعتدال ۴۷۵/۳)۔ (۷) وفاء الوفا ۸۲۰/۳۔

marfat.com

(د) اس کا نام مسجد عاتکہ بھی ہے ابن شبہ نے لکھا ہے کہ پہلا جمعہ نبی اکرم ﷺ نے قبا سے مدینہ کو جاتے ہوئے مسجد بنی سالم میں ادا کیا جسے مسجد عاتکہ کہا جاتا ہے۔ (۱)

حرم سے طیبہ کو آنے والے تجھے نگاہیں ترس رہی ہیں
جدھر جدھر سے گذر کے آئے اُداس راہیں ترس رہی ہیں
رسول اطہرؐ جہاں بھی ٹھہرے وہ منزلیں یاد کر رہی ہیں
جبینِ اقدس جہاں جھکی ہے وہ سجدہ گاہیں ترس رہی ہیں (نفیس)

(ھ) اسے مسجد قبیب بھی کہتے ہیں ابن زبالہ (۲) کی روایت میں ہے کہ بنو سالم کے علاقہ میں نبی اکرم ﷺ کا گذر ہوا تو آپؐ نے وہاں قبیب میں جمعہ ادا کیا۔ سمہودی کہتے ہیں کہ اس مسجد کی جگہ کو قبیب (۳) کہتے ہیں۔ محی الدین اس کے حاشیہ میں لکھتے ہیں کہ قبیب خلاصۃ الوفا میں عسیب آیا ہے اور اس کتاب کے اصل مخطوط نسخوں میں غبیب ہے، دونوں باتیں تحریف ہیں، صحیح ق سے ہی ہے کہ دوبا اور درمیان میں یا، بشکل تصغیر (۴) میری رائے یہ ہے کہ غ کے ساتھ غبیب درست ہے، جیسا کہ وفاء الوفا کے اصل نسخوں کی عبارت میں ہے اور جیسا کہ سمہودی نے آٹھویں فصل میں لکھا ہے "الغبیب ضمہ کیساتھ غب کی تصغیر ہے مسجد جمعہ والی جگہ کا نام ہے (۵) اور فیروز آبادی نے لکھا ہے الغُبیب غین کے ضمہ کے ساتھ غبب کی تصغیر ہے وادی رانوناء میں ایک جگہ کو کہتے ہیں جس میں مسجد جمعہ تعمیر کی گئی ہے۔ (۶)

محل وقوع

قبا سے مدینہ منورہ جاتے ہوئے شارع قبا نازل کی داہنی جانب واقع ہے، اور مسجد قبا کی شمالی جانب چھ سو پچھتر میٹر کے فاصلہ پر یہ سفید مسجد واضح دکھائی دیتی ہے، جبکہ مسجد نبوی سے اس کا فاصلہ اڑھائی کلومیٹر ہے۔

تاریخی ادوار

قبیلہ بنی سالم میں نبی اکرم ﷺ نے جمعہ ادا فرمایا اس جگہ پر صحابہؓ نے مسجد تعمیر کر دی۔ ابن شبہ متوفی ۲۶۲ھ نے، ابن نجار متوفی ۶۴۳ھ نے اور مطری متوفی ۷۴۱ھ، مراغی متوفی ۸۱۶ھ اور ابو سالم عیاشی نے ۱۰۷۳ھ میں اس مسجد کا تذکرہ کیا ہے۔ چودھویں صدی کے نصف میں انصاری کہتے ہیں

(۱) تاریخ المدینۃ المنورۃ ابن شبہ ۱/۶۸ (۲) محمد بن حسن بن زبالہ مخزومی فقیہ، مورخ، محدثین کے نزدیک غیر ثقہ ہے۔ تالیفات میں اخبار المدینہ نایاب ہے۔ ۲۰۰ھ کے بعد انتقال ہوا (میزان الاعتدال ۳/۵۱۴)۔ تہذیب التہذیب ۹/۱۱۵
(۳) وفاء الوفا ۳/۸۲۰ (۴) وفاء الوفا، حاشیہ ۳/۸۲۰ (۵) وفاء الوفا ۴/۱۲۷۷ (۶) المغانم المطابہ ص ۳۰۰

marfat.com

کہ یہ مسجد وادی رانونا میں مسجد قبا کے قریب واقع ہے جو آٹھ میٹر لمبی ساڑھے چار میٹر چوڑی اور ساڑھے پانچ میٹر بلند ہے پتھروں کو جوڑ کر بنائی گئی ہے اوپر گنبد ہے جو سرخ رنگ کے چونہ سے تعمیر کیا گیا ہے اور اس کے گرد چار دیواری ہے جس کی لمبائی آٹھ میٹر اور چوڑائی چھ میٹر ہے۔ سلطان بایزید عثمانی نے اسے تعمیر کرایا تھا جو ۸۸۶ھ تا ۹۱۸ھ حکمران رہا تھا۔ ساڑھے چار صدیاں اس کی تعمیر پر گذر چکی ہیں اور اب تو گرنے کے قریب ہے۔

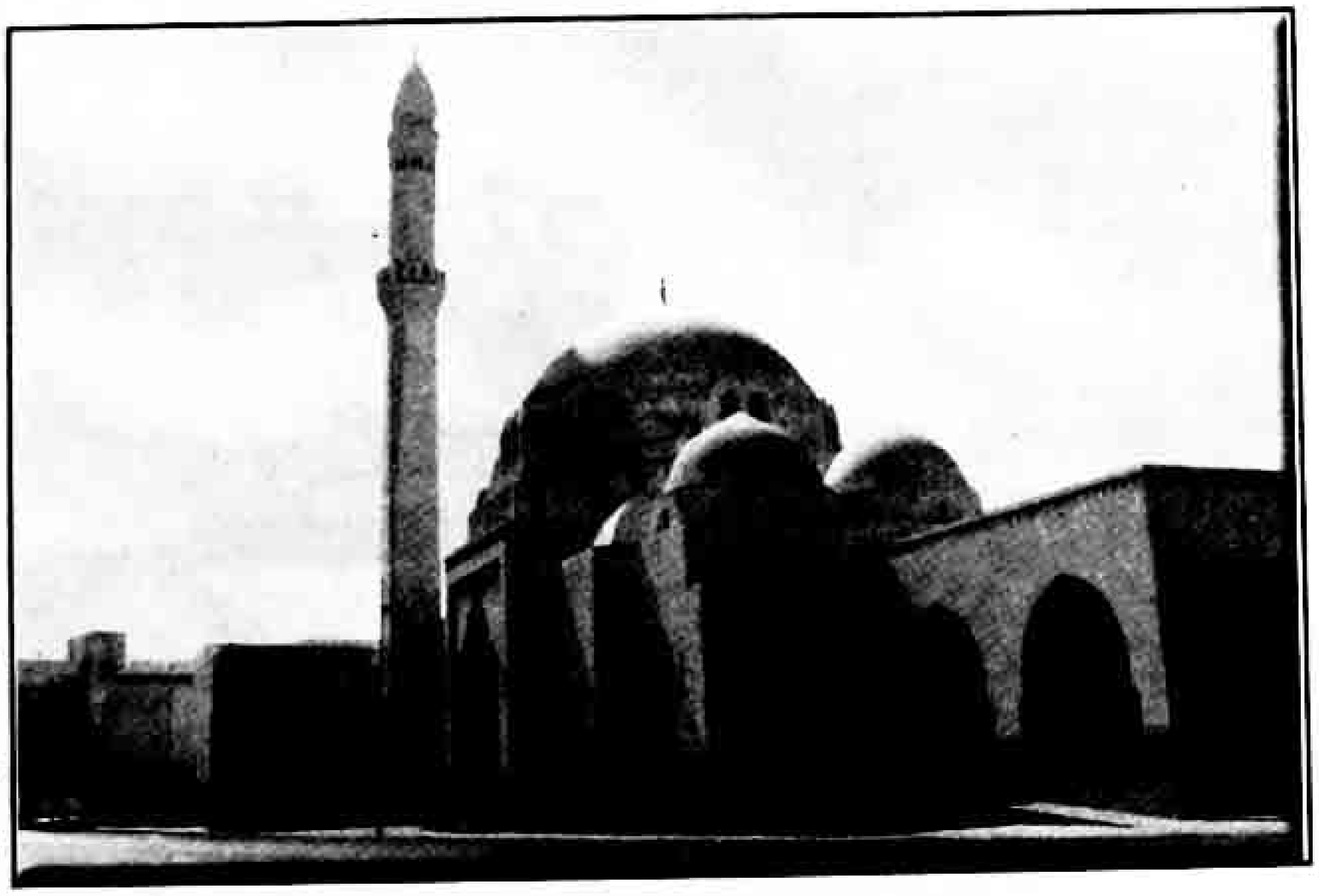

مسجد جمعہ

استاذ عبدالقدوس انصاری نے ۱۳۹۲ھ میں اوقاف مدینہ کے کارپردازوں کو توجہ دلائی تھی کہ اس کے گرنے سے پہلے اس کی مرمت کروائی جائے۔ (۱) مسجد کی تاریخی حیثیت کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے خادم حرمین شریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز آل سعود کے دور حکومت میں اس کی تعمیر و توسیع ہوئی۔ جو ۱۴۱۲ھ میں مکمل ہو گئی جیسا کہ بڑے دروازے کے ایک طرف نصب تختی پر یہ عبارت کندہ ہے:

(بسم اللہ الرحمن الرحیم تمت توسعة و تجدید عمارته فی عهد خادم الحرمین الشریفین الملک فهد بن عبدالعزیز آل سعود حفظه الله فی سنة ۱۴۱۲ھ)

تعمیری خصوصیات

مسجد اور اس کے متعلقات کا کل رقبہ ۱۶۳۰ مربع میٹر ہے جس میں مردوں اور عورتوں کیلئے نماز کا انتظام ہے اس میں ساڑھے چھ سو نمازی سما سکتے ہیں۔ مسجد ائر کنڈیشنڈ ہے۔ چار ڈاٹوں پر قائم بارہ میٹر قطر کا بڑا گنبد ہے۔ چار گنبد اس سے متصل چھوٹے ہیں جن کا قطر پانچ پانچ میٹر ہے۔ مسجد کے شمال میں اور بڑے دروازے کے بائیں ہاتھ آٹھ پہلو ۲۵ میٹر بلند ایک مینار ہے۔ مسجد

---

(۱) تاریخ المدینة المنورة ابن شبہ ۱/۶۸۔ اخبار مدینہ الرسول ﷺ ص ۲۵، التعریف بما آنست الہجرہ ص ۴۴۔ تحقیق النصرة ص ۳۸۰، وفاء الوفا ۳/۸۲۱، المدینة المنورة فی رحلة العیاشی ص ۱۱۰۔

marfat.com

سے متصل مردوں کیلئے ۲۲ بیت الخلاء اور وضو خانے۔ اور مستورات کیلئے، ۱۰ بیت الخلاء اور وضو خانے ہیں جن کا راستہ مختلف ہے۔ مسجد وملحقات کا اجمالی رقبہ اس طرح ہے:۔

نماز کی جگہ ۵۲۶ مربع میٹر، منارہ ۱۶ مربع میٹر، کمرہ حفظ قرآن ۸۸ مربع میٹر، مسجد کے گرد صحن ۹۱ مربع میٹر، امام کا کمرہ ۳۹ مربع میٹر مردوں کے وضو خانے ۱۰۰ مربع میٹر۔ عورتوں کیلئے ۸۸ مربع میٹر، بجلی وغیرہ ضروریات ۶۲ مربع میٹر۔ امام ومؤذن کی رہائش گاہ ۶۲۰۰ مربع میٹر۔

اسلام میں پہلا جمعہ کب، کہاں؟

مسجد جمعہ کے ذکر پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ وضاحت ہوجائے کہ آنحضور ﷺ کی ہجرت سے پہلے مدینہ منورہ میں پہلا جمعہ کہاں پڑھا گیا اور کس نے پڑھایا۔ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل مدینہ کو سعد بن خیثمہؓ کے مکان میں (مسجد سعد بن خیثمہؓ کے ضمن میں ابن خیثمہ کے احوال دیکھیں) مصعب ❶ بن عمیر رضی اللہ عنہ نے جمعہ پڑھایا پھر مسجد نبوی کی جگہ پر جمعہ پڑھاتے رہے جب مصعب بن عمیرؓ نبی اکرم ﷺ کی ہمراہی میں ہجرت کیلئے گئے تو اسعد بن ❷ زرارہ رضی اللہ عنہ نے مدینہ والوں کو جمعہ پڑھایا جب نبی اکرم ﷺ ہجرت کے بعد قبا سے مدینہ منورہ تشریف لارہے تھے تو آپؐ نے پہلا جمعہ محلّہ بنی سالم میں ادا کیا۔ اور اس جگہ کا نام مسجد جمعہ ہو گیا۔ اسلام میں پہلا جمعہ کب اور کہاں ہوا اسکا خلاصہ یہی ہے اس کی تفصیل ملاحظہ ہو:

ابن سعد ❸ نے بیان کیا ہے کہ اہل مدینہ کو مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ قرآن پڑھاتے اور تعلیم دیتے انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو مکہ مکرمہ میں خط لکھا اور جمعہ پڑھانے کی اجازت مانگی۔ تو آپؐ نے اجازت دیتے ہوئے تحریر کروایا کہ جس روز یہودی اپنے ہفتہ کی تیاری کرتے ہیں اس کا خیال رکھو (یعنی جمعہ کا) جب سورج ڈھل جائے تو بارگاہ الٰہی میں دو رکعت ادا کرو اور خطبہ دو تو صحابہ کو مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے سعد بن خیثمہؓ کے گھر میں جمعہ کی نماز پڑھائی اسوقت وہاں صرف بارہ اشخاص تھے۔ جنکی ضیافت کے لئے ایک

---

❶ مصعب بن عمیرؓ بن ہاشم صحابی اور سابق الاسلام ہیں۔ بیعت عقبہ اولیٰ کے بعد نبی اکرم ﷺ نے انہیں مدینہ طیبہ بھیجا تھا، غزوۂ احد میں وہ آپؐ کے جھنڈا بردار تھے۔ اسی حالت میں شہید ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ﴿مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ۝﴾ [سورہ احزاب: ۲۳] مومنوں میں کچھ ایسے لوگ ہیں جنہوں نے اللہ سے جو وعدہ کیا تھا اسے سچ کر دکھایا بعض نے اپنی منت پوری کی اور بعض انتظار کر رہے ہیں اور ارادے میں ان کے تبدیلی نہیں ہوئی۔ (اسد الغابہ ۴/۴۰۵)۔

❷ اسعد بن زرارہ خزرجی ہیں بیعت عقبہ کے دوران نقیب مقرر ہوئے۔ پہلے انصاری مسلمان ہیں جنگ بدر سے پہلے ۱ھ میں فوت ہوگئے۔ (اسد الغابہ ۱/۸۶)۔

❸ ابوعبداللہ محمد بن سعد بن منیع زہری مورخ، ثقہ، حافظ حدیث ہیں۔ واقدی کے ساتھ رہے اور کاتب واقدی کہلائے۔ طبقات کبری کے مؤلف ہیں ۱۶۸ھ میں ولادت ہوئی ۲۳۰ھ کو بغداد میں فوت ہوگئے (الاعلام زرکلی ۶/۱۳۶)

marfat.com

بکری ذبح کی گئی یہ اسلام میں پہلا جمعہ تھا۔ ❶

ابن شہاب ❷ زہری کا بیان ہے کہ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے مدینہ میں مسلمانوں کو نماز پڑھائی ❸ عزالدین ابن اثیر نے بھی یہی لکھا ہے۔
اس موضوع سے متعلق ایک اور روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے مسلمانوں کو جمعہ پڑھایا۔ جیسا کہ عبدالرحمٰن بن کعب بن مالکؓ کی ❹ روایت ہے کہ ان کے والد کعب جب اذان سنتے تو اسعد بن زرارہؓ کیلئے دعائے رحمت کرتے تو میں نے پوچھا کہ اذان سن کر آپ اسعد بن زرارہؓ کیلئے بطور خاص دعائے رحمت کیوں کرتے ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ نقیع جسے نقیع الخصمات ❺ بھی کہتے ہیں وہاں ہزم النبیت ❻ میں جو حرہ بنی ❼ بیاضہ میں واقع ہے وہاں اسعد بن زرارہؓ نے ہمیں پہلا جمعہ پڑھایا تھا۔ میں نے پوچھا آپ ان دنوں کتنے اشخاص تھے؟ فرمایا چالیس ❽ (یہ حدیث حسن ہے)
ابن اثیر نے بھی لکھا ہے کہ اسعد بن زرارہؓ پہلے شخص ہیں جنہوں نے مدینہ کے حرہ بنی بیاضہ کے

---

❶ طبقات کبری لابن سعد ۱۱۸/۳۔ ❷ محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن الشہاب الزہری ابوبکر، محدث، حافظ، فقیہ، مورخ، مدنی ہیں۔ شام میں آکر مقیم ہوگئے۔ یہ اولین راویوں میں سے ہیں جنہوں نے غزوات وسیر پر تالیف کی، عبدالملک بن مروان کے ساتھ رہے بعد میں ہشام بن عبدالملک کے ساتھ۔ ۵۸ھ میں ولادت ہوئی ۱۲۴ھ میں وفات ہوئی (المعارف ابن قتیبہ ص ۲۷۲۔ الاعلام زرکلی ۹۷/۷) ❸ تفسیر قرطبی ۹۸/۱۸۔

❹ عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک انصاری مدنی۔ ابن حبان کے نزدیک قابل اعتماد ہے سلیمان اموی کے دور حکومت میں وفات پائی مشہور مورخ عسکری نے انہیں دور نبوی میں پیدا ہونے والوں میں سے شمار کیا ہے آپؐ سے انہوں نے کوئی روایت نہیں کی (تہذیب ۲۵۹/۶)

❺ سنن ابوداؤد کے مطبوعہ نسخے میں یہ خصمات ''ص'' اور ''ت'' کے ساتھ ہے۔ اور شاید ''ض'' اور ''نون'' زیادہ صحیح ہو یعنی خضمان۔ تفصیل اس کی یوں ہے نقیع ہر اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں پانی جمع ہو۔ اور خضمات جمع خضمۃ کے معنی ہیں عمدہ سبزہ اور ایسی زمین جو سرسبز ہو۔ نقیع الخضمات مدینہ منورہ کے قریب ایک جگہ ہے جسے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کے گھوڑوں کی چراگاہ قرار دیا تھا یہ حجاز کی وادی ہے جس کا سیلاب مدینہ منورہ کو جاتا تھا۔ ابن سید الناس نے ابوداؤد کی مذکورہ بالا حدیث کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ خضمات تاء سے ہے جبکہ بکری نے اسے خضمان نون سے لکھا ہے۔ سمہودی کہتے ہیں کہ نووی نے تہذیب میں اور حارثی نے بھی ایسے ہی لکھا ہے اور یہی درست ہے اور یہ بنی بیاضہ کی مدینہ کے قریب بستی ہے منازل بنی سلمہ سے ایک میل ہے اور حدیث سے بھی یہی مراد ہے۔ اور حرۃ میں ان گھروں کے قریب میں نے نشیب دیکھے ہیں جن میں سیلاب کا پانی کھڑا رہتا ہے (وفاء الوفا ۱۳۲۴/۴)

❻ ھزم کریدنے اور کھودنے کو کہتے ہیں یہ بھی ہوسکتا ہے کہ یہ مقام قبیلہ نبیت اوسی کی بمقابلہ بنی بیاضہ خزرجی ہزیمت کی جگہ ہو یہ معرکہ بعاث سے پہلے کا واقعہ ہے۔ اسلئے اس جگہ کو ہزم النبیت کہتے ہیں (وفاء الوفا ۱۳۲۴/۴)

❼ بنو بیاضہ بن عامر بن خزرج ان کے گھر سالم بن عوف کے شمال میں حرہ غربیہ تک پھیلتے چلے گئے ہیں وہیں حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کو رجم کیا گیا تھا (وفاء الوفا ۲۰۵/۱۔ ۱۱۸۸/۴) ❽ سنن ابوداؤد۔ کتاب الصلوۃ، الجمعۃ فی القری ۱۰۶۹:۲۔ مستدرک حاکم ۱۸۷/۳

marfat.com

ہزمہ میں جسے نقیع الخصمات کہتے ہیں پہلا جمعہ پڑھایا۔ ❶

ابن سیرین ❷ کہتے ہیں کہ مدینہ میں نبی اکرم ﷺ کی تشریف آوری اور فرضیت جمعہ سے پہلے مدینہ والوں نے جمعہ پڑھانا شروع کر دیا۔ اور انہوں نے ہی اس کا نام جمعہ رکھا۔ انہوں نے آپس میں یہ بات کی کہ یہودی ہر ساتویں روز ہفتہ کو اجتماع کرتے ہیں اور عیسائی بھی اتوار کو جمع ہوتے ہیں۔ آیئے ہم بھی ایک روز جمع ہو کر ذکر الٰہی کریں اور نماز ادا کریں اور بیان بھی کریں پھر انہوں نے کہا ہفتہ یہودیوں کا ہے اور اتوار عیسائیوں کا۔ ہم عروبہ کا دن مقرر کر لیں اس مشورہ کے بعد اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ سے بات کی تو انہوں نے انہیں دو رکعت نماز پڑھائی اور نصیحت کی۔ اس اجتماع کی وجہ سے انہوں نے اس کا نام جمعہ رکھ دیا۔ اسعد بن زرارہؓ نے ان سب کے لئے ایک بکری ذبح کی جس سے دو پہر اور رات کے کھانے کا انتظام ہو گیا کیونکہ اس وقت یہ تھوڑے سے لوگ تھے یہ اسلام کا پہلا جمعہ ہوا۔ ❸

تجزیہ دونوں باتیں اس طرح درست قرار پاتی ہیں کہ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ لوگوں کو مسجد میں نماز اور جمعہ پڑھاتے تھے ان کا تقرر نبی اکرم ﷺ نے کیا تھا اور جب وہ ہجرت کا شرف حاصل کرنے کیلئے مکہ مکرمہ چلے گئے تو اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ انہیں نماز پڑھاتے رہے۔ ❹

بہر حال یہ بات واضح ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی مدینہ تشریف آوری سے پہلے حضرات صحابہؓ نماز جمعہ ادا کرتے تھے۔ اور نبی اکرم ﷺ نے جو پہلا جمعہ مدینہ میں ادا کیا ہے وہ ہجرت کے بعد قبا سے مدینہ کو جاتے وقت محلہ بنی سالم میں ادا فرمایا ہے۔ ❺ (جہاں آج مسجد جمعہ ہے)

(۵) مسجد عتبان بن مالکؓ

عتبان بن مالک بن عمرو بن عجلان خزرجی سالمی انصاری رضی اللہ عنہ جلیل القدر بدری صحابی ہے! امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں ۵۰ھ میں وفات پائی ❻ نبی اکرم ﷺ نے حضرت عتبانؓ کے گھر کے ایک کونے میں نماز ادا فرمائی۔ حضرت عتبانؓ نے اس جگہ کو نماز کیلئے مخصوص کر لیا وہیں یہ مسجد ہے۔

---

❶ تفسیر قرطبی ۹۸/۱۸۔ ❷ محمد بن سیرین بصری انصاری بالولاء ہیں خوابوں کی تعبیر بتانے میں شہرت پائی۔ تابعی، محدث، فقیہ، مفسر اور زاہد ہیں ۳۳ھ میں بصرہ میں ولادت ہوئی ۱۱۰ھ میں وفات پائی۔ (المعارف لابن قتیبہ ص ۴۴۲۔ تہذیب التہذیب ۲۱۴/۹۔ ۲۱۷)

❸ تفسیر قرطبی ۹۸/۱۸۔ ❹ الطبقات الکبریٰ ۲۰۹/۳۔

❺ تفسیر قرطبی ۹۸/۱۸۔ ❻ اسد الغابہ ۴۵۴/۳)

marfat.com

محل وقوع مسجد جمعہ کے شمالی دروازے کے سامنے سڑک سے ملحقہ چار دیواری کے اندر یہ مسجد واقع تھی۔ ❶ یہ ایک مربع زمین کا ٹکڑا ہے جس کے گرد چار دیواری تھی ۱۴۱۷ھ میں اس کا وجود ختم ہو گیا۔

وہاں نبی اکرم ﷺ کا نماز ادا کرنا بخاری نے محمود بن ربیع انصاری ❷ سے روایت کی ہے کہ حضرت عتبانؓ انصاری صحابی ہیں اور جنگ بدر میں شریک ہوئے وہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا:

میری نظر کمزور ہوگئی ہے اور میں اپنی قوم کو نماز پڑھاتا ہوں، جب بارش ہو جائے تو وادی بہنے لگتی ہے جو میرے اور ان کے درمیان ہے۔ اور میں انہیں جا کر نماز نہیں پڑھا سکتا۔ یا رسول اللہ ﷺ میرا دل چاہتا ہے آپ میرے ہاں تشریف لا کر میرے گھر نماز ادا فرمائیں اور میں اس جگہ کو اپنی نماز کیلئے مخصوص کرلوں۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: انشاء اللہ میں عنقریب ایسے کروں گا حضرت عتبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک صبح کو جب سورج بلند ہو گیا تو آپ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو لیکر تشریف لائے اور اجازت طلب فرمائی میں نے اجازت دی تو بیٹھے نہیں بلکہ گھر میں داخل ہو کر فرمایا: تو کون سی جگہ پسند کرتا ہے کہ میں وہاں نماز ادا کروں۔ میں نے مکان کے ایک کونے کی طرف اشارہ کیا تو آپؐ نے کھڑے ہو کر تکبیر کہی، ہم نے بھی آپؐ کے پیچھے صف بنالی آپؐ نے دو رکعت ادا کر کے سلام پھیر دیا... الحدیث۔ ❸

تاریخی ادوار ابن شبہ متوفی ۲۶۲ھ نے ان مساجد کے ضمن میں اس مسجد کا ذکر کیا جن میں رسول اکرم ﷺ نے نماز ادا فرمائی۔ ❹

مطری متوفی ۷۴۱ھ کہتے ہیں کہ مسجد جمعہ کے شمال میں ایک کھنڈر ہے جسے مزدلف اطم عتبان بن مالکؓ کہتے ہیں اور وہ وادی کے اندر ہے، جہاں ایک چھوٹی سی مسجد ہے وہ پتھروں کی چار دیواری ہے جو نصف قامت کے برابر ہے۔ اور یہ وہی ہے کہ سیلاب جب آتا تو ان کے اور عتبانؓ کے درمیان حائل ہو جاتا۔ ❺

---

❶ بعض نے اس مسجد کو مسجد بنات النجار کہا ہے حالانکہ وہ مسجد جمعہ کے مشرق میں تھی جیسا کہ ابراہیم عیاشی نے لکھا ہے ملاحظہ ہو: (المدینۃ بین الماضی والحاضر ص ۱۰۲۔۱۰۳)

❷ محمود بن ربیع بن سراقہ بن عمرو انصاری خزرجی ہیں طبرانی نے باسند صحیح روایت کی ہے کہ میں پانچ سال کا تھا جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا۔ ان کا انتقال ۹۹ھ میں ہوا۔ تہذیب التہذیب ۱۰/۶۳۔

❸ صحیح البخاری کتاب الصلوۃ باب المساجد فی البیوت ۸: ۴۲۵۔

❹ تاریخ المدینۃ المنورۃ لابن شبہ ۱/۱۷۔

❺ التعریف بما آنست الہجرۃ ص ۴۴۔۴۵)

marfat.com

سمہودی متوفی ۹۱۱ھ نے اسے ان مساجد کے ضمن میں ذکر کیا ہے جن کی جہت تو معلوم ہوگئی لیکن اصل مقام نہ مل سکا۔ ❶

گیارہویں صدی ہجری میں احمد عباسی نے انکشاف کیا کہ مسجد عتبان بن مالک مزدلف کے اندر بنی سالم بن خزرج کے گھر میں ہے جو مالک بن عجلان کا کھنڈر ہے اور مسجد جمعہ کے جانب شام مشرقی وادی کے کنارے کے پاس ہے۔ اس مسجد کا بہت لوگوں نے ذکر کیا ہے لیکن یہ مسجد چھپ چکی تھی اور اس کا اصل مقام گم ہو چکا تھا۔ اور متاخرین مورخین اس کی اصل جگہ معلوم نہ کر سکے تھے میں نے اسے معلوم و معین کرنے کی جدوجہد کی تو اللہ تعالیٰ نے اسے مجھ پر واضح کر دیا لہٰذا میں نے اسے اس باب میں شامل کیا جنہیں معین کرنے کی اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق بخشی۔ یہ مسجد عتبان بن مالک کے گھر میں ہے ہم نے اس کی تجدید پہلی بنیادوں پر کر دی یہ ۱۰۳۶ھ میں ہوا۔ لمبائی بارہ ہاتھ اور چوڑائی چھ ہاتھ ہے۔ ❷ ۱۰۷۳ھ کے سفر میں ابوسالم عیاشی نے بیان کیا ہے کہ مسجد جمعہ کے شمال میں ایک کھنڈر کی ٹیکری ہے جو عتبان بن مالک کا گھر بتلایا جاتا ہے۔ اس میں چھوٹی سی غیر مسقّف مسجد کا نشان ہے کہتے ہیں کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں عتبانؓ کے گھر میں رسول اللہ ﷺ نے نماز ادا فرمائی تھی۔ اور مسجد جمعہ اس وادی کے اندر ہے جو بہتے وقت عتبانؓ اور اس کی قوم کے درمیان حائل ہو جاتی تھی۔ اس کی قوم کے گھر وادی کے مغرب میں حرہ کے راستہ پر تھے۔ ❸

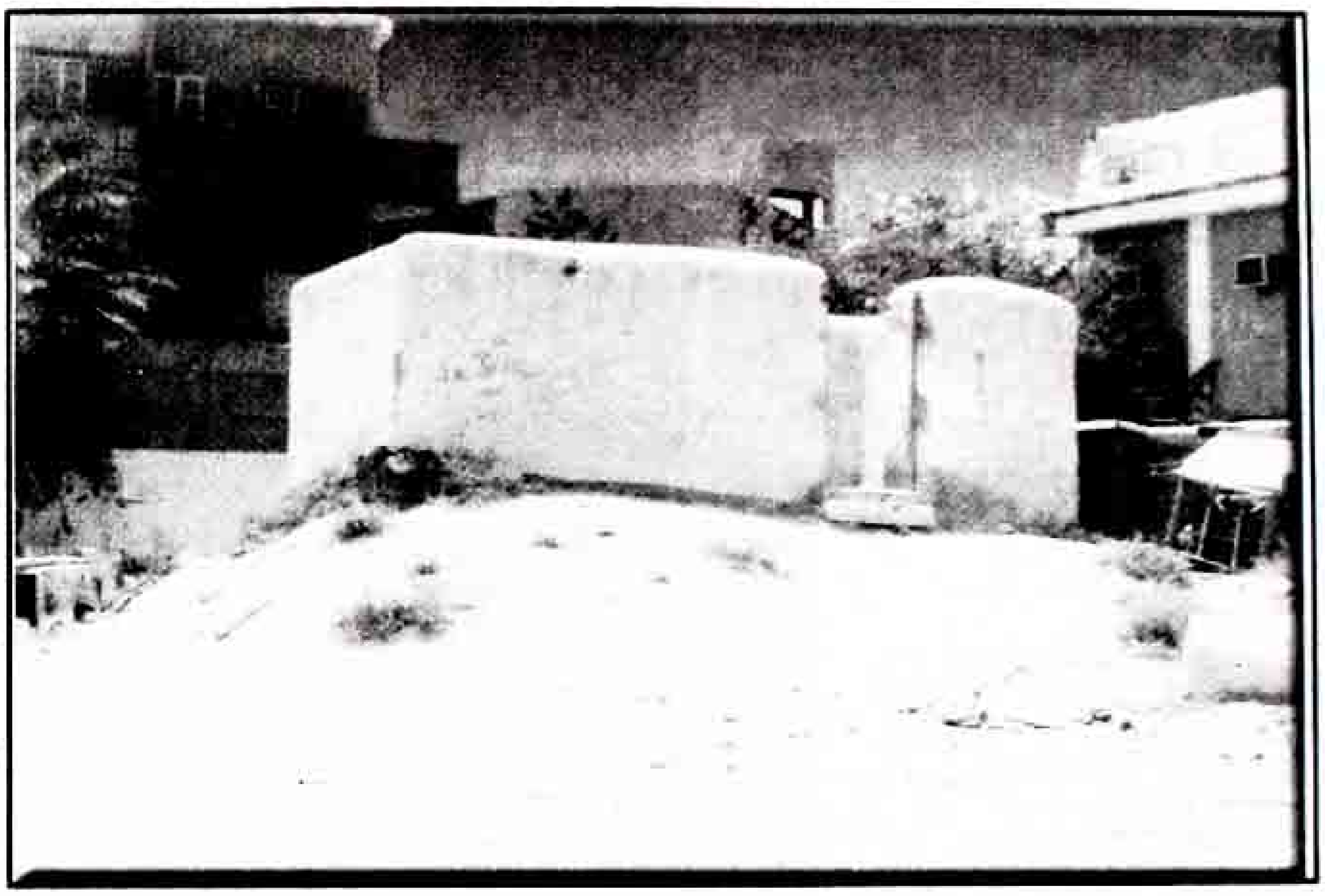

مسجد عتبان

مورخین کے ان اقوال سے معلوم ہوا کہ وہ ان نکات پر متفق ہیں:

① یہ مسجد حضرت عتبانؓ کے گھر میں مزدلف کے اندر تھی۔

② مزدلف سے مراد حضرت عتبانؓ کے والد مالک بن عجلان کا ٹیلہ نما (کھنڈر) ہے۔

---

❶ وفاء الوفا ۳/۸۷۸ ❷ عمدۃ الاخبار ص ۲۰۷۔ ❸ المدینۃ المنورۃ فی رحلۃ العیاشی ص ۱۱۰۔

marfat.com

(۳) یہ کھنڈر مسجد جمعہ کے شمالی جانب ہے۔

اس سے معلوم ہو گیا کہ مسجد جمعہ کی جانب شام جو چھوٹی سی مسجد ہے وہی مسجد عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ ہے اور اس پر یہ تینوں باتیں صادق آتی ہیں۔

(۶) مسجد بنی اُنیف

چونکہ یہ مسجد محلّہ بنی اُنیف میں واقع ہے اس لئے اس کا یہ نام شہرت پا گیا۔ اُنیف عمالقہ کی نسل سے تھے اور بنو عمرو بن عوف کے حلیف تھے جو اوس قبیلہ سے تھے۔ قباء میں بنو عمرو بن عوف اور مقام عصبہ کے درمیان ان کے گھر واقع تھے ❶ بعض متاخرین نے اس کا نام مسجد مصبح لکھا ہے شاید اسلئے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ ہجرت فرما کر تشریف لائے تو یہاں صبح کی نماز ادا فرمائی۔ ❷

مسجد بنی اُنیف

محل وقوع یہ مسجد قبا کے مغرب میں ہے مدینہ منورہ کو براستہ ہجرۃ روڈ جاتے ہوئے داہنی جانب واقع ہے۔ میں نے ۱۰/ربیع الثانی ۱۴۱۸ھ اور اس کے بعد مختلف اوقات میں اس مسجد کی زیارت کی۔ اونچی جگہ مسجد کے آثار واضح تھے اور قریبا دو میٹر اس کی دیوار باقی تھی جو کالے پھر سے تعمیر شدہ تھی۔ اور محراب کا واضح نشان موجود تھا۔ اور شمالی جانب داخلہ کا راستہ تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہاں نماز ادا کرنا یہاں آپ حضرت طلحہ البراءؓ کی طبع پرسی کیلئے تشریف لاتے، وفات کے بعد تعزیت کے لئے تشریف لائے اس اثنا میں بوقت نماز یہاں نماز ادا کرتے۔

---

❶ المغانم المطابہ فی معالم طابہ مخطوطہ ورقہ نمبر ۲۳۰۔ وفاء الوفا ۳/۸۵۷۔ عمدۃ الاخبار ص ۲۰۳۔

❷ وصف المدینۃ المنورۃ ص ۱۰۔ المدینہ بین الماضی والحاضر ص ۲۶۳۔

marfat.com

ابوداؤد کی روایت میں حصین کا بیان ہے کہ طلحۃ البراءؓ بیمار ہو گئے تو نبی کریم ﷺ بیمار پرسی کیلئے تشریف لائے اور فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے کہ طلحہؓ کی رخصتی کا وقت قریب ہے مجھے اطلاع دینا اور دفن میں جلدی کرنا اس لئے کہ مسلمان کی نعش کو گھر میں روک رکھنا مناسب نہیں ❶

عاصم بن سوید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے بنی انیف کے بوڑھوں سے سنا ہے کہ جب رسول اکرم ﷺ طلحۃ البراءؓ کی بیمار پرسی کیلئے تشریف لائے تو ان کے ٹیلے کے قریب آپؐ نے نماز ادا کی۔ میرے باپ نے بتلایا کہ وہ لوگ اس جگہ پر پانی چھڑکتے اور اس کا خیال رکھتے، بعد میں وہاں مسجد تعمیر کر دی، یہی قباء میں مسجد بنی اُنیف ہے۔ ❷

مختلف ادوار سابقہ زمانوں میں اس مسجد کے ❸ وجود کا تذکرہ مطری متوفی ۷۴۱ھ ❹ فیروز آبادی متوفی ۸۱۷ھ ابوالبقاء مکی متوفی ۸۵۴ھ ❺ سمہودی متوفی ۹۱۱ھ ❻ اور گیارہویں صدی کے عباسی ❼ نے کیا ہے۔ چودہویں صدی کی ابتداء میں علی بن موسیٰ کہتے ہیں کہ ایک چھوٹی غیر مسقّف مسجد ہے جسے مسجد مصبح کہتے ہیں اور وہ اس رستہ کے کنارے پر ہے جہاں سے ہجرت کے دوران حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی معیت میں رسول اللہ ﷺ کا گذر ہوا ❽

خیاری نے اس کا اس طرح ذکر کیا ہے کہ غیر مسقّف مسجد مستودعات غسان کے قریب مسجد قباء کے جنوب مغرب میں ہے ❾ ابراہیم عیاشی متوفی ۱۴۰۳ھ اس مسجد کے متعلق لکھتے ہیں۔ یہ مسجد اس کنویں کے جنوب میں ہے جو اس کے قریب موجود ہے جسے آجکل مصبح کہتے ہیں ❿

آقاؐ کی عجیب دعا طلحۃ البراءؓ انصاری صحابی ہیں، بیمار ہوئے تو آنحضور ﷺ ان کی مزاج پرسی کیلئے تشریف لاتے، ایک روز فرمایا: معلوم ہوتا ہے کہ طلحہؓ کی رخصتی کا وقت قریب ہے ایسا ہو گیا تو مجھے اطلاع کر دینا لیکن جان نثار صحابی کے جذبات دیکھیں کہ وفات کے قریب فرمایا: رسول اللہ ﷺ کو آنے کی تکلیف نہ دینا، چونکہ رات کا وقت ہے اور رستہ میں یہودیوں کی آبادی ہے کہیں

❶ سنن ابوداؤد کتاب الجنائز، باب التعجیل بالجنازۃ۔ ❷ وفاء الوفا ۳/۸۷۵۔ عمدۃ الاخبار ص ۲۰۳۔
❸ وفاء الوفا ۳/۸۷۵۔ عمدۃ الاخبار ص ۲۰۳۔ ❹ المغانم المطابہ مخطوطہ ورق نمبر ۲۳۰۔
❺ ان کا نام یحییٰ بن عبداللہ بن ابوقتادہ السلمی۔ ابوعبداللہ انصاری ہے (الجرح والتعدیل ۶/۱۶۰)۔
❻ وفاء الوفا ۳/۸۵۴۔ ❼ عمدۃ الاخبار ص ۲۰۳۔ ❽ وصف المدینۃ المنورۃ ص ۱۰۔
❾ معالم المدینۃ المنورۃ ص ۱۲۵۔ ❿ المدینۃ بین الماضی والحاضر ص ۲۶۳۔

marfat.com

میری وجہ سے آپ ﷺ کو تکلیف نہ پہنچے نیز مجھے جلدی دفن کر دینا کہ یہ میرے آقاؐ کی تعلیمات کا تقاضا ہے۔ صبح جب آپ ﷺ کو ان کی وفات کی اطلاع ملی تو قبر پر تشریف لائے اور دعا کی: اے اللہ طلحہ سے ایسے ملاقات فرمائیے کہ آپ اُسے دیکھ کر مسکرا رہے ہوں اور وہ بھی مسکرا رہا ہو۔ ❶

۷ مسجد عصبہ

(ا) یہ عصبہ بستی میں واقع ہے اسلئے اس کا یہ نام ہے۔

عُصْبَة ❷ عُصَبَة. ❸ عَصَبَة. ❹ مُعَصَّبٌ۔ مسجد قبا کے مغرب میں ایک جگہ ہے جہاں بہت کنویں اور کھیت ہیں۔ عمرانی کہتا ہے کہ عصبہ ایک قلعہ ہے جسکا ذکر کتابوں میں ہے ❺

(ب) مسجد توبہ، سمہودی کہتے ہیں وجہ تسمیہ معلوم نہیں ہو سکی ❻

محل وقوع مسجد عصبہ مسجد قبا کے مغرب میں واقع ہے۔ جو شخص مکہ مکرمہ سے طریق ہجرہ کے ذریعہ سے آئے اس کے دائیں ہاتھ اور ایک باغ کے اندر جو شیخ عبدالحمید عباسؒ کے باغ سے پہلے ہے۔

میں اس مسجد کو دیکھنے ۱۰ ربیع الثانی ۱۴۱۸ھ کو گیا مسجد کے نشانات واضح ہیں مربع ہے ۱۱×۱۱ میٹر رقبہ ہے ایک میٹر کے قریب اونچی دیواریں باقی ہیں۔ بازلتی پتھر کی تعمیر ہے اور چونے کے نشانات بھی موجود ہیں۔

صحابہ کا مقام عصبہ میں آنا رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے صحابہؓ یہاں آئے جیسا کہ بخاری نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے جب مہاجرین اولین عصبہ (قباء) میں آئے تو سالم مولیٰ ابی حذیفہؓ ان کے امام تھے اور وہ سب سے زیادہ قرآن کے حافظ تھے۔ ❼

---

❶ الاصابہ ۲/۲۱۸ نمبر ۴۲۵۸۔

❷ فتح الباری ۲/۱۸۶۔

❸ معجم البلدان ۴/۱۲۸۔

❹ النہایۃ فی غریب الحدیث ۳/۲۴۶

❺ معجم البلدان ۴/۱۲۸، المغانم المطابہ ص ۲۶۵۔

❻ وفاء الوفا ۳/۸۷۷۔

❼ سالم مولیٰ ابی حذیفہ بڑے فاضل اور بڑے صحابہ میں ان کا شمار ہے۔ ایرانی تھے اور بعض کہتے ہیں کرمان کے عجمی قیدیوں سے تھے۔ انہیں اسلئے قریشی کہا جاتا تھا کہ ابو حذیفہؓ نے انہیں بیٹا بنا لیا تھا۔ اور انصار میں ان کا شمار اسلئے تھا کہ ان کا آزاد کنندہ انصاری تھا۔ قاری تھے جنگ یمامہ میں شہید ہوئے یہ بھی اور ابو حذیفہ بھی۔ سالم کا سر ابو حذیفہ کے پاؤں میں اور ابو حذیفہ کا سر سالم کے پاؤں میں پایا گیا۔

marfat.com

ابوداؤد کی روایت میں فنزلوا العصبة کے الفاظ ہیں۔ ❶ کہ حضرات صحابہؓ مقام عصبہ میں تشریف فرما ہوئے، حضرت زبیرؓ جب مدینہ آئے تو عصبہ میں منذر بن محمد بن عقبہ بن احیحہ کے مہمان بنے ،قبیلہ بنوجحجبا کے ایک مکان میں۔ ❷

رسول اللہ ﷺ کی اس میں نماز افلح بن سعد وغیرہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عصبہ میں ہجیم کنویں کے پاس مسجد توبہ میں نماز ادا فرمائی ❸

تاریخی ادوار ابن شبہ ۲۶۲ھ مطری ۷۴۱ھ فیروز آبادی ۸۱۷ھ ابوالبقاء مکی ۸۵۴ھ اور سمہودی سنہ ۹۱۱ھ سب نے اس کا ذکر کیا ہے۔ ❹ محمد کبریت کہتے ہیں کہ قبا کے علاقہ میں مغربی میدان میں ایک وادی عُصب ہے اس میں ایک پرانا قلعہ ہے اور اس میں مسجد توبہ ہے جس میں نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا فرمائی تھی۔ یہ مسجد بے نشان ہو چکی۔ مدینہ والوں میں کسی کو اس کی خبر بھی نہیں اور زمانہ نے اس کے نشانات معدوم کر دیئے ہیں ❺ عباسی نے گیارہویں صدی میں اسے ان مساجد میں شمار کیا جن کا انکشاف صرف اس نے کیا ہے وہ کہتے ہیں مجھے اس مسجد کا محل وقوع تلاش کرنے میں مراغی اور ابن شبہ کے اشاروں نے کام دیا ہے یہ مسجد عصبہ کے علاقہ حرہ میں ہے ❻ ابراہیم عیاشی متوفی ۱۴۰۳ھ کہتے ہیں کہ اصلی مسجد موجود ہے اس علاقے میں جن مسجدوں کو دریافت کیا گیا ان میں سب سے بڑی ہے۔ ابراہیم ترکی کے کھیت میں پتھروں سے تعمیر کی ہوئی ہے ایک میٹر بلند ہے دوسری مسجدوں کی طرح اس کا محراب بھی ہے لیکن عصبہ کے آخری حصہ میں ہے جہاں جنوب مغرب سے ملتا ہے۔ ❼ خیاری متوفی ۱۳۸۰ھ کہتے ہیں یہ مسجد مشہور ہے جو باغ کے اندر ہے اسی کو عصبہ کہتے ہیں ❽ عبید کردی متوفی ۱۴۲۱ھ کہتے ہیں عصبہ آج کل مسجد قبا کے مغرب میں ہے جو شخص ہجرہ روڈ کے ذریعہ مکہ سے آئے اس کے داہنے جانب ہے۔ اور شیخ عبدالحمید عباس کے کھیت سے پہلے ہے۔ ❾

---

❶ سنن ابوداؤد باب من احق بالامامة ❷ معجم البلدان ۱۲۸/۴۔

❸ التعریف بما آنست الہجرة ص ۷۷، وفاء الوفا ۸۷۶/۳۔

❹ التعریف ص ۷۷، تحقیق النصرة ص ۱۵۴، المغانم المطابہ ورق ۲۳۰، البحر العمیق ورق ۱۶۴، وفاء الوفا ۸۷۶/۳

❺ الجواہر الثمینة فی محاسن المدینة (مخطوط ورق نمبر ۳۸) ❻ عمدة الاخبار ص ۲۰۲۔

❼ المدینة بین الماضی والحاضر ص ۲۹۵، ۲۹۶۔

❽ تاریخ معالم المدینة المنورہ ص ۱۵۰۔ ❾ تاریخ معالم المدینة المنورہ ۱۵۰ (حاشیہ)

marfat.com

۸ مسجد بنوظفر

یہ مسجد بنوظفر قبیلے کے محلّہ میں واقع ہے۔ اسے مسجد بغلہ بھی کہتے ہیں اسلیئے کہ بعض لوگوں کا کہنا کہ یہاں نبی اکرم ﷺ کا خچر باندھا گیا تھا اور پتھر میں اس کے سموں کے نشان پڑ گئے تھے (اس موضوع کا ذکر آئے گا) (۱) یہ بیان کرنا مناسب ہوگا کہ خیاری متوفی ۱۳۸۰ھ نے اسے مسجد مائدہ بھی لکھا ہے (۲) جو درست نہیں اسلیئے کہ ابراہیم رفعت (۳) جس نے ۱۳۱۸ھ میں مسجد بغلہ اور مسجد مائدہ کی زیارت کی ہے اور دونوں مسجدوں کا الگ عنوان سے تذکرہ کیا ہے نیز دوسرے تاریخی مراجع میں بھی اس کا جدا جدا تذکرہ ہے۔ (۴)

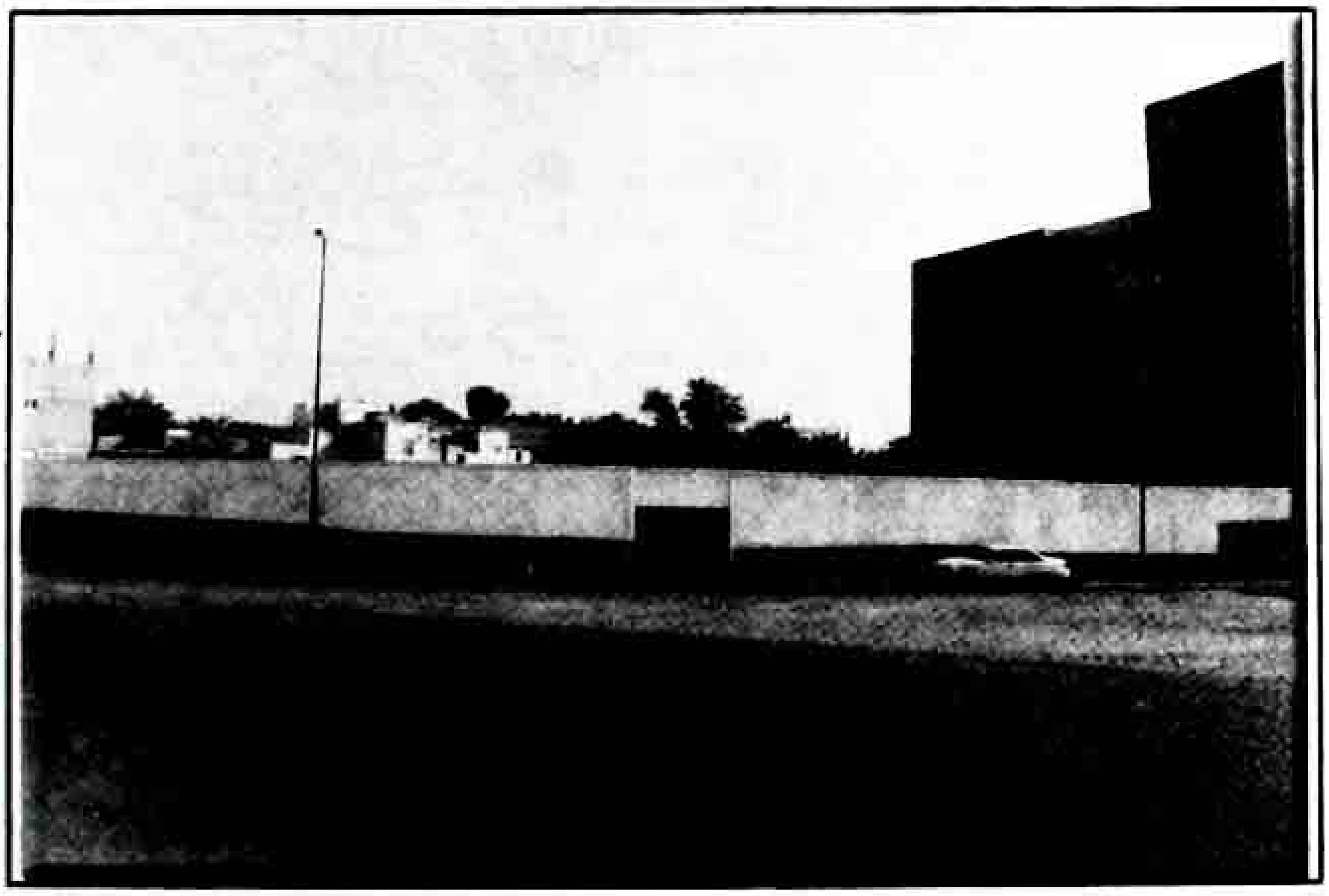

مسجد بنوظفر

محل وقوع

یہ مسجد ایک عرصہ سے منہدم ہو چکی ہے، البتہ اس کی جگہ متعین کی جا سکتی ہے کہ بقیع کے مشرق میں بقیع سے تقریباً چار سو ساٹھ میٹر کے فاصلہ پر اور شاہ عبدالعزیز روڈ پر جانے

---

(۱) اخبار مدینۃ الرسول ﷺ ص ۱۱۶۔ مرآۃ الحرمین ۱/۴۱۹۔ المدینۃ المنورہ فی التاریخ ص ۷۹۔

(۲) تاریخ معالم المدینۃ المنورہ ص ۱۲۲۔

(۳) ابراہیم رفعت پاشا بن سویفی بن عبدالجواد، مصری مورخ ہیں تین مرتبہ امیر حج بنائے گئے ۱۳۲۰ھ، ۱۳۲۱، ۱۳۲۵ھ میں ۱۲۷۳ھ کو اسیوط میں پیدا ہوئے اور ۱۳۵۳ھ کو قاہرہ میں فوت ہوئے ''مرآۃ الحرمین'' کتاب تالیف کی جو دو جلدوں میں شائع ہوئی۔ (الاعلام زرکلی ۱/۳۹)

(۴) مدینہ منورہ کے مشرقی حصہ میں مسجد مائدہ دیکھی ہے وہاں ایک دائرہ میں پیالے سے بنے ہوئے ہیں۔ کہتے ہیں کہ یہ اس مائدہ (دسترخوان) کے نشانات ہیں جو عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوا تھا۔ جس کا قرآن کریم میں ذکر آتا ہے ﴿رَبَّنَا أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِّنَ السَّمَاءِ...﴾ [سورہ مائدہ: ۱۱۴] اے ہمارے رب اتار ہم پر خوان بھرا ہوا آسمان سے۔ یہ سب جھوٹ اور بہتان ہے چونکہ یہ بات کسی حدیث سے ثابت نہیں اور نہ یہ کہ عیسیٰ علیہ السلام یثرب (مدینہ) میں آئے تھے۔ اور نہ ہی ان کی قوم یہاں رہتی تھی۔ وہ تو ملک شام میں رہتے تھے۔ کمزور عقلوں کو اسی طرح غرض مند لوگ جھوٹ موٹ سنا دیتے ہیں اور وہ مان لیتے ہیں (مرآۃ الحرمین ۱/۴۲۰) واضح رہے کہ آجکل بھی اس جگہ کی بابت لوگوں نے عجیب وغریب من گھڑت باتیں مشہور کر رکھی ہیں، قرآن وسنت اور تاریخ کی رو سے جنکی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

marfat.com

والے کے دائیں ہاتھ ہیئۃ الامر بالمعروف والنہی عن المنکر کی سفید عمارت سے متصل چار دیواری میں واقع تھی۔ اور مسجد نبوی شریف کے شاہ عبدالعزیز گیٹ سے اس کا فاصلہ تقریباً ۱.۵ کیلومیٹر ہے۔

نبی اکرم ﷺ کا اس میں نماز ادا کرنا روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے یہاں نماز ادا کی اور یہاں آتے جاتے تھے۔ یہیں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے آپ ﷺ نے قرآن مجید سنا۔ ابن شبہ نے حارث بن سعید بن عبید الحارثی سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے بنی حارثہ اور مسجد بنی ظفر میں نماز ادا کی ❶

محمد بن فضالہ ظفریؓ جو صحابی ہیں ان کا بیان ہے کہ نبی اکرم ﷺ ان کے ہاں مسجد بنی ظفر میں تشریف لائے مسجد میں ان دنوں ایک چٹان تھی اس پر بیٹھ گئے۔ آپؐ کے ہمراہ عبداللہ بن مسعودؓ، معاذ بن جبلؓ و دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ آپؐ نے تلاوت کرنے کو ارشاد فرمایا جب قاری نے یہ آیت تلاوت کی ﴿فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ ۢبِشَهِيْدٍ وَّ جِئْنَابِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا﴾ [سورہ نساء:۴۱] تو آپؐ رو پڑے کہ آپکی داڑھی میں حرکت پیدا ہوگئی اور فرمایا: خدایا میں اس کی تو شہادت دوں جو میرے سامنے ہوا اور جسے میں نے دیکھا ہی نہیں اس کی شہادت کیسے دوں گا؟ ❷ بخاری کی روایت میں ہے کہ یہ قاری عبداللہ بن مسعودؓ تھے۔ ان کا بیان ہے کہ مجھے نبی اکرم ﷺ نے قرآن کی تلاوت کو فرمایا میں نے عرض کیا آپؐ کے سامنے تلاوت کروں جبکہ قرآن آپؐ پر نازل ہوا ہے؟ فرمایا: مجھے دوسرے سے سننا پسند ہے۔ میں نے سورہ نساء کی تلاوت شروع کر دی جب میں اس آیت پر پہنچا ﴿فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا...﴾ تو فرمایا بس کرو اس وقت آپؐ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ ❸

تاریخی ادوار طبرانی نے محمد بن فضالہ سے روایت کی ہے کہ دور نبوی ﷺ میں یہ مسجد موجود تھی ❹ ابن شبہ متوفی ۲۶۲ھ نے بھی یہی لکھا ہے ❺ ابن نجار متوفی ۶۴۳ھ، مطری متوفی ۷۴۱ھ فیروز آبادی متوفی ۸۱۷ھ خوارزمی متوفی ۸۲۷ھ مکی متوفی ۸۵۴ھ نے بھی اس مسجد کا ذکر کیا ہے۔ ❻

---

❶ تاریخ المدینۃ المنورۃ لابن شبہ ۱/۶۶۔
❷ ہیثمی کہتے ہیں کہ راوی ثقہ ہیں۔ (مجمع الزوائد ۷/۴)
❸ صحیح بخاری کتاب التفسیر سورۃ النساء ۶۵: ۴۵۸۲۔
❹ مجمع الزوائد۔ ۷/۴۔
❺ تاریخ المدینۃ المنورۃ لابن شبہ ۱/۶۶۔
❻ اخبار مدینہ الرسول ﷺ ص ۱۱۶، التعریف بما آنست الہجرۃ ص ۴۹، المغانم المطابہ (مخطوطہ) ورق نمبر ۲۱۷، اثارۃ الترغیب والتشویق (مخطوطہ ورق نمبر ۱۳۹) البحر العمیق فی المناسک (مخطوطہ ورق نمبر ۱۵۹)

marfat.com

سمہودی متوفی ۹۱۱ھ کہتے ہیں کہ بقیع کے مشرق میں یہ مسجد ہے اور میں نے اس میں محراب کے داہنی جانب ایک سنگ مرمر ❶ کی تختی پر یہ لکھا دیکھا : (خلد الله ملك الامام أبى جعفر المنصور المستنصر بالله أمير المؤمنين ، عمّر سنة ثلاثين وستمائة) ❷ محمد کبریت الحسینی متوفی ۱۰۷۰ھ گیارھویں صدی ہجری کے احمد عباسی ، چودھویں صدی کے عبدالقدوس انصاری اور خیاری متوفی ۱۳۸۰ھ اور عبدالسلام حافظ نے بھی اس مسجد کا ذکر کیا ہے۔ اور اس کا ذکر محکمہ اوقاف و مساجد مدینہ کی سالانہ رپورٹ ۱۴۰۹ھ اور ۱۴۱۳ھ میں بھی موجود ہے۔ ❸ لیکن قارئین پر واضح رہے کہ اس آخری عرصہ میں یہ مسجد منہدم ہو چکی ہے۔

قبول اسلام کا عظیم واقعہ

آنحضور ﷺ نے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو داعی و مبلغ بنا کر مدینہ منورہ بھیجا۔ ایک دفعہ حضرت مصعبؓ اور حضرت اسعد بن زرارہؓ بنوظفر کے علاقہ میں بیٹھے اسلام کی دعوت پیش کر رہے تھے کہ بنوعبدالاشہل کے عمائدین کو اس کا علم ہوگیا۔ انہوں نے اُسید بن حُضیر کو کہا کہ دیکھو یہ دونوں ہمارے علاقوں میں آکر ہمارے بتوں کو جھٹلاتے ہیں ان کو سختی سے کہہ دو کہ ادھر نہ آیا کریں اُسید ہاتھ میں نیزہ لیے آرہے تھے کہ حضرت اسعد بن زرارہؓ نے حضرت مصعبؓ کو بتایا کہ یہ اپنے قبیلے کے ذمہ دار شخص ہیں، اُسید نے آکر دونوں کو گالیاں دیں اور کہا کہ تمہیں اپنی زندگی عزیز ہے تو آئندہ ادھر کا رُخ نہ کرنا۔ حضرت مصعبؓ نے فرمایا: ذرا بیٹھ کر ہماری بات سن لو، اچھی لگی تو مان لینا، اور بری لگی تو ہم تمہیں ناراض نہیں کریں گے۔ اُسید نے کہا کہ تم نے انصاف اور اصول کی بات کی ہے، پھر اپنا نیزہ زمین میں گاڑا اور بیٹھ گئے۔ حضرت مصعبؓ نے ان کے سامنے اسلامی تعلیمات پیش کیں اور قرآنی آیات پڑھیں تو اُسید کے چہرے پر خوشی کی لہر دوڑ گئی اور کہنے لگے کہ کتنی اچھی باتیں ہیں! میں اس دین میں کس طرح داخل ہو سکتا ہوں؟ انہوں نے کہا: غسل کر کے پاک کپڑے پہن کر توحید و رسالت کی گواہی دو، پھر دو رکعت ادا کرو۔ انہوں نے ایسا ہی کیا، اور جاتے ہوئے کہا کہ میں تمہارے پاس ایک ایسے شخص کو بھیجتا

---

❶ عبدالقدوس الانصاری متوفی ۱۴۰۳ھ کہتے ہیں کہ میں نے یہ پتھر ایک شیشہ کے ڈبے میں رکھا ہوا دارالکتب المصریہ میں پڑا ہوا دیکھا ہے۔ مجھے اس کے مدیر عام سے معلوم ہوا کہ مدینہ منورہ کا کوئی رہائشی بہت بڑی قیمت پر اسے فروخت کر گیا ہے۔ آثار المدینۃ المنورہ ص ۱۳۵۔ ❷ وفاء الوفا ۸۳۷/۳۔

❸ الجواہر الثمینہ (مخطوطہ ورق نمبر ۵۰) عمدۃ الاخبار ص ۱۷۵، مرآۃ الحرمین الشریفین ۴۱۹/۱، آثار المدینۃ المنورہ ص ۱۳۴، تاریخ معالم مدینہ منورہ ص ۱۲۲، دلیل الانجازات السنوی ۱۴۰۹ھ ص ۳۸۔ اسبوع العنایۃ بالمساجد ۱۴۱۳ھ ص ۱۳۳

marfat.com

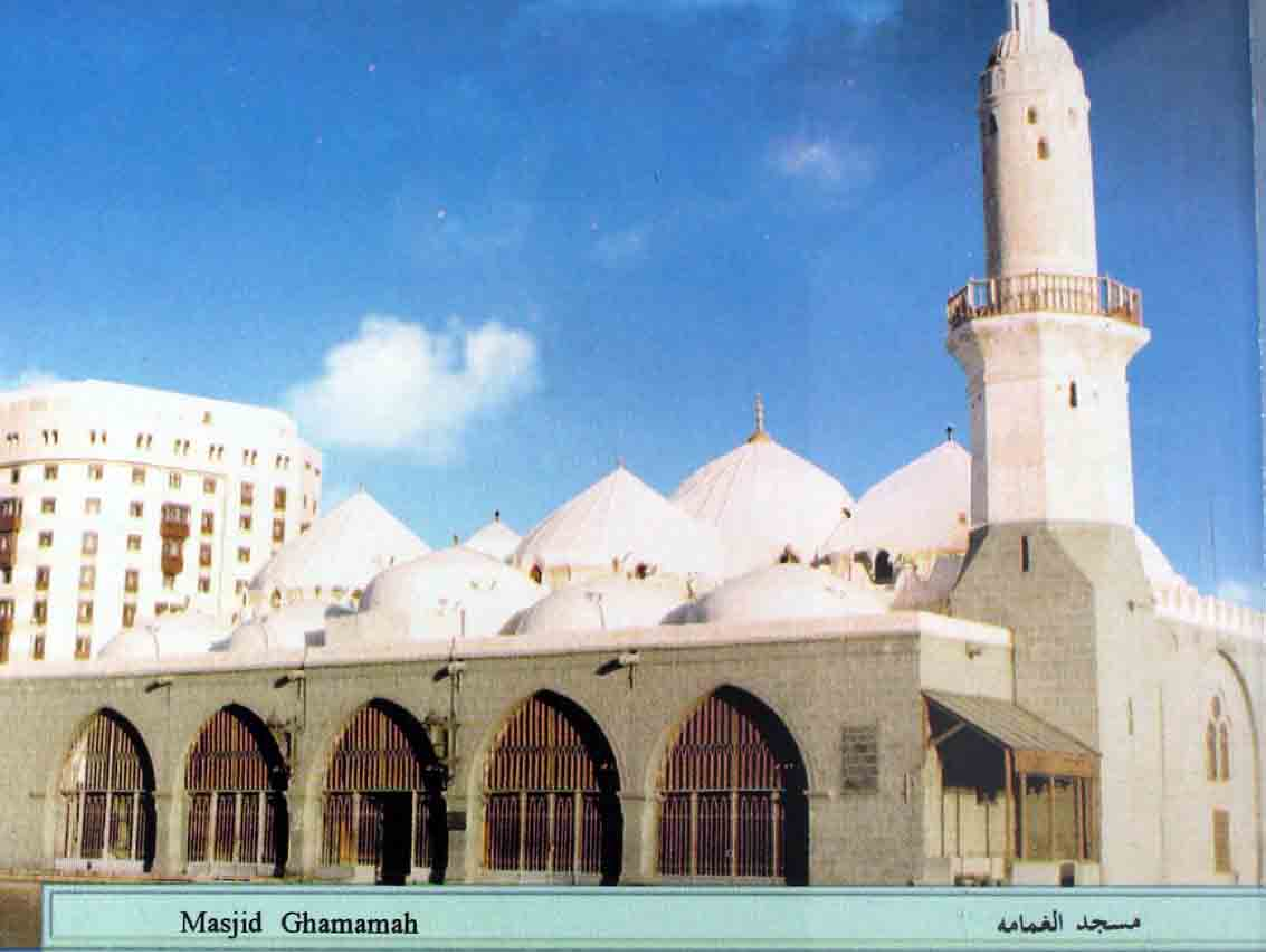

Masjid Ghamamah مسجد الغمامه

Masjid Abu Bak'r مسجد أبي بكر الصديق رضي الله عنه

marfat.com

Masjid Ali — مسجد علي بن أبي طالب رضي الله عنه

Masjid Umar — مسجد عمر بن الخطاب رضي الله عنه

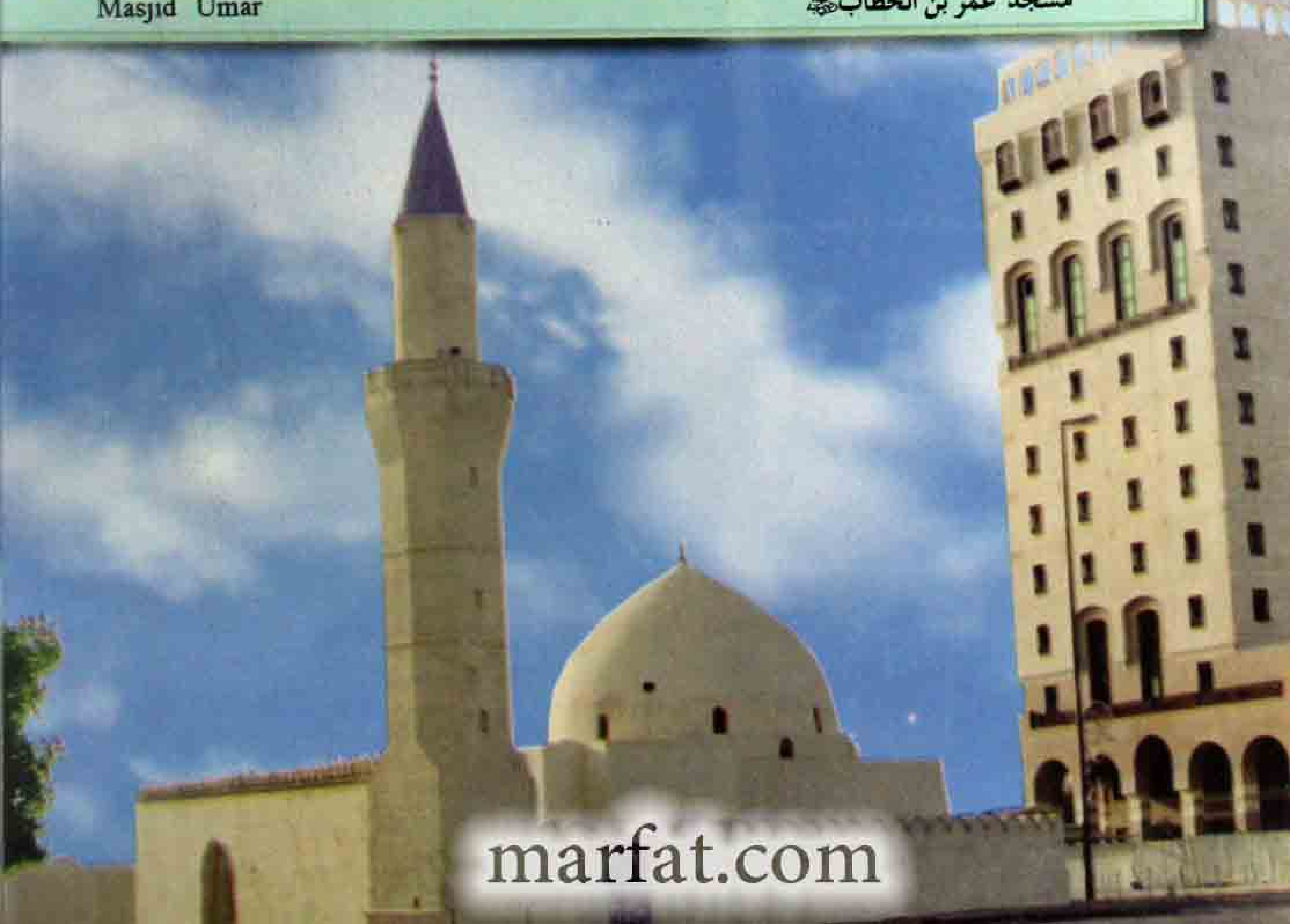

marfat.com

Masjid Suqya — مسجد السقيا

Masjid Banu Dinar — مسجد بني دينار

marfat.com

Masjid Shikhain مسجد الشيخين

Masjid Fas'h مسجد الفسح

marfat.com

ہوں جو مسلمان ہو گیا تو اس کا پورا قبیلہ اسلام قبول کر لے گا۔ حضرت اُسیدؓ واپس پہنچے تو عمائدین قبیلہ نے کہا کہ اُسید بدل چکا ہے۔ وہاں پہنچ کر اپنے قبیلے کے سردار سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو کہا کہ میں نے انہیں تمہارا پیغام پہنچا دیا ہے تم بھی ذرا ان سے بات چیت کر آ ؤ۔ سعد نے بھی آ کر ان کو ڈانٹا اور کہا کہ آئندہ ادھر نہ آنا۔ حضرت مصعبؓ نے فرمایا: ہماری بات سن لو اچھی لگی تو مان لینا اور بری لگی تو ہم تمہیں ناراض نہیں کریں گے۔ سعد نے کہا کہ ہاں یہ تو انصاف و اصول کی بات ہے، پھر وہ زمین میں نیزہ گاڑ کر بیٹھ گئے۔ حضرت مصعبؓ نے اسلام پیش کیا اور قرآن سنایا، اللہ تعالیٰ نے سعد کی ہدایت کا فیصلہ فرمایا، اور وہ حلقہ بگوش اسلام ہو گئے، جب وہ واپس پہنچے تو لوگوں نے کہا کہ سعدؓ بھی بدلے ہوئے لگتے ہیں، سعدؓ نے اپنے قبیلہ کو مخاطب کر کے کہا: اے بنو عبد اشہل: میرے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ انہوں نے جواب دیا: آپ ہمارے سردار ہیں، سب سے اچھی رائے رکھتے ہیں، آپ کی سربراہی نیک فال ہے۔ حضرت سعد بن معاذؓ نے فرمایا: تمہارے تمام مردوں اور عورتوں سے اُس وقت تک بات چیت نہیں کروں گا جب تک تم اسلام قبول نہیں کر لیتے، شام تک سب لوگ اپنے اس محبوب اور عظیم سردار کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔ اس وقت اس نوجوان سردار کی عمر پچیس سال سے کم تھی۔

چٹان سے تبرک کا حصول؟!

مطری اور سمہودی کہتے ہیں کہ اس مسجد کے قبلہ جانب کچھ نشانات ہیں جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ نشانات رسول اکرم ﷺ کے خچر کے سموں کے ہیں ان نشانات کے مغرب میں ایک پتھر پر گڑھا پڑا ہوا ہے جس کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہاں کہنی رکھی تھی جس کا نشان پتھر پر پڑ گیا ہے [1] دوسرے ایک پتھر پر انگلیوں کے نشانات ہیں اور لوگ اسے متبرک قرار دیتے ہیں [2] واللہ اعلم۔

یہاں یہ غور طلب بات ہے کہ کسی سند صحیح سے یہ بات ثابت نہیں کہ یہاں نبی اکرم ﷺ کی کہنی کا نشان ثبت ہے یا انگلیوں کا نشان موجود ہے یا یہ کہ خچر نے کسی چٹان پر اپنے نشانات چھوڑے ہوں اگر ایسی بات ہوتی تو صحابہ اس کا ضرور ذکر کرتے کیونکہ یہ حضرات آپ ؐ کے آثار و معجزات کی حفاظت کا بہت اہتمام کرتے تھے۔ نیز قدیم مورخین نے کہیں بھی اس کا ذکر نہیں کیا اور سات سو سال بعد کے مؤرخین نے بھی قیل وقال کی شکل میں ذکر کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں بھی اس کی صحت پر اعتماد نہیں ایسی

---

[1] وفاء الوفا ۳/ ۸۲۸۔ [2] التعریف بما آنست الہجرۃ، ص ۴۹، ۵۰۔

marfat.com

صورتحال میں ان سنی سنائی کہاوتوں کی کوئی حیثیت باقی نہیں رہتی۔ کہ انہیں بنیاد بنا کر اس چٹان کو متبرک تصور کر کے اس سے حصول برکت کیا جائے واضح رہے کہ تاریخ میں بعض دوسرے مقامات کی بابت بھی ایسے شواہد ملتے ہیں کہ قصہ گو طبقہ نے لوگوں کی دلچسپی بڑھانے کیلئے عجیب وغریب کہانیاں اورمناسبتیں وضع کیں۔ یہ سلسلہ آج تک جاری ہے اورنت نئی کہانیاں وضع کی جارہی ہیں۔

عبرت انگیز واقعہ ایک شخص مدینہ منورہ میں زائرین کومختلف مقامات کی زیارت کراتا تھااور اس کام کی اجرت وصول کرتا تھا،لیکن وہ اپنے اس کام سے مطمئن نہ تھااوراس سے بہتر روزگار کی تلاش میں تھا، کسی نے اس سے پوچھا کہ آپ کا زیارات کرانے والا کام تو بڑا نفع بخش ہے پھربھی آپ اسے چھوڑنا کیوں چاہتے ہیں؟اس نے کہا کہ:اس کام میں بہت جھوٹ بولنا پڑتا ہے۔مقامات زیارت سے متعلقہ واقعات کو دلچسپ بنانے کیلئے اورزائرین کو یہ باور کرانے کیلئے کہ یہ تفصیلات آپ کوعام لوگ نہیں بتاسکتے۔

یہ ایک واقعہ ہے لیکن اس میں غور کرنے سے فکر کی نئی راہیں کھلتی ہیں کہ بہت سے زائرین انہی من گھڑت باتوں سے اپنی محفلوں کوگرماتے ہیں اورانہیں اپنے مضامین وسفرناموں کی زینت بناتے ہیں اور چلتے چلتے یہ سب کچھ تاریخ کا حصہ بن جاتا ہے۔

ابراہیم رفعت نے اپنے سفرنامہ ۱۳۱۸ھ میں ایسے ہی قصہ گو واعظوں اورمن گھڑت واقعات بیان کرنے والوں کی طرف اشارہ کیا ہے۔ (۱)

چٹان بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگرکوئی بانجھ عورت بچہ کے حصول کیلئے اس چٹان پر بیٹھے تواس کا مقصد پورا ہو جاتا ہے۔ (۲) ذیل میں اس کا تجزیہ ملاحظہ ہو:

(۱) یہ سوچ ہی اسلامی عقیدہ کے خلاف ہے، ارشادربانی ہے ﴿لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْض يَخْلُقُ مَايَشَاءُ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًاوَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُور ٥اَوْيُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًاوَّيَجْعَلُ مَنْ يَّشَاءُ عَقِيماً اِنَّهُ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ٥﴾ [سورہ شوریٰ:۴۹،۵۰]

آسمانوں اورزمین کی ملکیت صرف اللہ کی ہے جسے چاہیں لڑکے عطا فرماویں اور جسے چاہیں لڑکیاں اور جسے چاہیں لڑکے بھی عطا کریں اورلڑکیاں بھی اور جسے چاہیں اولاد سے محروم فرمادیں وہی جاننے والے اورقدرت والے ہیں۔

---

(۱) مرآۃ الحرمین الشریفین ۱/۴۱۹ (۲) التعریف بما آنست الهجرۃ ص ۴۹۔

marfat.com

(ب) جس پتھر کو اس غرض کیلئے بعض مورخوں نے کہا ہے وہ مسجد کے اندر ہے اور جسے لوگ اس غرض کیلئے استعمال کرتے ہیں وہ تو بیرون مسجد ہے۔ ببیں تفاوت رہ از کجا است تا بکجا۔

یحییٰ کا بیان ہے رسول اکرم ﷺ اس پتھر پر بیٹھے جو مسجد بنی ظفر کے اندر ہے۔ اور یہ تو حصول اولاد کیلئے مسجد کے باہر پتھر پر بیٹھتی ہیں ﴿اِنَّا للهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن﴾ ❶

سمہودی کا بیان ہے کہ اس پتھر کے متعلق لوگ بیان کرتے ہیں کہ عورتیں جو بانجھ ہوں اس پر بیٹھتی ہیں۔ اور اسی لئے اس مسجد کو لوگ جاتے ہیں لیکن مجھے وہاں کوئی ایسا پتھر نظر نہیں آیا جس پر بیٹھا جاسکے ماسوا اس کے جو مسجد کے اندر دروازہ میں داخل ہوتے ہی بائیں طرف ایک جما ہوا پتھر ہے جس پر نبی اکرم ﷺ کا بیٹھنا ممکن ہے۔ لیکن لوگ جس پتھر کے متعلق ایسا ہونا بیان کرتے ہیں وہ مسجد کے باہر مغرب میں ہے اس پر اس غرض کیلئے بیٹھتے ہیں۔ اور یہ واضح حدیث کے خلاف ہے۔ ❷

زبانی عشق ومجذبی کے دعوے اور ہوتے ہیں
پیمبرؐ کی اطاعت کے تقاضے اور ہوتے ہیں

(ج) اس روایت کی کوئی اصلیت نہیں کہ یہ ایسا متبرک ہے سمہودی نے بھی اس کی تائید کی ہے۔ ❸

ابراہیم رفعت نے اسے جھوٹ اور بہتان کہا ہے جو مال کمانے کیلئے زیارتیں کرانے والوں نے بنا رکھا ہے ❹

☆ ساری بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ مسجد بنی ظفر میں نبی اکرم ﷺ نے عبداللہ بن مسعود ؓ سے قرآن مجید سنا اور حضرات صحابہ کرام ؓ یہاں نمازیں پڑھا کرتے تھے یہاں نبی اکرم ﷺ کی کہنی یا انگلیوں کا نشان یا خچر کے پاؤں کے نشانات یا ایسا پتھر جس پر بیٹھنے سے بانجھ حاملہ ہو جائے ایسی کوئی ایک صحیح روایت سارے ذخیرہ احادیث میں مذکور نہیں۔

واضح رہے کہ یہ ساری بحث نظریاتی اصلاح کی غرض سے درج کی گئی ہے ورنہ فی الحال نہ تو اس مسجد کی عمارت باقی ہے اور نہ ہی اس چٹان کا کوئی اثر، بلکہ اس جگہ کے اردگرد چاردیواری بنا کر اس کو بند کر دیا گیا ہے اور اندر جانے کی اجازت نہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

---

❶ وفاء الوفا ۳/۸۲۸۔ ❷ وفاء الوفا ۳/۸۲۸۔

❸ ایضاً۔ ❹ مرآۃ الحرمین ۱/۴۱۹۔

marfat.com

(۹)
مسجد اجابہ

(ا) اس مسجد میں نبی اکرم ﷺ نے تین دعائیں کی تھیں جن میں سے دو قبول ہوگئیں اور تیسری سے روک دیا گیا (منظور نہ کی گئی) احمد عباسی ❶ اس حدیث کا ذکر کر کے لکھتے ہیں کہ اسی وجہ سے اس کا نام مسجد اجابہ ہے۔ ❷

مسجد اجابہ

(ب) اسے مسجد بنی معاویہ بھی کہتے ہیں اسلئے کہ یہ مسجد انصار کے قبیلے بنو معاویہ کے محلّہ میں واقع تھی ❸

محل وقوع یہ بقیع ❹ کے شمال میں ۳۸۵ میٹر دور ہے اور شارع شاہ فیصل (شارع ستین) کے جانبِ مشرق ہے اور مسجد نبوی سے ۵۸۰ میٹر کے فاصلے پر ہے۔

عمارت اس تاریخی اہمیت کے پیش نظر خادم حرمین شریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز آل سعود کے دور حکومت ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء میں اس مسجد کی تعمیر و توسیع ہوئی مسجد کا مسقّف حصہ ایک ہزار مربع میٹر ہے

---

❶ احمد بن عبدالحمید عباسی کتاب عمدۃ الاخبار فی مدینۃ المختار کے مصنف ہیں، کہا جاتا ہے کہ دسویں صدی ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔ لیکن میری تحقیق یہ ہے کہ ان کی وفات گیارہویں صدی میں ۱۰۳۶ھ کے بعد ہوئی ہے اسلئے کہ انہوں نے لکھا ہے کہ ہم نے مسجد عتبان کی تعمیر ۱۰۳۶ھ میں کی (عمدۃ الاخبار ص ۲۰۷ طبع دوم) اور سعد بن خیثمہ کے گھر والی مسجد کے متعلق لکھا ہے کہ اس کی از سر نو تعمیر ۱۰۳۲ھ میں ہوئی (عمدۃ الاخبار ۱۷۵ طبع اول) اس کتاب کی اہمیت اس بات سے واضح ہو جاتی ہے کہ آثار مدینہ اور اس کی تاریخ پر اس شخص نے ساٹھ برس سے زیادہ محنت کی ہے جیسا کہ اس نے مسجد منارتین کے ضمن میں انکشاف ۹۷۶ھ میں کیا ہے (عمدۃ الاخبار ص ۱۹۹)۔

❷ عمدۃ الاخبار ص ۱۷۶۔

❸ بعض دفعہ معاویہ سے حضرت معاویہ بن ابوسفیانؓ کی طرف ذہن منتقل ہو جاتا ہے جو درست نہیں دراصل یہ لوگ بنو معاویہ بن مالک بن عوف انصاری ہیں دیکھئے وفاء الوفا۔ نہایۃ الارب ص ۴۲۳

❹ بقیع غرقد: لغت میں بقیع ایسی جگہ کو کہتے ہیں جہاں چھوٹے بڑے پودے ہوں اس جگہ کو قبرستان بنانے سے پہلے یہاں جو درخت تھے انہیں اکھاڑ دیا گیا۔ اور نام باقی رہ گیا، اس جگہ تقریباً دس ہزار صحابہ اور بہت سے تابعین و صالحین دفن ہیں رحمہم اللہ

marfat.com

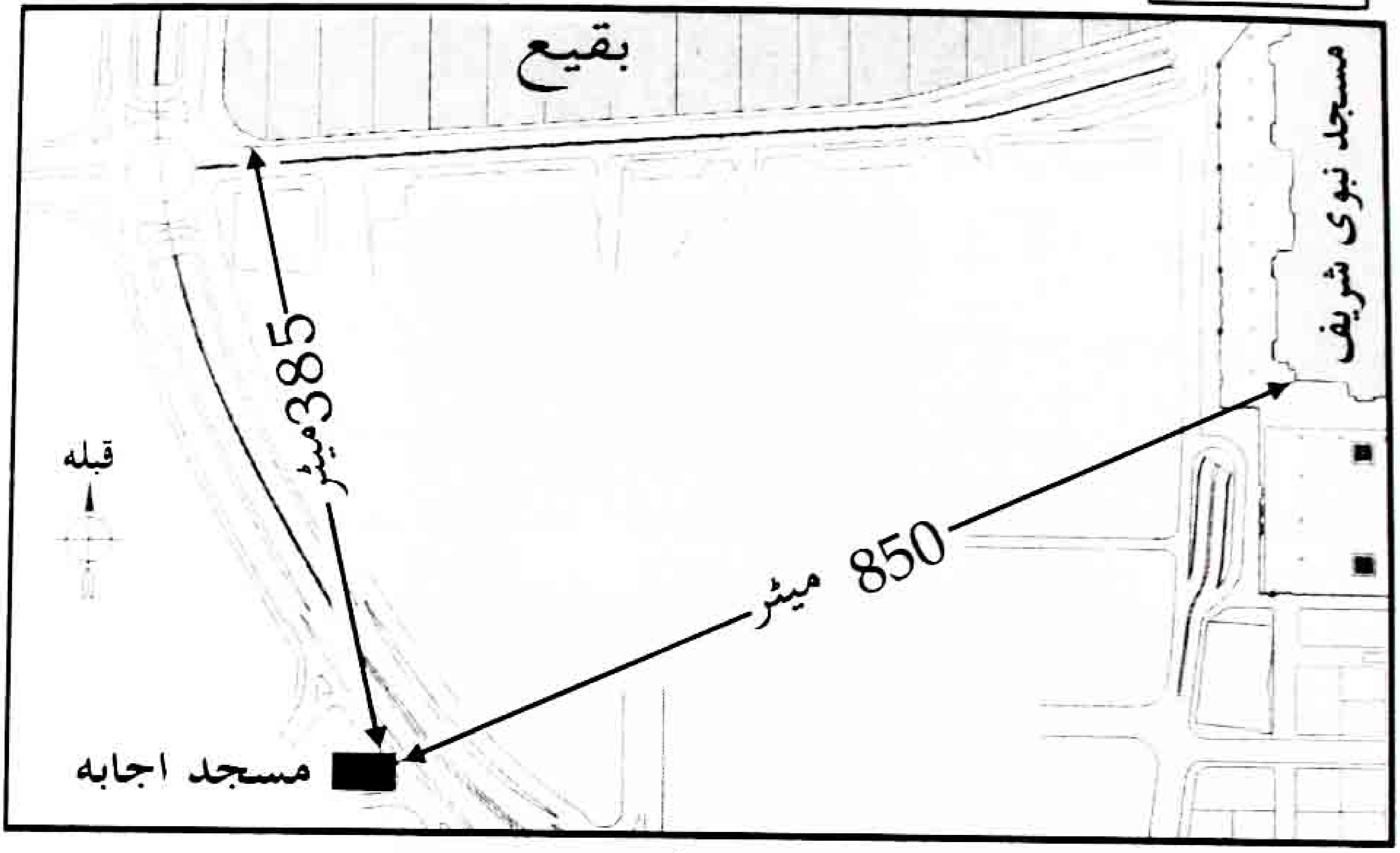

مسجد اجابہ کا محل وقوع

جبکہ مستورات کیلئے مسقّف حصہ ایک سو مربع میٹر ہے جو شمال مشرق کی طرف ہے۔ اور چھت کی بلندی ۳۔۷۰ اور ۵۔۷۰ اور ۷۔۷۰ میٹر ہے مسجد کے شروع میں ۱۱۔۷۰ میٹر بلند گنبد ہے جس کا قطر ساڑھے نو میٹر ہے۔ جنوب مشرق میں ۳۳۔۷۵ میٹر بلند مینار ہے جس پر ہلال نصب ہے۔ جس سے اس کی بلندی ۳۶ میٹر ہو جاتی ہے۔ شمال میں متصل ہی مردوں کیلئے ۶×۱۰=۶۰ میٹر مربع رقبہ پر وضو کی پندرہ ٹوٹیاں اور ۱۲ بیت الخلاء ہیں۔ عورتوں کیلئے ۶۰ مربع میٹر رقبہ میں چھ وضو کی ٹوٹیاں اور پانچ بیت الخلاء ہیں۔ شمال مغرب میں مسجد کی ضروریات کا کمرہ ہے، مسجد کی تعمیر پر اڑھائی ملین ریال خرچہ ہوا ہے۔

آقا ﷺ کا یہاں نماز ادا کرنا اور دعا مانگنا

بروایت مسلم یہ بات ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد اجابہ میں نماز ادا کی ہے۔ عامر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک روز نبی اکرم ﷺ عالیہ (عوالی) سے تشریف لائے جب مسجد بنی معاویہ سے گذر ہوا تو اس میں دو رکعت نماز ادا کی ہم نے بھی آپؐ کے ساتھ نماز ادا کی، آپؐ نے اپنے رب سے بڑی لمبی دعا کی پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا میں نے اپنے رب سے تین سوال کئے ہیں دو تو اس نے عطا فرما دیئے اور ایک سے منع فرما دیا۔ میں نے سوال کیا کہ میری امت قحط سے ہلاک نہ ہو، جسے منظور فرما لیا۔ میں نے سوال کیا کہ میری امت غرق ہو کر تباہ نہ ہو، اسے بھی منظور کر لیا۔ میں نے جب یہ مانگا کہ آپس میں نہ لڑیں تو مجھے اس سوال

marfat.com

سے منع کر دیا۔ ❶

امام مالک ❷ کی روایت ہے کہ عبداللہ بن عبداللہ بن جابر بن عتیک ❸ نے بیان کیا کہ بنو معاویہ کی بستی میں عبداللہ بن عمرؓ تشریف لائے اور فرمایا کیا تم جانتے ہو تمہاری مسجد میں کس جگہ نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کی تھی؟ میں نے ایک کونے کی طرف اشارہ کر کے بتلایا کہ وہاں۔ فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ کونسی تین دعائیں آپؐ نے یہاں مانگی تھیں؟ میں نے کہا: جی ہاں، فرمایا وہ دعائیں بتلاؤ۔ میں نے کہا کہ باہر سے آ کر کوئی دشمن ان پر غالب نہ آئے ❹ اور وہ قحط سے ہلاک نہ ہوں یہ دعائیں قبول کر لی گئیں اور یہ دعا کہ ان میں خانہ جنگی نہ ہو ❺ تو اس سے منع کر دیئے گئے۔ ابن عمرؓ نے اس کی تصدیق کی اور فرمایا کہ قیامت تک فتنہ ❻ (قتل) جاری رہے گا۔

(۱۰) مسجد سجدہ (مسجد ابوذرؓ)

(۱) اس کا نام مسجد سجدہ ❼ اس لئے ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اس میں بڑا لمبا سجدہ کیا تھا۔

رسولِ اطہرؐ جہاں بھی ٹھہرے وہ منزلیں یاد کر رہی ہیں
جبینِ اقدس جہاں جھکی ہے وہ سجدہ گاہیں ترس رہی ہیں (نفیس)

(۲) مسجد شکر اسلئے کہ اس میں آپؐ نے سجدہ شکر ادا کیا تھا ❽

(۳) مسجد بجیری اسلئے کہ یہ ایک بجیر ❾ نام کے باغ کے پاس واقع ہے۔

(۴) مسجد اسواف اسلئے ہے کہ سنن بیہقی میں عبدالرحمٰن بن عوفؓ کی روایت ہے کہ آپؐ اسواف ❿ کے ایک باغیچہ میں تشریف لے گئے اور طویل سجدہ کیا۔ بقول سمہودی اسواف اس مسجد کے قریب ایک جگہ ⓫ ہے

---

❶ صحیح مسلم کتاب الفتن باب ہلاک ہذہ الامۃ بعضہم ببعض ۵۲: ۲۸۹۰۔

❷ مالک بن انس بن مالک بن ابو عامر اصبحی مدنی ابوعبداللہ، حافظ، امام، فقیہ امت، امام دار الہجرۃ امیر المومنین فی الحدیث۔ مدینہ منورہ میں ۹۳ھ میں ولادت ہوئی اور ۱۷۹ھ میں انتقال فرمایا (تذکرۃ الحفاظ ذہبی ۲۱۲/۱۔ تہذیب التہذیب ۹۰۵/۱۰)

❸ عبداللہ بن عبداللہ بن جابر بن عتیک انصاری مدنی (ابن حبان نے قابل اعتماد قرار دیا (تہذیب التہذیب ۲۸۲/۵)

❹ یعنی غیر مسلم ان کو ختم نہ کر دیں (شرح زرقانی علی المؤطا ۴۲/۲) ❺ آپس میں لڑائی فتنہ اور اختلاف نہ ہو (شرح زرقانی)

❻ نبی اکرم ﷺ نے اسے قیامت کی نشانیوں میں شمار کیا ہے ❼ تاریخ المدینۃ المنورۃ لابن شبہ ۷۳/۱۔

❽ المدینہ بین الماضی والحاضر ص ۳۲۸۔ ❾ وفاء الوفا ۸۵۱/۳ المدینہ بین الماضی والحاضر ص ۳۲۷

❿ وفاء الوفا ۸۵۲/۳ ⓫ وفاء الوفا ۱۱۲۵/۴۔ المغانم المطابہ ص ۱۵۔

marfat.com

(۵) مسجد (۱) سافلہ اس لئے کہ یہ اس راستہ پر واقع ہے جو سافلہ کے باغیچوں کو جاتا ہے۔ (۲) بقول فیروز آبادی سافلہ عالیہ (عوالی) کے بالمقابل ہے۔ عالیہ کا قریب ترین مقام سنخ ہے جو مسجد نبوی سے ایک میل پر ہے جو مسجد نبوی سے نیچے ہے وہ سافلہ ہے گویا مدینہ کے جانب شام کو سافلہ اور جانب قبلہ کو عالیہ یا عوالی کہا جاتا ہے۔ (۳)

آج کل یہ مسجد ابوذرؓ کے نام سے مشہور ہے۔ (۴)

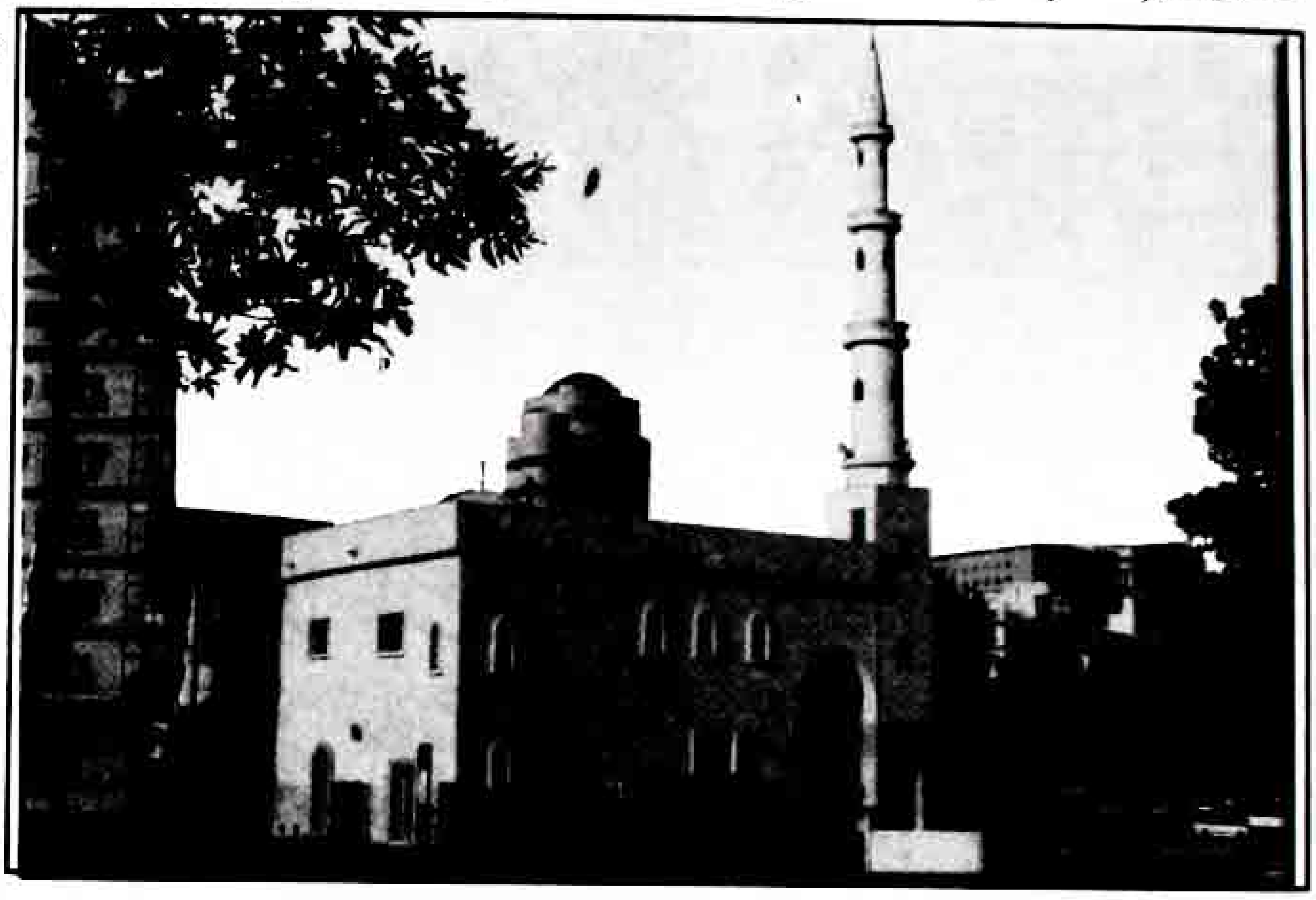

مسجد ابوذر رضی اللہ عنہ

محل وقوع شارع ابوذر پر مسجد نبوی کی شمالی جانب نو سو میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔

تعمیر اس مسجد کی تاریخی اہمیت کے پیش نظر حکومت سعودیہ نے ۱۴۲۲ھ میں اسکو خوبصورت انداز میں تعمیر کیا ہے جو تہہ خانہ اور دو بالائی منزلوں پر مشتمل ہے، تہہ خانہ میں سٹور، ۱۲ وضو کی ٹوٹیاں اور ۹ مردانہ بیت الخلا ہیں جبکہ عورتوں کیلئے ایک طرف وضو کا علیحدہ انتظام ہے۔

پہلی منزل کے شمالی حصہ میں عورتوں کی نماز گاہ ہے اور جنوبی حصہ مردوں کیلئے خاص ہے، جبکہ بالائی منزل صرف مردوں کیلئے ہے مسجد کا دروازہ شمالی اور مشرقی سمت ہے مسجد کا رقبہ ۱۸×۱۸ میٹر=۳۲۴ مربع میٹر ہے، اسکے شمال مغربی کونہ میں ایک خوبصورت مینار ہے۔

---

(۱) المدینۃ المنورۃ فی رحلۃ العیاشی ص۱۴۴ (۲) التعریف بما آنست الہجرۃ ص۴۹۔
(۳) المغانم المطابہ ص۱۹۴۔ (۴) ابوذر: جندب بن جنادہ بن قیس بن عمرو ابوذر، از قبیلہ غفار کنانی۔ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نہ کسی شخص پر آسمان کا سایہ ہوا نہ کسی کو زمین نے اٹھایا جو کہ ابوذرؓ سے زیادہ سچا ہو۔ بزرگ ترین صحابی ہیں۔ مکہ میں حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ اور اپنے علاقہ میں چلے گئے پھر ہجرت کر کے مدینہ منورہ آگئے ۳۲ھ کے دوران ربذہ میں انتقال فرمایا۔ (المعارف ص۲۵۲ تہذیب التہذیب ۱۲/۹۰)

marfat.com

تاریخی ادوار حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے ❶ روایت ہے کہ آپؐ بیت المال کی طرف تشریف لے گئے اور اسواف کے باغیچہ میں دو رکعت ادا فرمائیں اور سجدہ بہت لمبا کیا۔ مطری متوفی ۷۴۰ھ کا بیان ہے کہ سافلہ کے راستے پر ایک بہت چھوٹی سی مسجد ہے جسے مسجد ابوذرؓ کہتے ہیں۔ ❷

سمہودی ۹۱۱ھ کہتے ہیں ایک بہت چھوٹی مسجد ہے احد کو جانے والے راستہ کے دائیں ہاتھ ہے پھر اس نے عبدالرحمٰن بن عوف کی مندرجہ بالا ❸ روایت بیان کی ہے۔ محمد کبریت متوفی ۱۰۷۰ھ، گیارھویں صدی کے احمد عباسی اور ابو سالم عیاشی اور چودھویں صدی کے شروع میں علی بن موسیٰ آفندی پھر عبدالقدس انصاری، علی حافظ، ❹ خیاری متوفی ۱۳۸۰ھ ابراہیم عیاشی متوفی ۱۴۰۳ھ اور غالی شنقیطی نے بھی اس مسجد کا ذکر کیا ہے۔

ادارہ اوقاف مساجد کی رپورٹ ۱۴۰۹ھ اور ۱۴۱۳ھ میں اس مسجد کا تذکرہ موجود ہے ❺

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سجدہ شکر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت المال کے صدقات کی طرف تشریف لے گئے وہاں قبلہ رخ ہو کر سجدے میں گر گئے اور بہت لمبا سجدہ کیا۔ میرا خیال ہوا کہ کہیں آپؐ کی روح قبض نہ ہو گئی ہو میں آپ کے قریب ہو کر بیٹھ گیا تو آپؐ نے سر اٹھایا اور فرمایا کون ہو؟ میں نے عرض کیا کہ عبدالرحمٰن ہوں، فرمایا کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپؐ نے ایسا سجدہ کیا کہ میں ڈر گیا کہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کی جان نہ قبض کر لی ہو، فرمایا جبریلؑ نے آ کر مجھے خوشخبری دی کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو آپؐ پر درود پڑھے گا میں اس پر رحمت نازل

❶ عبدالرحمٰن بن عوف بن عبدعوف ابو محمد زہری قرشی یکے از عشرہ مبشرہ و یکے از اصحاب شوریٰ مقررہ فاروق اعظمؓ قدیم الاسلام، دونوں ہجرتوں کا شرف پایا سب معرکوں میں شریک رہے ایک غزوہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی امامت میں نماز ادا فرمائی۔ واقعہ فیل سے ۱۰ سال بعد ولادت ہوئی ان کا نام عبدالکعبہ تھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن قرار دیا ۳۲ھ میں پچھتر برس کی عمر میں انتقال فرمایا۔ بڑے امیر، سخی اور بہادر تھے ان کی ہر بیوی کو بتیسواں حصہ اسی ہزار وراثت میں ملا۔ (المعارف ص ۲۳۵۔ تہذیب التہذیب ۲۴۴/۶۔ ۲۴۶

❷ التعریف بما آنست الہجرۃ ص ۴۹۔

❸ وفاء الوفا ۸۵۱/۳

❹ علی حافظ ۱۳۲۷ھ کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ مسجد نبوی میں تعلیم دیتے رہے۔ ۱۳۵۲ھ کو اپنے بھائی عثمان کی معیت میں ایک عربی روزنامہ ''المدینۃ'' کی بنیاد رکھی۔ ادیب اور شاعر تھے ان کی تالیفات میں ''فصول من تاریخ المدینۃ المنورہ اور نفحات من طیبہ (منظوم) ہے اسی دیوان شعر میں انہوں نے اپنے احوال قلم بند کیے ہیں۔

❺ الجواہر الثمینہ ص ۲۵۷۔ المدینۃ المنورۃ فی رحلۃ العیاشی ص ۱۴۴، وصف المدینۃ المنورۃ ص ۱۶، آثار المدینۃ المنورہ ص ۱۴، فصول من تاریخ المدینۃ المنورہ ص ۱۴۷۔ المدینہ بین الماضی والحاضر ص ۳۲۷، تاریخ معالم المدینۃ المنورہ ص ۱۲۸، الدر الثمین ص ۱۷۰، دلیل الانجازات السنوی ۱۴۰۹ھ ص ۳۷، العنایۃ بالمساجد ۱۴۱۳ھ ص ۱۳۲

marfat.com

کروں گا اور جو آپؐ پر سلام کہے گا میں اسے سلامتی دوں گا تو میں نے بارگاہ الٰہی میں سجدہ شکر پیش کیا۔❶

ایک روایت ہے کہ آپؐ نکلے تو میں آپؐ کے پیچھے ہولیا۔ تا آنکہ آپؐ نے نخلستان میں جا کر سجدہ کیا اور بہت لمبا سجدہ کیا❷ (الحدیث) بیہقی❸ نے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں مسجد سے باہر کھلی جگہ پر کھڑا تھا۔ میں نے مقبرہ کے متصل جو دروازہ ہے وہاں سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نکلتے دیکھا۔ میں تھوڑا عرصہ کھڑا رہا پھر آپؐ کے پیچھے ہولیا۔ میں نے دیکھا کہ آپؐ اسواف❹ کے باغ میں داخل ہو رہے ہیں پھر وضو فرمایا اور دو رکعت ادا فرمائیں اور بڑا لمبا سجدہ کیا جب آپؐ نے نماز مکمل کر لی تو میں سامنے آ گیا اور عرض کیا میرے ماں باپ آپؐ پر قربان، آپؐ نے اتنا لمبا سجدہ کیا کہ میں ڈر گیا کہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے پاس نہ بلا لیا ہو۔ فرمایا جبریلؑ نے مجھے خوشخبری دی تھی کہ جو مجھ پر درود پڑھے گا اللہ اس پر رحمت فرمائیں گے اور جو مجھ پر سلام کہے گا اللہ تعالیٰ اسے سلامتی دیں گے۔❺

(۱۱) مسجد قبلتین

(ا) اسے مسجد قبلتین اس لئے کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہاں بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز ادا فرما رہے تھے کہ قبلہ کی تبدیلی کا حکم نازل ہوا۔❻

(ب) مسجد بنی سلمہ اسلئے کہتے ہیں کہ یہ محلّہ بنی سلمہ میں واقع ہے۔ بقول زبیدی بنو سلمہ خزرج کا ایک خانوادہ ہے۔ خزرج ازدی قحطانی ہیں۔❼

محل وقوع مدینہ منورہ کے شمال مغرب میں مسجد نبوی سے ساڑھے تین کیلومیٹر کے فاصلہ پر وادی عقیق کے قریب، کوہ سلع کے مغرب میں مسجد فتح سے ۱٫۸ کیلومیٹر اور براستہ خالد بن ولید روڈ آنے والے کے دائیں ہاتھ واقع ہے۔

مسجدِ قبلتین میں پھر ہو سرِ نیاز خم ۔۔۔ دیکھوں سماں وہ صبح کا تازہ بتازہ نو بنو

❶ مسند احمد ۱۳۰/۳ نمبر ۱۶۶۴، احمد شاکر کہتے ہیں اس کی سند صحیح ہے، مستدرک حاکم ۲۲۲/۱۔ حاکم و ذہبی نے صحیح قرار دیا ہے۔

❷ مسند احمد ۱۲۹/۳ نمبر ۱۶۶۲۔ ❸ ابوبکر احمد بن حسین بن علی امام حدیث ہیں۔ ۳۸۴ھ کو بیہق نیشا پور میں ولادت ہوئی۔ سنن کبریٰ وغیرہ کتب احادیث تصنیف کیں ۴۵۸ھ میں واصل بحق ہوئے۔ (الاعلام زرکلی ۱۱۳/۱)

❹ اسواف شعب الایمان بیہقی کے مخطوط میں فاء سے ہے جبکہ مطبوعہ نسخے میں ق سے اسواق ہے جو درست نہیں۔ دیکھیے شعب الایمان بیہقی مخطوطہ کتب خانہ مدینہ یونیورسٹی نمبر ۱۳۱۷ ص ۲۶۵۔ شعب الایمان ۲۱۰/۲ نمبر حدیث ۱۵۵۔

❺ شعب الایمان ۲۱۰/۲ نمبر حدیث ۱۵۵۔ ❻ عمدۃ الاخبار ص ۱۸۰ ❼ تاج العروس ۳۷۷/۸

marfat.com

تبدیلی قبلہ مدینہ منورہ آنے کے بعد کچھ عرصہ تک نبی اکرم ﷺ نے بیت المقدس کو رُخ کر کے نماز ادا فرمائی۔ پھر کعبۃ اللہ کی طرف رُخ کرنے کا حکم ہو گیا۔ علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ قبلہ کی تبدیلی کا حکم کہاں نازل ہوا؟ بعض کہتے ہیں کہ مسجد بنی سلمہ میں جو مسجد قبلتین ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ مسجد نبوی شریف میں۔ اس سلسلہ میں جو روایات آئی ہیں وہ درج ذیل ہیں، جن کو پیش نظر رکھنے سے صورتحال واضح ہو کر سامنے آ جاتی ہے۔

(۱) بخاری نے حضرت براء بن عازبؓ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے سولہ یا سترہ ماہ نماز ادا فرمائی تھی آپؐ کو کعبۃ اللہ کی طرف منہ کرنا پسند تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی ﴿قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ...﴾ [سورہ بقرۃ:۱۴۴] بیشک ہم دیکھتے ہیں بار بار اٹھنا تیرے منہ کا آسمان کی طرف تو ضرور پھیریں گے ہم تجھ کو جس قبلہ کی طرف تو راضی ہے اب پھیر منہ اپنا مسجد حرام کی طرف۔ لہٰذا آپؐ نے کعبہ کی طرف رُخ پھیر لیا۔ تو بیوقوف لوگوں نے کہنا شروع کر دیا (اور وہ یہودی تھے) کہ سابقہ قبلہ سے انہوں نے

مسجد قبلتین

کیوں رُخ موڑ لیا؟ کہہ دیجئے مشرق و مغرب اللہ ہی کا ہے وہ جسے چاہتا ہے سیدھے راستہ کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز ادا کر کے کچھ انصار لوگوں کے پاس سے گذرا وہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے عصر کی نماز ادا کر رہے تھے تو اس نے کہا کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی آپؐ نے کعبہ کی طرف رُخ کیا تھا۔ لوگ اسی وقت پھر گئے اور کعبہ کی طرف رُخ کر لیا۔ (۱)

(۱) صحیح البخاری کتاب الصلوٰۃ باب التوجہ نحو القبلۃ حیث کان ۸: ۳۹۹۔ مسند احمد ۴/ ۳۰۴۔

marfat.com

(۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چند ماہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز ادا فرمائی۔ ایک دفعہ آپ مدینہ میں ظہر کی نماز ادا فرما رہے تھے ابھی بیت المقدس کے رُخ دو رکعت ادا فرمائی تھیں کہ کعبہ کی طرف رُخ پھیر لیا تو بیوقوفوں نے کہا کہ پہلے قبلہ سے انہوں نے کس لئے رُخ موڑ لیا۔ ❶

(۳) ابن نجار نے عثمان بن محمد ❷ سے روایت کی ہے۔ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بنو سلمہ کی ایک عورت ام بشیر ❸ سے ملنے کیلئے محلّہ بنی سلمہ میں تشریف لے گئے اس نے آپ کیلئے کھانا تیار کیا۔ ظہر کا وقت ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو ظہر کی نماز شروع کروائی ابھی دو رکعت ہی ادا کی گئی تھیں کہ آپ کو کعبہ کی طرف متوجہ ہو جانے کا حکم ہوا۔ تو آپ کعبہ کی طرف پھر گئے اسلئے اس مسجد کا نام قبلتین رکھ دیا گیا۔ اس وقت دو رکعت بیت المقدس کی طرف منہ کر کے ادا کی گئیں اور دو رکعت کعبہ کی طرف۔ ❹

ابن سعد کا بیان ہے کہ بنو سلمہ میں حضرت بشر بن براء بن معرورؓ کی والدہ کو ملنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے اس نے آپ کے لئے کھانا تیار کیا۔ نماز ظہر کا وقت ہو گیا آپ نے صحابہ کو ابھی دو رکعت ہی پڑھائی تھیں کہ کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم آ گیا آپ کعبہ کی طرف پھر گئے اسلئے اس مسجد کا نام مسجد قبلتین ہو گیا۔ ❺

(۴) حضرت براءؓ کا بیان ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں سب سے پہلے میرے اجداد یا اخوال کے ہاں ٹھہرے جو انصار تھے۔ اور بیت المقدس کی طرف منہ کر کے سولہ یا سترہ مہینے آپ نے نماز ادا فرمائی۔ آپ کی پسند یہ تھی کہ قبلہ بیت اللہ ہو اور (بیت اللہ کی طرف منہ کر کے) آپ نے پہلی نماز عصر کی ادا کی۔ لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز ادا کی۔ ایک شخص جس نے آپ کے ساتھ نماز ادا کی تھی وہاں سے گیا اور ایک مسجد سے گذرا جس میں لوگ نماز ادا کر رہے تھے تو اس نے کہا میں گواہ ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ کی طرف منہ کر کے نماز ادا کی ہے تو لوگ جس حال میں بھی تھے انہوں نے بیت اللہ کو منہ کر لیا... الحدیث ❻

---

❶ جامع البیان للطبری حدیث نمبر ۲۱۵۵ قال احمد شاکر هذا الاسناد عندنا صحیح ۳/۱۳۶

❷ عثمان بن محمد الاخنس مدنی روی من کبار التابعین، ثقه، صدوق۔ ابن حبان نے انہیں ثقات میں شمار کیا ہے (میزان الاعتدال ۳/۵۲ تہذیب التہذیب ۷/۱۵۲)

❸ ام بشیر بنت براء بن المعرور انصاریہ، کہتے ہیں ان کا نام خلیدہ تھا۔ بعض نے سلاف کہا ہے رواۃ حدیث میں سے ہیں ان سے عبد اللہ بن کعب اور مجاہد نے روایت کی ہے ابن حجر نے لکھا ہے کہ ام بشیر اور ام بشر ایک ہی ہے (الاصابہ ۴/۴۱۸ اعلام النساء ۱/۱۳۳)

❹ اخبار مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ص ۱۱۵، ❺ طبقات کبریٰ ۱/۲۴۲۔

❻ صحیح البخاری۔ کتاب الایمان، باب الصلوۃ من الایمان ۲:۴۰

marfat.com

(۵) حضرت ثویلہ (۱) بنت اسلمؓ کا بیان ہے کہ ہم اپنی جگہ پر بستی بنی حارثہ میں نماز ادا کر رہے تھے کہ حضرت عباد بن بشرؓ (۲) نے کہا کہ رسول اکرم ﷺ نے بیت الحرام اور کعبہ کو قبلہ قرار دیدیا ہے تو مردوں کی جگہ عورتیں اور عورتوں کی جگہ مرد چلے گئے اور باقی دو رکعتیں کعبہ کی طرف منہ کر کے ادا کیں۔ (ہیثمی نے طبرانی کبیر کا حوالہ دیا ہے اور راویوں کو معتمد قرار دیا ہے۔) (۳)

(٦) حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ لوگ قبا میں صبح کی نماز ادا کر رہے تھے کہ آنے والے نے آ کر کہا کہ نبی کریم ﷺ پر رات قرآن نازل ہوا ہے (۴) اور آپؑ کو حکم دیا گیا ہے کہ کعبہ کو قبلہ بنالیں تم بھی اس کو قبلہ بنالو۔ لوگ اس وقت شام کو منہ کئے ہوئے تھے وہ کعبہ کی طرف پھر گئے (۵)

(۷) حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ نبی اکرم ﷺ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز ادا فرماتے تھے۔ وحی نازل ہوئی۔ ﴿قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ...﴾ [سورہ بقرہ:۱۴۴] تو ایک شخص بنو عمرو کے پاس سے گذرا اور وہ نمازِ صبح کا رکوع کر رہے تھے اور نماز کی ایک رکعت ادا کر چکے تھے کہ آواز دی گئی کہ قبلہ تبدیل کر دیا گیا ہے وہ جس حالت میں تھے اس میں قبلہ کی طرف رُخ کرلیا۔ (٦)

خلاصہ روایات (۱) اول و دوم حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تحویل قبلہ کی آیت نماز ظہر کے دوران نازل ہوئی جیسا کہ حافظ ابن حجر نے کہا ہے کہ براءؓ کی حدیث سے واضح ہو جاتا ہے کہ جس نماز میں تحویل قبلہ ہوا وہ نماز ظہر ہے۔ اس کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ظہر ادا کی، پھر اس کا بنو حارثہ کے پاس سے گذر ہوا اور وہ نماز عصر ادا کر رہے تھے تو اس نے انہیں تحویل قبلہ کی اطلاع دی تو انہوں نے کعبہ کو منہ کرلیا۔

---

(۱) ثویلہ بنت اسلم انصاریہ۔ حارثیہ، تویلہ، تولہ، یا نویلہ نون سے بروایت اسحاق بن ادریس اور تاء سے بروایت ابراہیم بن حمزہ اور یہ زیادہ قابل اعتماد ہے۔ ہیثمی نے مجمع میں اسے ثاء مثلثہ سے لکھا ہے اور ن سے فیروز آبادی نے قاموس میں اور ابن عبدالبر نے تمہید میں۔ اور ابن حجر نے تا اور نون کے ضمن میں لکھا ہے طبرانی نے اس حدیث کی روایت کی ہے (الاصابہ ۳۴/۸، ۲۰۱ القاموس المحیط ن و ل۔ مجمع الزوائد ۱۴/۲۔ تمہید ابن عبدالبر ۴٦/۱۷)

(۲) عباد بن بشر بن وقش انصاری ہیں ہجرت سے پہلے اسلام لائے اور بدری ہیں یمامہ میں شہادت پائی (تقریب التہذیب نمبر ۳۱۲۲)

(۳) مجمع الزوائد ۱۴/۲۔

(۴) گذشتہ دن کے کچھ حصہ کو مجازاً رات قرار دیا گیا ہے۔ قرآن کو نکرہ اسلئے لائے ہیں کہ اس سے بعض قرآن مراد ہے۔ یعنی ﴿قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ...﴾ (فتح الباری ۵۰٦/۱)

(۵) صحیح البخاری کتاب التفسیر باب ﴿اَلَّذِيْنَ آتَيْنَا هُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُوْنَهٗ...﴾

(٦) صحیح مسلم کتاب المساجد باب تحویل القبلہ ۵:۵۲۷۔

marfat.com

(۲) تیسری حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تحویل کا حکم مسجد بنی سلمہ میں نماز ادا کرتے ہوئے آیا تو نماز کے دوران ہی نبی اکرم ﷺ نے کعبہ کو رُخ کر لیا اسلئے اس مسجد کا نام مسجد قبلتین رکھ دیا گیا۔

(۳) چوتھی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کعبہ کو منہ کر کے جو پہلی مکمل نماز رسول اکرم ﷺ نے مسجد نبوی میں ادا فرمائی وہ عصر کی نماز ہے۔

(۴) پانچویں حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عباد بن بشرؓ نے ظہر کی نماز نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مسجد بنی سلمہ میں ادا کی پھر وہ بنو حارثہ کے پاس سے گذرے اور وہ عصر کی نماز ادا کر رہے تھے حضرت عبادؓ نے انہیں تحویل قبلہ سے مطلع کیا تو وہ کعبہ کی طرف پھر گئے۔

(۵) چھٹی اور ساتویں حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قباء والوں کو فجر کی نماز ادا کرتے ہوئے تحویل قبلہ کا علم ہوا اور انہوں نے کعبہ کو منہ کر لیا۔

الغرض واضح ہو گیا کہ تحویل قبلہ کا حکم نماز ظہر ادا کرتے ہوئے مسجد بنی سلمہ میں رسول اکرم ﷺ پر نازل ہوا اور آپؐ نے کعبہ کی طرف رُخ پھیر لیا۔ اسلئے مسجد بنی سلمہ کو مسجد قبلتین کہا گیا۔ پھر آپؐ نے پہلی مکمل نماز عصر کعبہ کی طرف منہ کر کے ادا فرمائی۔ دوسری طرف ایک شخص مسجد بنی سلمہ میں ظہر کی نماز نبی ﷺ کی اقتداء میں ادا کرتا ہے پھر اس کا گذر بنی حارثہ کے پاس سے ہوتا ہے اور وہ عصر کی نماز ادا کر رہے ہیں اور وہ شخص انہیں تحویل قبلہ سے مطلع کرتا ہے اور وہ کعبہ کو منہ کر لیتے ہیں۔ قبا والوں کو فجر کی نماز کے وقت تحویل قبلہ کی اطلاع ملتی ہے وہ بھی قبلہ کو رخ موڑ لیتے ہیں۔ اس طرح اس موضوع پر جو بھی روایات وارد ہوئی ہیں ان میں کوئی اختلاف باقی نہیں رہتا۔ اب اقوال علماء ملاحظہ ہوں:

☆ حافظ ابن حجر کہتے ہیں: درست بات یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے بشر بن براء بن معرورؓ کی وفات پر بنی سلمہ میں جو پہلی نماز ادا فرمائی ہے وہ ظہر کی تھی اور پہلی نماز (کعبہ کی طرف منہ کر کے) جو مدینہ منورہ مسجد نبوی میں ادا کی وہ عصر کی تھی۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کے مطابق صبح کی نماز تو قباء والوں کی بات ہے۔ (۱)

☆ ابن العربی (۲) کہتے ہیں کہ صبح اور عصر کی نمازوں میں اختلاف روایات کو اس طرح جمع کیا جا سکتا ہے کہ ایک قبیلہ کو عصر کے وقت علم ہوا اور قبا والوں کو صبح کے وقت (۳)

---

(۱) فتح الباری ۱/۹۷، ۵۰۳ (۲) محمد بن عبداللہ بن محمد اشبیلی ابوبکر بن العربی علامہ مفسر حافظ، قاضی، کثیر التالیفات۔ ۲۶۸ھ۔ میں ولادت ہوئی۔ فاس میں دفن ہوئے (طبقات المفسرین داودی ترجمہ نمبر ۵۱۱) (۳) فتح الباری ۱/۹۷، ۵۰۳

marfat.com

☆ ابن حجر کہتے ہیں کہ دونوں روایات میں کوئی اختلاف نہیں اسلئے کہ ایک کو عصر کے وقت اطلاع ملی جو مدینہ کے اندر تھے یعنی بنو حارثہ، جیسا کہ براء والی حدیث ہے اور ان تک خبر پہنچانے والا عباد بن بشرؓ یا ابن نھیکؓ ہے۔ اور جو مدینہ سے باہر تھے انہیں صبح کو خبر ملی۔ وہ قبا کے بنو عمرو بن عوف ہیں اور یہ بات ابن عمرؓ کی حدیث میں ہے لیکن اس میں آنے والے کا نام نہیں ہے۔ ❶

ایک شبہہ کا ازالہ

یہ کہا جا سکتا ہے کہ جس مسجد میں بھی دوران نماز قبلہ تبدیل کیا گیا وہ قبلتین بن جاتی ہے اسلئے کہ وہاں کے رہنے والوں نے دو قبلوں کی طرف رُخ کیا پھر بنو سلمہ کی مسجد کا یہ نام رکھنا کوئی خصوصیت نہیں رکھتا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ پہلی نماز جو دو قبلوں کی طرف رُخ کر کے پڑھی گئی وہ صرف مسجد بنی سلمہ ہے تو اس کا یہ نام رکھنا زیادہ مناسب ہے۔

اب ان علماء کے اقوال لیجئے جو یہ کہتے ہیں کہ تحویل قبلہ کا حکم مسجد بنی سلمہ میں نماز ظہر پڑھتے ہوئے نازل ہوا۔

☆ ابن نجار کہتے ہیں کہ ہمارے نزدیک یہ بات ثابت ہے کہ نماز ظہر مسجد قبلتین میں پڑھتے ہوئے تحویل قبلہ کا حکم ہوا۔ ❷

☆ ابن سعد نے محمد بن عمر واقدی ❸ کا قول بیان کیا ہے کہ تحویل قبلہ کا حکم مسجد قبلتین میں ہوا اور یہ بات ہمارے نزدیک پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے۔ ❹

☆ حافظ ❺ ابن کثیر کہتے ہیں کہ بہت زیادہ مفسرین نے ذکر کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ پر تحویل قبلہ کا حکم اس وقت نازل ہوا جب آپؐ نے ظہر کی دو رکعت مسجد بنی سلمہ میں ادا کر لی تھیں اسی لئے اس کا نام مسجد قبلتین ہو گیا۔ ❻

☆ بغوی ❼ کہتے ہیں کہ مجاہد وغیرہ نے کہا ہے کہ تحویل قبلہ کی آیت اسوقت نازل ہوئی جب

---

❶ فتح الباری ۱/۹۷، ۳۰۵ ❷ اخبار مدینۃ الرسول ﷺ ص ۱۱۵۔

❸ محمد بن عمر اسلمی بوجہ ولاء، واقدی مدنی ابو عبداللہ قاضی، بغداد میں رہائش کر لی۔ اسلام کا قدیم ترین اور مشہور مورخ ہے ۱۳۰ھ میں ولادت ہوئی اور ۲۰۷ھ کو انتقال ہو گیا۔ اعلام، زرکلی ۶/ ۳۱۱)

❹ طبقات کبریٰ ابن سعد ۱/۲۴۱۔ فتح الباری ۱/۵۰۳۔ ❺ اسماعیل بن عمر بن کثیر قرشی بصری بعد ازاں دمشقی عماد الدین ابو الوفا ۷۰۱ھ میں ولادت ہوئی، فقیہ، مفسر، محدث، ❻ تفسیر القرآن العظیم ابن کثیر ۱/۳۳۴

❼ حسن بن مسعود بن محمد الفراء ملقب محی السنۃ، فقیہ، محدث، مفسر، بغوی نسبت ہے خراسان کی بستی بغا کی طرف۔ ان کی تالیفات میں شرح السنۃ، معالم التنزیل وغیرہ ہیں ۴۳۶ھ کو ولادت ہوئی ۵۱۰ھ کو وفات (اعلام ۲/۲۸۴)

marfat.com

رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی دو رکعت مسجد بنی سلمہ میں صحابہ کرام سمیت ادا کر لی تھیں۔ آپؐ نے نماز میں رُخ تبدیل فرمالیا اور مرد عورتوں کی جگہ آ گئے اور عورتیں مردوں کی جگہ، اسلئے اس کا نام مسجد قبلتین رکھ دیا گیا۔ ❶

☆ تفسیر قرطبی میں ہے: کہا جاتا ہے کہ تحویل قبلہ کی آیت رسول اکرم ﷺ پر اسوقت نازل ہوئی جب آپؐ نے مسجد بنی سلمہ میں ظہر کی دو رکعت ادا فرمالی تھیں آپؐ نے اسی وقت رُخ موڑ لیا اور اس مسجد کا نام مسجد قبلتین ہو گیا۔ ❷

☆ ابن حجر ہیتمی ❸ کہتے ہیں کہ راجح ترین بات یہ ہے کہ تحویل قبلہ کا حکم اسوقت ہوا جب رسول اکرم ﷺ نے ظہر کی دو رکعت ادا فرمالیں تھیں اور آپؐ بنو سلمہ کی ایک عورت کو ملنے تشریف لائے ہوئے تھے اور اس نے آپؐ کیلئے کھانا تیار کیا تھا۔ ❹

☆ احمد عباسی مسجد قبلتین کے متعلق کہتے ہیں یہ وہی مسجد ہے جس میں بیت المقدس سے کعبہ کی طرف قبلہ تبدیل کیا گیا۔ ❺

☆ سخاوی کہتے ہیں کہ قبلہ کی تبدیلی ظہر کی نماز کے دوران مسجد قبلتین میں ہوئی۔ ❻

تاریخی ادوار سمہودی نے جو وضاحتیں لکھی ہیں ان کے مطابق یہ مسجد دور نبوی میں بن چکی تھی ❼ ابن شبہ متوفی ۲۶۲ھ نے اسے ان مساجد کے ضمن میں لکھا ہے جن میں رسول اکرم ﷺ نے نماز ادا فرمائی ہے۔ ❽

ابن نجار متوفی ۶۴۳ھ مطری متوفی ۷۴۱ھ مراغی متوفی ۸۱۶ھ، سمہودی متوفی ۹۱۱ھ گیارہویں صدی کے احمد عباسی، ابوسالم عیاشی اپنے سفر نامہ ۱۰۷۳ھ، چودھویں صدی میں عبدالقدوس انصاری، خیاری متوفی ۱۳۸۰ھ، اور شنقیطی متوفی ۱۴۰۹ھ نے اس مسجد کا ذکر کیا ہے۔ ❾

---

❶ معالم السنن ۲/۱۶۲ ❷ تفسیر قرطبی ۲/۱۴۸، ۱۴۹

❸ احمد بن محمد بن محمد بن علی ابن حجر ہیتمی سعدی، انصاری، شافعی، مصری ثم المکی، بیس سال سے کم عمر میں ہی فتاویٰ نویسی کی اجازت مل گئی۔ ماہ رجب ۹۰۹ھ کو محلہ ابی الہیتم مصر میں ولادت ہوئی۔ ۹۷۳ھ کو مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔ البدر الطالع بمحاسن من بعد القرن التاسع ۱/۱۰۹)

❹ حاشیۃ الہیتمی علی الایضاح ص ۴۵۹۔

❺ (عمدۃ الاخبار ص ۱۸۰) ❻ (تحفہ لطیفہ ۱/۷۰)

❼ وفاء الوفا ۳/۸۴۰۔ ❽ تاریخ المدینۃ المنورۃ ابن شبہ ۱/۶۸۔

❾ التعریف ص ۴۸ تحقیق النصرۃ ص ۱۴۲، وفاء الورفا ۳/۸۴۲، عمدۃ الاخبار ص ۱۸۰، ۱۸۱، آثار المدینۃ المنورہ ص ۱۳۱، الدر الثمین ص ۲۳۵۔

marfat.com

توسیع وتعمیر بزمانہ خادم حرمین شریفین حفظہ اللہ

تاریخ اسلامی میں اس مسجد کا بڑا مقام ہے۔ اسلئے کہ نبی اکرم ﷺ اس جگہ پر نماز ادا فرما رہے تھے کہ بیت المقدس سے کعبۃ اللہ کی طرف تبدیلی قبلہ کی وحی نازل ہوئی۔ اس تاریخی اہمیت کیوجہ سے خادم الحرمین الشریفین نے حکم دیا کہ اسے دوبارہ تعمیر کیا جائے اور اس میں توسیع بھی کی جائے۔ اللہ تعالٰی کے فضل وکرم سے توسیع وتعمیر مکمل ہوچکی ہے مسجد کی پیشانی کی تختی پر لکھا ہوا ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ، تحت رعاية خادم الحرمين الشريفين الملك فهد بن عبدالعزيز آل سعود وفي عهده الميمون تم بعون الله وتوفيقه انجاز مشروع اعادة بناء وتوسعة مسجد القبلتين بالمدينة المنوره وذلك في شهر ۳۰/۳/۱۴۰۸ھ الموافق ۲۱/۱۱/۱۹۸۷م

تعمیری معلومات

سڑک کی طرف مسجد کی لمبائی........ ۸۳ میٹر	جنوب (قبلہ) کی طرف لمبائی...... ۹۵ میٹر
مغربی جانب.......... ۸۲ میٹر	کل رقبہ.................. ۳۹۲۰ مربع میٹر
مینار.............. ۲ عدد	بالائی منزل پر نماز کیلئے مرکزی لان.. ۱۱۹۰ مربع میٹر
نچلی منزل پر وضوخانے (مردانہ).... ۵۰	نچلی منزل پر وضوخانے (زنانہ)..... ۳۰ عدد
تعمیر میں استعمال شدہ سرخ اینٹیں... اکیس لاکھ	کل تعمیری رقبہ.............. ۲۴۰۰۰ مربع میٹر

(۱۲) مسجد سبق

یہاں جہاد کی تیاری کیلئے دور نبوی میں گھوڑ دوڑ ہوا کرتی تھی۔ اسلئے اس کا یہ نام مشہور ہوگیا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے۔ کہ نبی اکرم ﷺ نے حفیا ❶ سے ان گھوڑوں کی دوڑ کروائی جو جنگ کیلئے ❷ تیار کئے ہوئے

---

❶ حفیاء ایک جگہ کا نام ہے جو مدینہ کے قریب کوہ احد کے مغرب میں واقع ہے۔ اس کے اور ثنیۃ الوداع کے درمیان ۹ کیلومیٹر اور مسجد نبوی شریف سے دس کیلومیٹر کا فاصلہ ہے (المغانم المطابہ ص ۱۱۷۔ فصول من تاریخ المدینۃ المنورہ ص ۲۹۲۔

❷ جنگ کیلئے گھوڑے کی تیاری کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ اسے خوب کھلا کر موٹا تازہ کیا جائے پھر اسے کسی مکان میں بند کر کے بھاری کمبل یا بوریا پلیٹ دیا جائے تاکہ اسے پسینہ آئے اور اس کا موٹاپا نہ رہے اور دوڑنے کی اس میں طاقت ہوجائے۔

marfat.com

تیار کئے ہوئے تھے ان کی دوڑ کی حد ثنیۃ ❶ الوداع تھی اور بھاری گھوڑوں کی دوڑ ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق ❷ تک، ابن عمرؓ بھی دوڑ کے شاہسواروں میں سے تھے۔ ❸

محل وقوع مسجد نبوی کے جانب شمال مغرب میں جدید توسیع سے پانچ سو بیس میٹر دور واقع ہے۔ جو شخص شارع ابوبکر صدیقؓ (شارع سلطانہ) کی طرف سے سرنگ میں داخل ہو اسے داہنی طرف یہ مسجد واضح نظر آتی ہے۔ درج ذیل نقشہ ملاحظہ ہو:

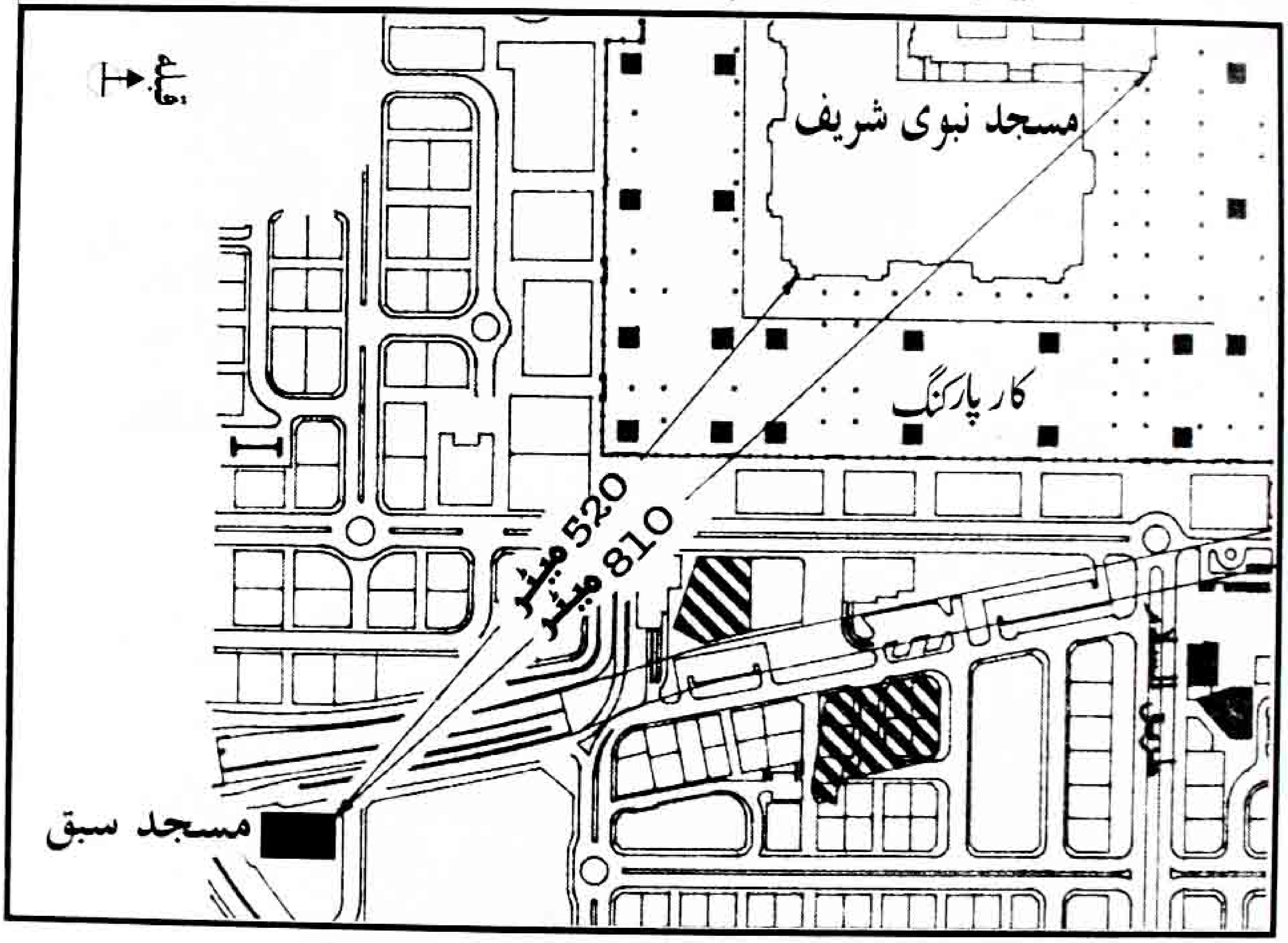

مسجد سبق کا محل وقوع، نیز باب السلام اور دوسری سعودی توسیع سے اس کا فاصلہ

---

❶ ثنیہ گھاٹی کا راستہ۔ مدینہ منورہ میں دو ثنیۃ الوداع ہیں۔ ایک مکہ کے راستہ میں ہے اور دوسرا شام و تبوک جانے والے راستہ میں جسے پندرہویں صدی کی ابتداء میں ختم کر دیا گیا اس وقت اس کا محل وقوع ابوبکر روڈ کے شروع میں ہے جو شخص مناخہ سرنگ سے نکلے اس کے دائیں ہاتھ شارع سلطانہ، اور شارع سید الشہداء کے سنگم پر ہے۔ مندرجہ بالا حدیث میں یہی دوسرا ثنیۃ مراد ہے۔ واضح رہے کہ ثنیۃ الوداع پر اہل شہر اپنے معزز مہمانوں کا استقبال کرتے اور انہیں رخصت کیا کرتے تھے۔

❷ بنو زریق بن حارثہ بن مالک یہ انصار کا ایک قبیلہ ہے۔ ثنیہ اور مسجد بنی زریق کے درمیان ایک میل کا فاصلہ تھا آج کل اس کا محل وقوع مسجد غمامہ اور محکمہ شرعیہ کے درمیان ہے۔

❸ صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب المسابقۃ بین الخیل ۲۵ : ۱۸۷۰

marfat.com

عمارت یہ دو منزلہ عمارت ہے پہلی منزل میں دکانیں اور وضو خانے ہیں۔ دوسری منزل میں پہنچنے کیلئے شمال کی طرف سیڑھیاں ہیں مسجد کی لمبائی ۳۵ میٹر ہے اور چوڑائی ۲۵.۶ میٹر ہے کل رقبہ ۸۹۶ مربع میٹر ہے۔ شمال مغربی کونے پر خوبصورت مینار ہے۔ موجودہ عمارت شاہ فیصل کے دور کی ہے۔ شمالی دروازہ پر تختی نصب ہے "اعید إنشاؤه فی عهد حضرة صاحب الجلالة الملک فیصل بن عبدالعزیز ایده الله سنة ۱۳۹۱ھ" دروازے کے دائیں طرف تختی پر "مسجد السبق ۳۶" لکھا ہوا ہے۔

مسجد سبق

تاریخی ادوار اس مسجد کو حرمین شریفین کے قاضی علامہ سید محی الدین حنبلی نے نویں صدی میں تعمیر کروایا تھا۔ چودھویں صدی کے شروع میں علی بن موسیٰ نے اور ۱۳۸۰ھ میں خیاری نے اور غالی محمد شنقیطی متوفی ۱۴۰۹ھ نے بھی اس مسجد کا ذکر کیا ہے۔ [1]

عید گاہ میں مسجدیں

مسجد نبوی کے قریب اور آپس میں بھی قریب ان مسجدوں کو دیکھ کر بعض لوگ حیران ہو جاتے ہیں۔ نیز اسلئے بھی کہ مسجد غمامہ (جہاں نبی اکرم ﷺ آخری سالوں میں عید کی نماز ادا فرماتے تھے) کو چھوڑ کر حضرات ابوبکر و عمر اور عثمان و علی ؓ نے اپنی علیحدہ مسجدیں کیسے قائم کر لیں اور پھر ایک دوسری کے قریب ہی؟ حقیقتِ واقعہ یہ ہے کہ مسجد نبوی کے علاوہ ان مساجد میں سے کوئی مسجد بھی دور نبوی میں موجود نہ تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے عید کی نماز میدان مناخہ کے مختلف مقامات پر ادا فرمائی ہے اسی لئے اس میدان کو عید گاہ کہا جاتا تھا اور مسجد مصلّٰی (مسجد غمامہ) بعد میں اس مقام پر بنائی گئی ہے جہاں آپ ﷺ نے آخری سالوں

[1] وصف المدینۃ المنورۃ ص ۴۸، تاریخ معالم المدینۃ المنورۃ ص ۱۳۰، کتاب الدر الثمین ص ۲۳۲

marfat.com

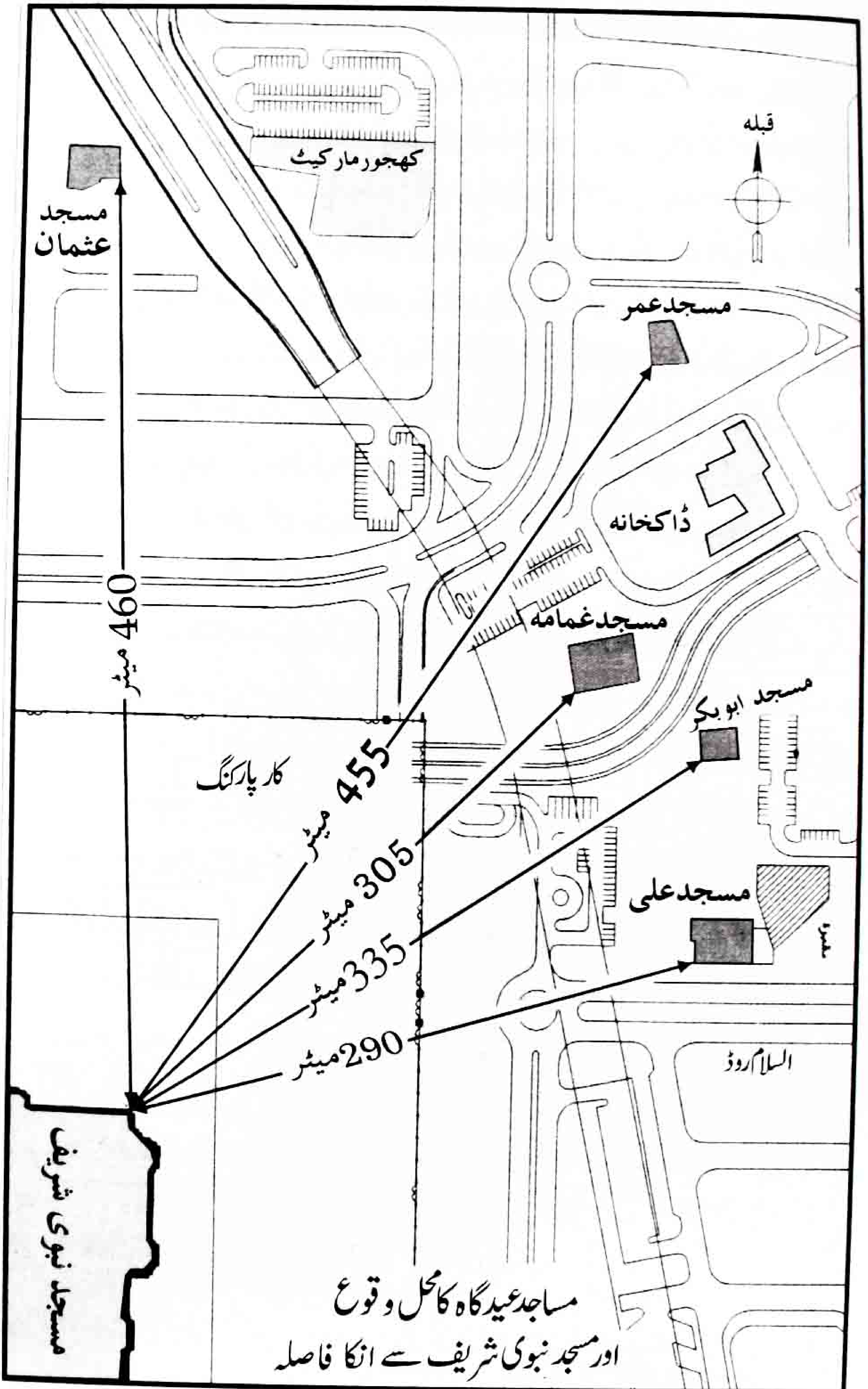
قبلہ
کھجور مارکیٹ
مسجد عثمان
مسجد عمر
ڈاکخانہ
مسجد غمامہ
مسجد ابو بکر
مسجد علی
کار پارکنگ
460 میٹر
455 میٹر
305 میٹر
335 میٹر
290 میٹر
السلام روڈ
مسجد نبوی شریف
مساجد عیدگاہ کا محل وقوع
اور مسجد نبوی شریف سے انکا فاصلہ

marfat.com

بنائی گئی ہے جہاں آپؐ نے آخری سالوں کی عیدیں پڑھائی ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے اپنے دور خلافت میں انہی مختلف مقامات میں سے ایک جگہ عید کی نماز پڑھائی۔ بعد میں جو مسجد اس مقام پر بنائی گئی اس کا نام مسجد ابوبکرؓ مشہور ہو گیا اور جب حضرت عثمانؓ کا باغیوں نے محاصرہ کر لیا تو حضرت علی مرتضیٰؓ نے اسی میدان میں ان مختلف نبوی مقامات میں سے ایک جگہ پر نماز عید پڑھادی تو بعد میں جب اس جگہ پر مسجد بنی تو وہ مسجد علیؓ کے نام سے شہرت پا گئی۔ البتہ مسجد عمرؓ تو نویں صدی میں بنائی گئی اور اس کا یہ نام شاید اس لیے رکھا گیا کہ قریب ہی مسجد علیؓ اور مسجد ابوبکرؓ ہے لہذا اسکا نام مسجد عمرؓ ہونا چاہیے اور یہی حال مسجد عثمانؓ کا ہے جو پندرہویں صدی ہجری کے شروع میں بنی ہے۔ شاید اس کا مقصد یہ ہو کہ اس علاقہ کی ان مساجد میں خلفاء اربعہؓ کے اسماء مکمل ہو جائیں۔

ترتیبِ خلافت بھی ہے یہی ترتیبِ فضیلت بھی ہے یہی
لگتی ہے یہی ترتیب بھلی بوبکر و عمر عثمان علیؓ (نفیس)

یہاں یہ بتلانا مناسب ہوگا کہ دور نبوی میں مناخہ کا یہ میدان (عیدگاہ) خالی جگہ تھی۔ جس میں کسی قسم کی عمارت نہ تھی اور نبی اکرم ﷺ نے اس میدان کو چھوٹا کرنے اور اس میں تعمیرات سے منع فرما دیا تھا۔ وہاں آجکل جو تین مسجدیں بنی ہوئی ہیں وہ اس میدان میں ان مقامات پر واقع ہیں جہاں نبی کریم ﷺ نے عید کی نمازیں پڑھائیں واضح رہے کہ تینوں مساجد حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے دور ۸۷ تا ۹۳ھ میں بنائی گئی ہیں اور یہ مسجد غمامہ، مسجد ابوبکرؓ اور مسجد علی مرتضیٰؓ ہیں (۱)

عیدگاہ میں نماز عید

بخاری نے حضرت ابوسعید خدریؓ (۲) سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے روز عیدگاہ میں تشریف لیجاتے۔ پہلے نماز ادا فرماتے پھر لوگوں کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوتے لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے رہتے آپؐ انہیں وعظ و نصیحت فرماتے۔ اگر کسی معرکہ کیلئے کوئی لشکر روانہ کرنا ہوتا تو اس کا حکم نافذ فرماتے یا کسی قسم کا حکم دینا ہوتا تو حکم فرماتے۔ اور واپس ہو جاتے۔ (۳)

حضرت عبداللہ بن ابوالہذیل (۴) کا بیان ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے صبح کی نماز اپنی مسجد میں

---

(۱) وفاء الوفا ۳/۸۵۷۔
(۲) سعد بن مالک بن شیبان (ابوسعید خدری) خدرہ کی طرف منسوب ہیں جو یمن میں ہے۔ بہت زیادہ احادیث کے راوی ہیں۔ خندق میں شمولیت کی ۷۴ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ (معارف ص ۲۶۸)
(۳) صحیح بخاری کتاب العیدین، باب الخروج الی المصلی بغیر منبر ۹۵۶/۱۳۔
(۴) عبداللہ بن ابی الہذیل عنزی ابوالمغیرہ کوفی حضرت عمر و علی و عمار بن یاسر و ابن مسعودؓ سے روایت کی، تابعی اور ثقہ ہیں۔ خالد قسری کے دور حکومت میں فوت ہوئے (تہذیب التہذیب ۶۲/۶)

marfat.com

پڑھی پھر عیدگاہ میں تشریف لیگئے وہاں بیٹھ کر لوگوں سے باتیں کرتے رہے اور نصیحت فرماتے رہے جب سورج بلند ہو گیا تو فرمایا ہمیں نماز ادا کرنی چاہیے اور نماز پڑھائی پھر خطبہ ارشاد فرمایا۔ ❶

عبدالرحمٰن بن عابس ❷ کی روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عید ادا کی ہے؟ فرمایا ہاں اگر میں چھوٹا سا نہ ہوتا تو آپؐ کے ہمراہ نہ جاتا۔ آپؐ عیدگاہ میں اس عَلَم کے پاس آئے جو کثیر بن صلت ❸ کے گھر کے پاس ہے آپؐ نے نماز ادا فرمائی پھر خطبہ ارشاد فرمایا پھر عورتوں کے پاس تشریف لائے اور انہیں وعظ ونصیحت کی اور انہیں صدقہ کرنیکی ترغیب دی میں نے دیکھا کہ عورتیں اپنے ہاتھوں سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑہ میں چندہ ڈال رہی تھیں بعد میں آپؐ اور حضرت بلالؓ گھر کو واپس تشریف لے آئے۔ ❹

اس حدیث سے یہ بات بھی واضح ہوگئی کہ صحابہؓ نے نماز کی جگہ ایک نشانی پہچان کے لئے رکھی ہوئی تھی۔ عَلَم سے یہی مراد ہے یعنی ایسی چیز جس سے پہچان ہو سکے۔ ❺

عیدگاہ میں نماز استسقاء

حدیث سے ثابت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میدان میں نماز استسقاء ادا فرمائی۔ مسلم نے عباد بن تمیم ❻ سے اور اس نے اپنے چچا سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدگاہ میں جا کر بارش کی دعا مانگی اور قبلہ کو رُخ کیا، چادر الٹائی اور دو رکعت نماز ادا فرمائی ❼ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ میں بارش کی دعا مانگنے کیلئے تشریف لے گئے پہلے خطبہ ارشاد فرمایا پھر نماز ادا کی بعد میں فرمایا: یہ میدان ہمارے اجتماع ہمارے بارش طلب کرنے اور دعا کرنے اور ہماری عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز ادا کرنے کی جگہ ہے نہ یہاں اینٹ پر اینٹ رکھی جائے نہ ہی خیمے لگائے جائیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انتہائی سادہ

---

❶ تاریخ مدینہ منورہ ابن شبہ ۱/۱۴۲۔ ❷ عبدالرحمٰن بن عابس بن ربیعہ نخعی کوفی اپنے چچا مخرمہؓ اور ابن عباسؓ اور عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت کرتے ہیں ثقہ اور تابعی ہیں ۱۱۹ھ میں وفات پائی۔ (تہذیب التہذیب ۶/۲۰۲)

❸ کثیر بن صلت بن معدی کرب کندی، مدنی، تابعی، ثقہ ہیں دور نبوی میں ولادت ہوئی، بعد میں مدینہ منورہ آ کر مقیم ہوئے۔ مختلف صحابہ رضی اللہ عنہم سے استفادہ کیا فتح الباری ۲/۴۴۹۔ ❹ صحیح بخاری کتاب العیدین باب العلم الذی بالمصلیٰ ۱۳: ۹۷۷۔

❺ فتح الباری ۲/۴۶۵ ❻ عباد بن تمیم انصاری مازنی خندق کے زمانہ میں پانچ سال عمر تھی کہتے ہیں کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے مشہور یہ ہے کہ وہ تابعی ہے۔ صحیحین میں اس کی روایت موجود ہے ان کے چچا کا نام عبداللہ بن زید بن عاصم ہے اور وہ ان کے والد کا ماں کی طرف سے بھائی تھا (تقریب التہذیب ترجمہ ۳۱۲۳۔ اصابہ ۲/۲۵۵ ترجمہ نمبر ۴۴۵۶۔

❼ صحیح مسلم کتاب صلاۃ الاستسقا، ۹: ۸۹۴ صحیح بخاری کتاب الاستسقاء ۱۵: ۱۰۱۲۔

marfat.com

لباس میں بڑی عاجزی کیساتھ عیدگاہ میں تشریف لائے اور منبر پر رونق افروز ہوئے تمہارے ان خطبوں جیسا خطبہ نہیں دیا بلکہ اس میں دعا اپنی عاجزی اور اللہ کی کبریائی کا ذکر تھا آپ نے دو رکعت نماز ادا فرمائی۔ ❶

زوراء

جمعہ کی دوسری اذان کے حوالہ سے بعض احادیث میں زوراء کا لفظ آیا ہے اس کی تاریخی اہمیت اس اعتبار سے ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے میدان مناخہ (عیدگا) میں زوراء کے پاس نماز استقاء ادا فرمائی۔ یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا مکان تھا اور بلند تھا حضرت عثمانؓ نے اپنے دور خلافت میں نماز جمعہ کیلئے جس دوسری اذان کا حکم دیا وہ اسی مکان پر دی جاتی تھی جیسا کہ بخاری کی روایت میں وارد ہے۔ ❷

ضروری تنبیہ، جمعہ کی دو اذانیں

بعض سطحی معلومات رکھنے والے لوگ جمعہ کی پہلی اذان کو دل سے قبول کرنے کیلئے تیار نہیں، اور وہ مختلف حیلے بہانے تراش کر اپنے موقف کو صحیح ثابت کرنے کی اپنی سی کوشش کرتے ہیں، اور شاید اپنے تئیں اس خوش فہمی کا شکار ہیں کہ ہم اس طرح حدیث پر عمل کر رہے ہیں۔ اس سلسلے میں مندرجہ ذیل ارشاد نبوی پیش نظر رہے تو تمام غلط فہمیاں دور ہو جاتی ہیں:

اوصیکم بتقوی اللہ والسمع والطاعۃ وان کان عبداً حبشیاً فانہ من یعش منکم بعدی فسیریٰ اختلافاً کثیراً فعلیکم بسنتی و سنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین، تمسکوا بھا وعضوا علیھا بالنواجذ (یہ حدیث حسن صحیح ہے) ❸

میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ تقویٰ اختیار کرو، امیر کی اطاعت کرو چاہے وہ حبشی غلام ہو، تم میں سے جو میرے بعد زندہ رہے گا وہ بہت اختلاف دیکھے گا پس تم میری سنت اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدینؓ کی سنت کو لازم پکڑو، ان سے وابستہ رہو اور اپنی داڑھوں کے ساتھ مضبوطی سے پکڑے رکھو۔

اس حدیث سے واضح ہو گیا کہ خود آنحضور ﷺ نے خلفاء راشدین کی سنت پر مضبوطی سے جمے رہنے کی نصیحت کی ہے پھر بھی جو طبقہ اس دوسری اذان والی سنت سے اعراض کرتا ہے دراصل وہ اس ارشاد نبوی سے منہ پھیرتا ہے۔ نیز حضرات خلفاء راشدینؓ کی بابت اس طبقہ کے دل میں جو کدورت ہے اس کا اظہار وہ مختلف حیلوں بہانوں سے کرتا ہے۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو چونکہ مندرجہ بالا حدیث نبوی کا پاس تھا لہٰذا انہوں نے پہلی اذان کی بابت خلیفہ راشد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی سنت کا پاس کیا اور امت

---

❶ سنن ابی داؤد جماع الابواب صلاۃ الاستقاء۔ ❷ صحیح البخاری کتاب الجمعہ ۹۱۲:۱۱
❸ ترمذی حدیث نمبر ۲۶۷۶ البانی نے بھی اس کی سند کو صحیح لکھا ہے۔ مشکاۃ محقق ۲۸/۱۔

marfat.com

اسلامیہ آج تک اسپر عمل پیرا ہے لیکن اس سب کے باوجود چودہویں صدی میں ایک طبقہ اس سنت کو ٹھکرانے پر تلا ہوا ہے۔

یہاں اس طبقہ کی ایک اور غلط فہمی کا ازالہ کر دینا بھی ضروری ہے جو بالآخر کہتا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں یہ اذان مسجد سے باہر ہوا کرتی تھی لہذا وہ مسجد کے اندر نہیں دینی چاہیئے۔ اس سلسلہ میں ہم اہل سنت و جماعت کا موقف یہ ہے کہ یہ بات ایسی نہیں کہ اس کی وجہ سے اس اذان کو ہی مسترد کر دیا جائے یا مسجد میں یہ اذان دینے کو بدعت کہہ دیا جائے چونکہ عہد نبوی میں تمام نمازوں کی اذانیں مسجد سے باہر قبلہ کی جانب ایک اونچے مکان پر دیجاتی تھیں، تو پھر سب اذانوں کا مسجد میں کہنا بدعت ٹھہریگا اور خود اس طبقہ کی مساجد میں بھی یہ بدعت جاری ہے پھر اس دوسری اذان جمعہ کی تخصیص کیوں؟ نیز حرمین شریفین میں آج تک یہ دونوں اذانیں مسجد کے اندر دی جارہی ہیں، تو کیا اس طبقہ کے فتوے کی رو سے حرمین شریفین کا یہ عمل بھی بدعت ٹھہرے گا؟! دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس طبقہ کو دین کی صحیح سمجھ عطا فرمائے، اور انہیں امت میں انتشار پھیلانے سے بچنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ اور تعصب سے بچائے۔

عیدگاہ میں نجاشی کی نماز جنازہ

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی نجاشی ❶ کی موت کی اطلاع ہوئی تو آپؐ نے عیدگاہ میں اس پر غائبانہ نماز جنازہ ادا کی صحیح بخاری و مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس روز نجاشی کا انتقال ہوا اسی روز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی وفات کی اطلاع دی اور لوگوں کو لیکر عیدگاہ میں تشریف لے گئے اور چار تکبیرات (سے نماز جناہ ادا کی) ❷

غائبانہ نماز جنازہ

نجاشی پر غائبانہ نماز جنازہ کے تذکرہ کے بعد مناسب معلوم ہوتا ہے کہ عام حالات میں اس کی شرعی حیثیت بیان کردی جائے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ فرماتے ہیں کہ درست اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص ایسے شہر میں وفات پائے کہ وہاں اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی گئی ہو تو اس کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھی جائے۔ جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کی نماز جنازہ پڑھی۔ اسلئے کہ کفار میں ان کا انتقال ہوا تھا اور نماز جنازہ ادا نہ کی گئی تھی۔ لیکن جہاں کوئی مسلمان فوت ہوا

---

❶ اصحمہ نجاشی شاہ حبشہ ۸ھ میں ان کا انتقال ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آج ایک نیک شخص فوت ہوگیا۔ اٹھو اپنے بھائی اصحمہ کی نماز جنازہ ادا کرو لوگوں نے غائبانہ نماز جنازہ ادا کی (معارف ابن قتیبہ ص ۱۶۳)

❷ صحیح مسلم کتاب الجنائز باب فی التکبیر علی الجنازۃ ۱۱:۹۵۱ صحیح بخاری کتاب الجنائز باب الرجل ینعی الی اہل المیت بنفسہ ۲۳:۱۲۴۵۔

marfat.com

ہے وہاں اس کی نماز جنازہ ادا کی گئی ہے تو ایسے شخص کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔ اسلئے کہ مسلمانوں کے نماز جنازہ پڑھنے سے غرض پوری ہو چکی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے نجاشی کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھی چونکہ اس کی نماز جنازہ ادا نہ کی گئی تھی اور دیگر سینکڑوں جلیل القدر صحابہ و جاں نثاروں کی وفات و شہادت پر غائبانہ نماز جنازہ نہیں پڑھی اس لئے کہ ان کی نماز جنازہ ادا کر دی گئی تھی تو جہاں آپؐ نے غائبانہ نماز پڑھی وہاں پڑھنا سنت ہے اور جہاں نہیں پڑھی وہاں نہ پڑھنا سنت ہے۔ اور ہر ایک کا ایک موقع و محل متعین ہے واللہ اعلم ❶

عیدگاہ میں دعا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ❷ کا بیان ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ سفر سے واپس آتے اور عیدگاہ سے گذرتے تو کھڑے ہو کر قبلہ رُخ دعا فرماتے۔ ❸

(۱۳) مسجد غمامہ، مسجد مصلیٰ (عیدگاہ)

محل وقوع مسجد نبوی شریف کے جنوب مغرب میں اور باب السلام سے نصف کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے جبکہ مسجد نبوی شریف کی آخری توسیعی عمارت سے ۳۰۵ میٹر ہے۔

نام آنحضور ﷺ نے اس میدان میں مختلف مقامات پر نماز عید ادا فرمائی پھر اس ایک مسجد کو مسجد مصلیٰ (عیدگاہ والی مسجد) کیوں کہا جاتا ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ آخری سالوں میں آپ ﷺ نے اس جگہ کو مخصوص کر لیا تھا۔ لہٰذا اس کا یہ نام متعارف ہو گیا۔

آجکل اسے مسجد غمامہ کہتے ہیں۔ شاید اسلئے کہ اس جگہ نماز استسقاء کے موقعہ پر رسول اللہ ﷺ کے سامنے بادلوں نے سورج کو چھپا دیا ❹ تھا لیکن قدیم کتابوں میں یہ نام اور اس کی یہ وجہ تسمیہ کہیں نہیں پائی جاتی۔

عمارت کی شکل وصورت مسجد کے دو مستطیل حصے ہیں۔ جنوبی طرف بڑے بڑے گنبدوں کی چھت ہے اور شمالی جانب پانچ چھوٹے گنبدوں کی چھت ہے تاکہ اندرونی و بیرونی حصے ایک دوسرے کے ہم شکل ہوں۔ شمال کی طرف داخلے کا راستہ ہے، شمالی رکاوٹیں لوہے کی جالیوں سے بنی ہوئی ہیں۔ مسجد کی لمبائی ۳۲.۵ میٹر اور چوڑائی ۲۳.۵ میٹر ہے۔ کل رقبہ ۷۶۳.۷ مربع میٹر ہے اور بلندی

---

❶ زاد المعاد ۱/۵۲۰۔ ❷ نام عبداللہ بن عمرو ہے بعض نے عبد عمرو بن عبد غنم کہا ہے اور بعض نے عبد شمس، یمنی تھے اوس قبیلہ سے ۷ھ میں مدینہ طیبہ تشریف لائے احادیث نبویہ کے سب سے بڑے حافظ تھے ۵۹ھ میں انتقال ہوا (معارف ابن قتیبہ ص ۲۷۷۔ تہذیب التہذیب ۱۲/۲۶۲) ❸ تاریخ المدینۃ ابن شبہ ۱/۱۳۸ ❹ تاریخ معالم المدینۃ المنورۃ ص ۱۰۰

marfat.com

بارہ میٹر ہے۔ دیواروں کی موٹائی 1.5 میٹر ہے۔ تراشے ہوئے کالے پتھروں کی بہت مضبوط عمارت ہے۔ گنبد ڈاٹوں پر استوار ہیں جو سفید ستونوں پر کھڑی ہیں۔ دو دالان ہیں شمال مغربی کونے پر چھوٹا سا مینار ہے مسجد کی موجودہ عمارت سلطان عبدالمجید اول عثمانی کی تعمیر کردہ ہے جس نے ۱۲۵۵ھ۔ ۱۲۷۷ھ کے درمیان حکومت کی تھی چودہویں صدی ہجری میں سلطان عبدالحمید (۱) دوم نے اس کی مرمت کروائی تھی (۲) آخر زمانہ میں ترکی عمارت کو بحال رکھتے ہوئے حکومت سعودیہ نے اس مسجد کی مرمت کروائی۔ وزارت حج واوقاف نے اس کی مخصوص طرز تعمیر کا خیال رکھتے ہوئے اس کی مرمت کرائی جس پر قریباً دوملین سعودی ریال ۱۳۸۷ھ تا ۱۴۰۹ھ خرچ کیے۔ (۳) اور ۱۴۱۱ھ میں ہر قسم کی مرمت تکمیل کو پہنچی مسجد کے گیٹ کے ایک طرف تختی نصب کی گئی جس پر کندہ عربی عبارت کا ترجمہ یہ ہے: **بسم اللہ الرحمن الرحیم** مسجد غمامہ ۱۴۱۱ھ میں بزمانہ خادم الحرمین الشریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز آل سعود اسکی مرمت اور تجدید کی گئی۔

دیارِ محبوبؐ کے مسافر ہمیں دعاؤں میں یاد رکھنا
جو دیکھنا دل کشا مناظر ہمیں دعاؤں میں یاد رکھنا
ملے جو رحمت کا عہد نامہ جو پاس ہو مسجد غمامہ
جو دل ہو طیّب زباں ہو طاہر ہمیں دعاؤں میں یاد رکھنا (تائب)

تاریخی ادوار

یہ بات ثابت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اس مسجد کی جگہ نماز عید ادا فرمائی ابن شبہ متوفی ۲۶۲ھ نے اسے ان مساجد کے ضمن میں ذکر کیا ہے جن میں نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا فرمائی۔

مطری متوفی ۷۴۱ھ زین مراغی متوفی ۸۱۶ھ، فیروز آبادی متوفی ۸۱۷ھ، سمہودی متوفی ۹۱۱ھ، ابوسالم عیاشی اپنے سفرنامہ ۱۰۷۳ھ، گیارہویں صدی کے احمد عباسی (۴) چودھویں صدی کے شروع میں علی آفندی، ابراہیم رفعت نے اپنے سفرنامہ ۱۳۱۸ھ چودھویں صدی کے نصف میں انصاری اور علی حافظ نے، خیاری متوفی ۱۳۸۰ھ نے اس مسجد کا ذکر کیا۔ ادارہ اوقاف ومساجد کی رپورٹ ۱۴۰۹ھ اور ۱۴۱۳ھ میں بھی اس کا ذکر موجود ہے۔ (۵)

---

(۱) سلطان عبدالحمید خاں دوم بن عبدالمجید خاں اول ۱۲۹۸ھ میں خلافت پر متعین ہوئے ۱۳۲۷ھ کو معزول کر دیے گئے ۱۳۳۶ھ کو وفات پائی (المدینۃ المنورۃ تطورہا العمرانی ص ۳۱۶) (۲) آثار المدینۃ المنورۃ ص ۱۲۲۔ المدینۃ المنورۃ تطورہا العمرانی ص ۱۳۸۔ (۳) دلیل الانجازات السنوی ۱۴۰۹ھ ص ۱۲۹ اسبوع العنایۃ بالمساجد ۱۴۱۳ھ ص ۱۲۹۔ (۴) التعریف ص ۴۹۔ المغانم المطابہ مخطوط ورق نمبر ۲۲۳۔ (۵) وصف المدینۃ المنورہ ص ۱۷، مرآۃ الحرمین ۴۲۲/۱، فصول من تاریخ المدینۃ المنورۃ ص ۱۳۴، آثار المدینۃ المنورۃ ص ۱۲۲، تاریخ معالم المدینۃ المنورۃ ص ۱۰۰، دلیل الانجازات السنوی ۱۴۰۹ھ ص ۱۲۹ اسبوع المساجد ۱۴۱۴ھ ص ۱۲۹۔

marfat.com

(۱۴) مسجد ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

محل وقوع یہ مسجد بھی ان جگہوں میں شمار ہوتی ہے جہاں رسول اکرم ﷺ نے نماز ادا فرمائی ہے۔ عید گاہ میں جو تین مسجدیں ہیں ان میں یہ دوسری ہے، جو مسجد غمامہ کے شمال مغرب میں چالیس میٹر کے فاصلے پر واقع ہے اور مسجد نبوی کی توسیعی عمارت سے ۳۳۵ میٹر دور ہے۔ اسے مسجد ابو بکر صدیق اس لئے کہا جاتا ہے کہ انہوں نے اپنی خلافت کے دوان یہاں نماز عید ادا کی۔ ❶

تعمیری شکل مسجد کے دو حصے ہیں۔ مغربی حصہ پر گنبد کی چھت ہے مشرق میں اندر جانے کا راستہ ہے۔ شمال مشرقی کونے پر مینار ہے مشرقی حصہ کھلا ہے اور اس کا راستہ شمالی جانب ہے۔ لمبائی ۱۹.۵ میٹر اور عرض ۱۵ میٹر ہے کل رقبہ ۲۹۲.۵ مربع میٹر ہے اب تک موجود عمارت سلطان محمود خاں ❷ عثمانی کی ہے۔ جیسے کہ دروازے کے اوپر سلطان محمود خان عثمانی کا طغرہ بنا ہوا ہے اور سال تعمیر ۱۲۵۴ھ بھی لکھا ہوا ہے۔ اس مسجد کی مرمت ۱۴۱۱ھ میں ہو چکی ہے جیسا کہ مسجد کے دروازہ کے ایک

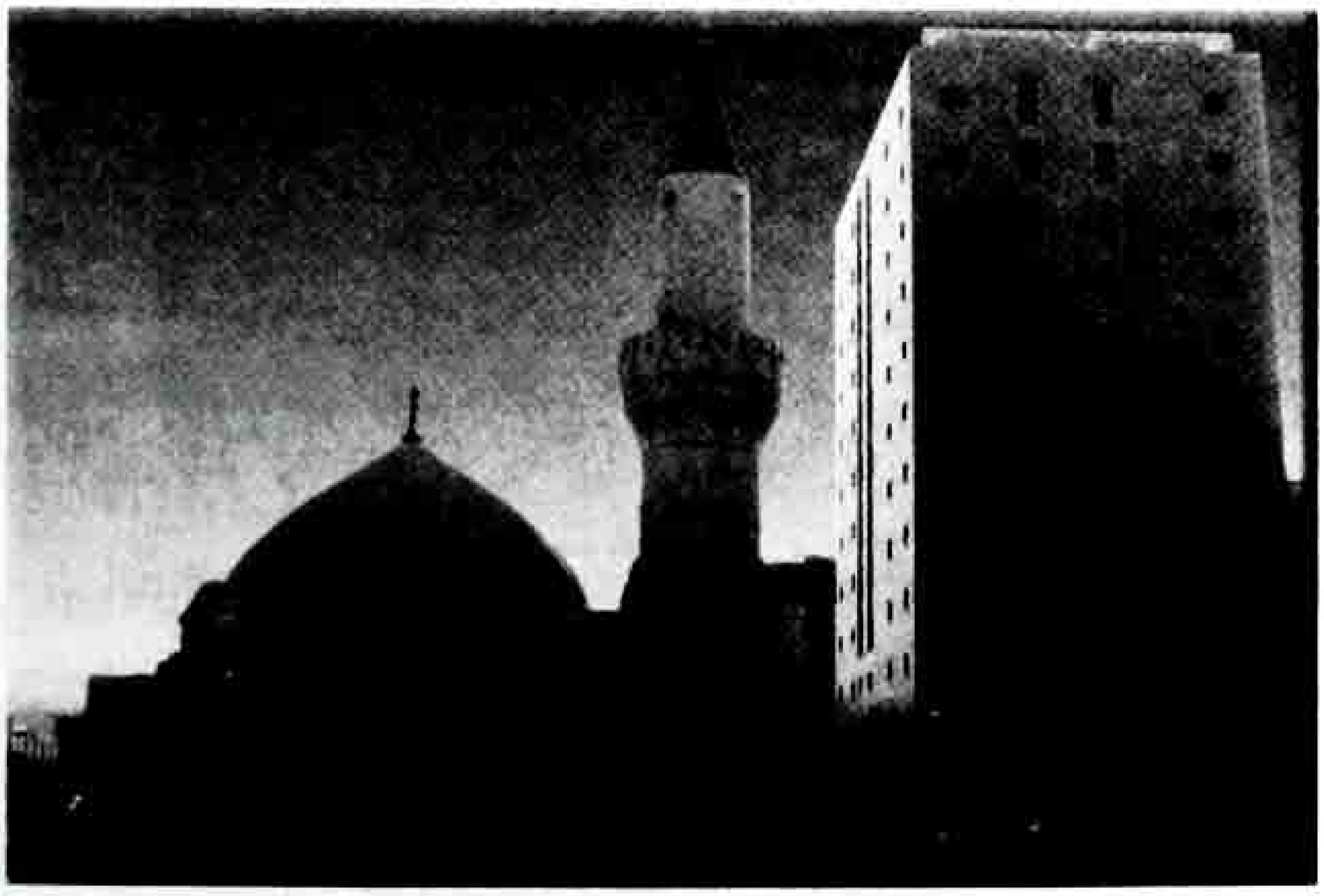

مسجد ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

جانب تختی سے واضح ہوتا ہے "بسم اللہ الرحمن الرحیم مسجد سیدنا ابی بکر الصدیق ؓ بزمانہ خادم حرمین شریفین شاہ فہد بن عبد العزیز آل سعود ۱۴۱۱ھ ترمیم وتجدید مکمل ہوئی"۔

ادوار تاریخی سمہودی کا خیال ہے کہ سب سے پہلے اسے مسجد کی شکل حضرت عمر بن

❶ خلاصۃ الوفا، ص ۳۶۳ ❷ سلطان محمود خاں دوم بن سلطان عبد الحمید اول ۱۱۹۹ھ میں ولادت ہوئی ۱۲۲۳ھ میں سریر آرائے خلافت ہوئے ۱۲۵۵ھ میں فوت ہوگئے۔

marfat.com

عبدالعزیزؒ کے دور میں دی گئی بزمانہ ❶ ۸۷۔۹۳ھ عیدگاہ کے متعلق جو روایات ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے اس مسجد کی جگہ نماز ادا کی تھی۔

مطری متوفی ۷۴۱ھ مراغی متوفی ۸۱۶ھ، سمہودی متوفی ۹۱۱ھ گیارھویں صدی کے احمد عباسی، ابوسالم عیاشی نے اپنے سفرنامہ ۱۰۷۳ھ چودھویں صدی کے شروع میں علی آفندی، ابراہیم رفعت نے اپنے سفرنامہ ۱۳۱۸ھ، علی حافظ ❷ خیاری متوفی ۱۳۸۰ھ، شنقیطی متوفی ۱۴۰۹ھ اور ادارہ اوقاف ومساجد کی رپورٹ ۱۴۰۹، ۱۴۱۳ھ مین اس مسجد کا ذکر موجود ہے۔ ❸

(۱۵) مسجد علی رضی اللہ عنہ

یہ مسجد بھی ان مقامات میں سے ہے جہاں رسول اکرم ﷺ نے نماز عید ادا فرمائی ہے۔ اور عیدگاہ کی تین مساجد میں سے تیسری ہے اور مسجد ابوبکر صدیق ؓ کے شمال میں ہے۔ مسجد غمامہ سے ایک سو بائیس میٹر دور ہے اور مسجد نبوی شریف کی توسیعی تعمیر سے دوسونوے میٹر فاصلے پر واقع ہے اسے مسجد علیؓ اسلئے کہا جاتا ہے کہ سیدنا علی مرتضی ؓ نے یہاں عید کی نماز پڑھائی تھی جبکہ حضرت عثمان ؓ محصور تھے ❹ اور اس زمانہ میں چونکہ یہ مسجدیں نہیں بنی تھیں لہذا حضرت علی ؓ نے عیدگاہ کی مختلف مسنون جگہوں میں سے ایک جگہ میں نماز عید پڑھائی۔ اوراس میں ان حضرات کے باہمی احترام وتواضع کی ایک جھلک بھی نظر آتی ہے کہ حضرت ابوبکرؓ

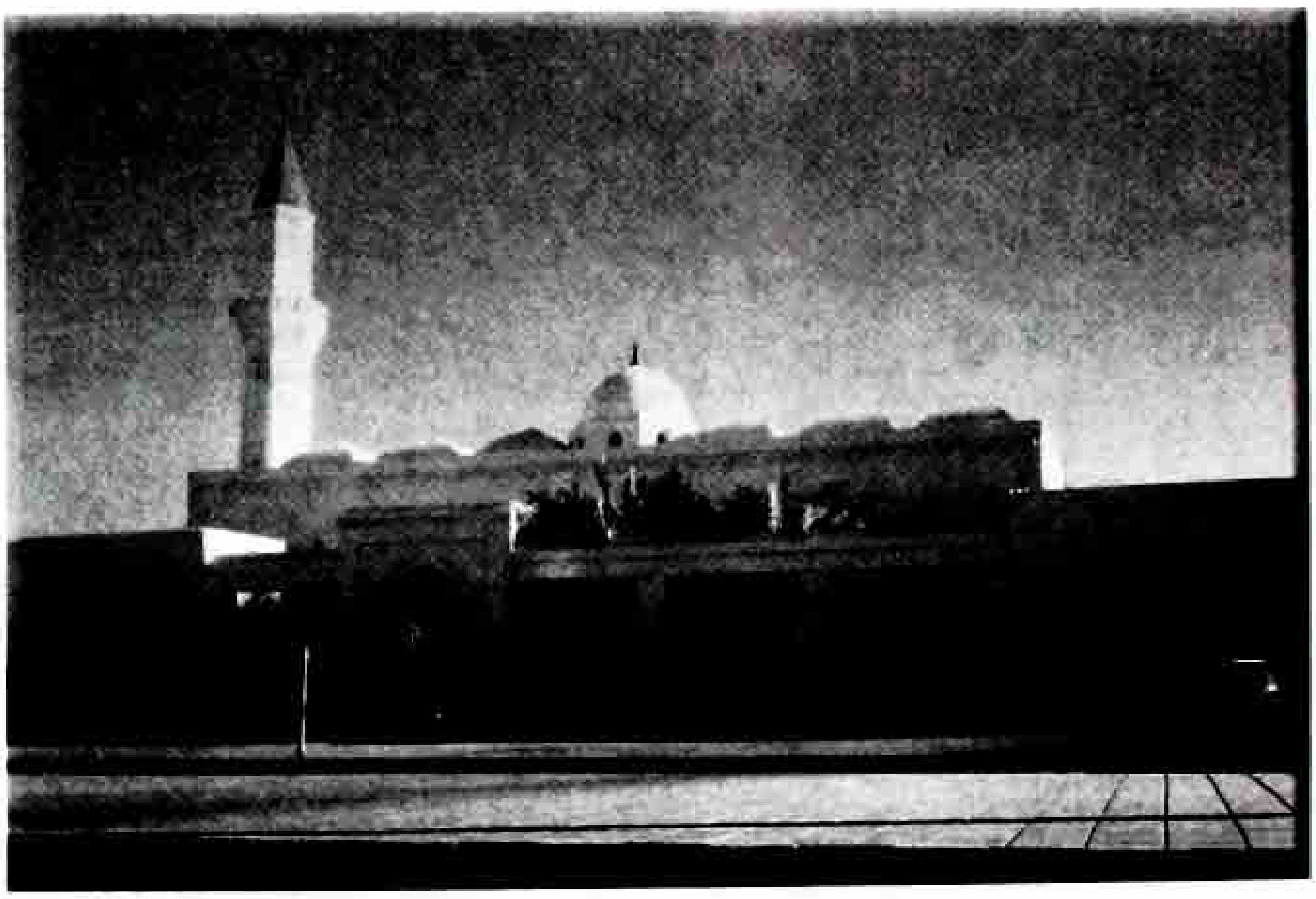

مسجد علی رضی اللہ عنہ

---

❶ وفاء الوفا ۳/۷۸۵۔ ❷ التعریف ص ۵۲ تحقیق النصرۃ ص ۱۴۱، وفاء الوفا ۳/۷۸۳، عمدۃ الاخبار ص ۱۸۴، المدینۃ المنورۃ فی رحلۃ العیاشی ص ۱۴۵، وصف المدینۃ المنورۃ ص ۱۷، مرآۃ الحرمین ۱/۴۲۲، فصول من تاریخ المدینۃ المنورۃ ص ۱۳۷۔
❸ تاریخ معالم المدینۃ المنورۃ ص ۱۰۳ الدر الثمین ص ۲۲۸، دلیل الانجازات السنوی ۱۴۰۹ھ ص ۳۱، اسبوع العنایۃ بالمساجد ۱۴۱۳ھ ص ۱۲۹۔ ❹ خلاصۃ الوفا ص ۲۶۲۔

marfat.com

نے آنحضور ﷺ سے ذرہ پیچھے ہٹ کر ایک مسنون جگہ کو منتخب کیا اور حضرت علیؓ نے ان سے بھی ذرہ پیچھے ہٹ کر ایک مسنون جگہ پر نماز پڑھائی۔

عمارت پرانی عمارت کو ختم کر کے ۱۴۱۱ھ میں اس کی تجدید اور توسیع کر دی گئی ہے۔ جیسا کہ مشرقی دروازہ کے بائیں ہاتھ تختی پر درج ہے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم مسجد سیدنا علی بن ابی طالب، بزمانہ خادم حرمین شریفین شاہ فہد بن عبد العزیز آل سعود اس کی توسیع و تجدید ۱۴۱۱ھ میں ہوئی۔ عمارت مستطیل ہے اور صرف ایک دالان ہے جسے سات حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے درمیان کا محراب والا حصہ دوسرے حصوں سے بڑا ہے ہر حصہ پر ایک گول گنبد ہے درمیانی گنبد جو محراب پر ہے تیرہ میٹر بلند ہے جبکہ دوسرے گنبد گیارہ میٹر بلند ہیں۔ شمال کی طرف دالان کھلتا ہے اور مستطیل شکل کا صحن ہے ایک چھوٹی سی نماز گاہ جو مسقّف ہے عورتوں کیلئے مخصوص ہے۔ منارے کی بلندی چھبیس میٹر ہے موجودہ تعمیر سابقہ تعمیر کی ہم شکل ہے۔ لمبائی اکتیس میٹر اور چوڑائی بائیس میٹر ہے کل رقبہ آٹھ سو بیاسی مربع میٹر ہے۔ مسجد کے ایک طرف قدیم قبرستان ہے۔

شاید سمہودی متوفی ۹۱۱ھ نے اپنے زمانے میں اسی طرف اشارہ کیا ہے کہ مسجد علی رضی اللہ عنہ کھنڈر ہو چکی ہے اور بعض مسافر حجاج جب فوت ہو جاتے ہیں تو انہیں یہاں دفن کیا جاتا ہے۔ (۱)

تاریخی ادوار سمہودی کی رائے یہ ہے کہ عمارت بصورت مسجد حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کے زمانہ گورنری ۸۷-۹۳ھ کے دوران بنائی گئی۔ (۲)

مطری متوفی ۷۴۱ھ مراغی متوفی ۸۱۶ھ گیارہویں صدی کے احمد عباسی، ابو سالم عیاشی نے اپنے سفرنامہ ۱۰۷۳ھ، چودھویں صدی کی ابتداء میں علی آفندی، ابراہیم رفعت نے اپنے سفرنامہ ۱۳۱۸ھ خیاری متوفی ۱۳۸۰ھ، علی حافظ، شنقیطی متوفی ۱۴۰۹ھ اور ادارہ اوقاف و مساجد کی سالانہ رپورٹ ۱۴۰۹، ۱۴۱۳ھ میں اس کا ذکر موجود ہے۔ (۳)

یہاں نماز علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ عنہ بیعت خلافت کے بعد عراق منتقل ہو

---

(۱) خلاصۃ الوفا، ص ۲۶۲ (۲) وفا الوفا ۳/ ۷۸۵

(۳) التعریف بما آنست الہجرۃ ص ۴۹ تحقیق النصرۃ ص ۱۴۱، عمدۃ الاخبار ص ۱۸۴، المدینۃ المنورہ فی رحلۃ العیاشی ص ۱۴۵، وصف المدینۃ المنورہ ص ۱۷، مرآۃ الحرمین ۱/ ۴۲۲، فصول تاریخ المدینۃ المنورۃ ص ۱۳۶، الدر الثمین ص ۲۲۸، دلیل الانجازات السنوی ۱۴۰۹ھ ص ۳۱، اسبوع العنایۃ بالمساجد ۱۴۱۳ھ ص ۱۳۰۔

marfat.com

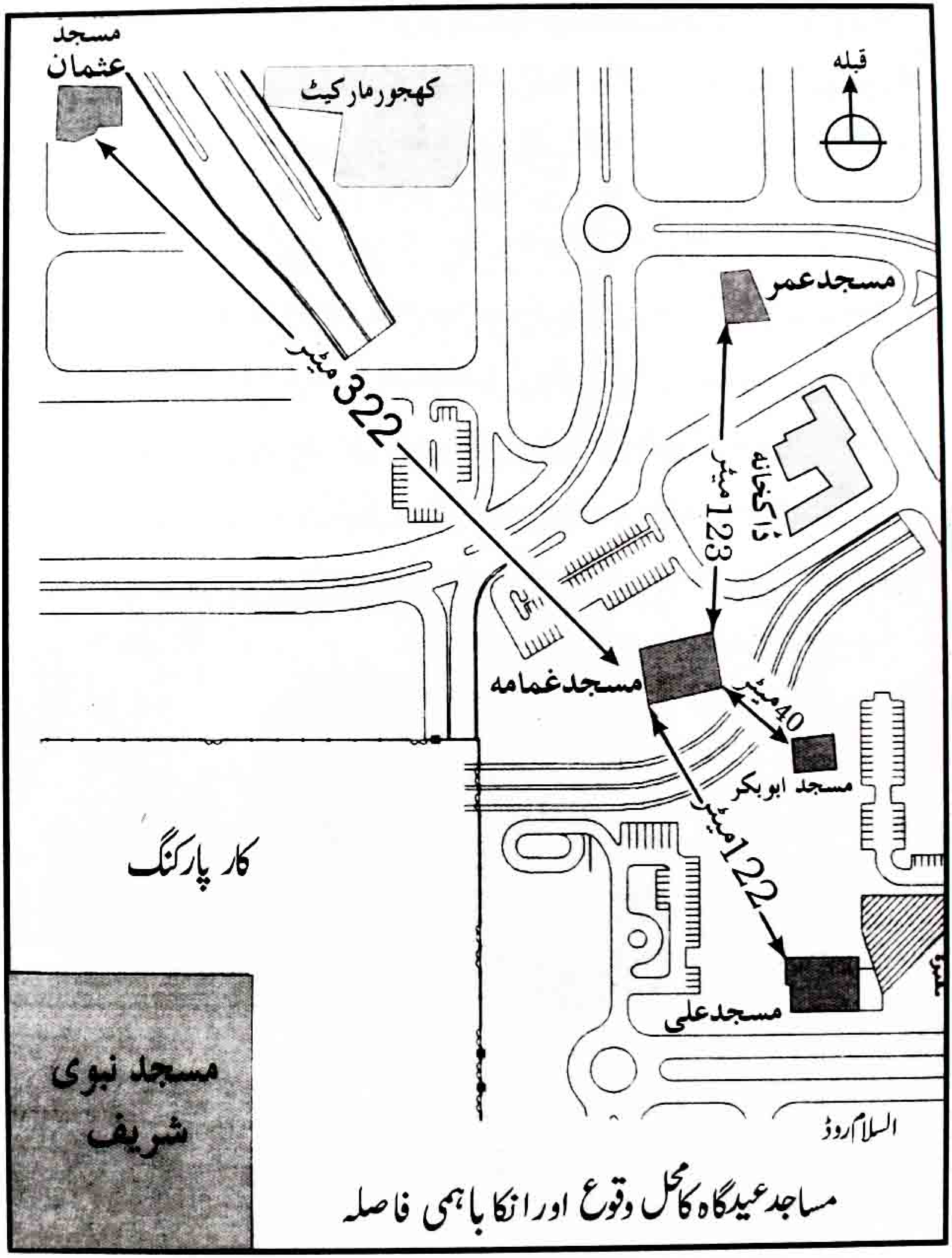

مساجد عیدگاہ کا محل وقوع اور انکا باہمی فاصلہ

گئے تھے اور اس جگہ انہوں نے عید ادا نہیں کی تو اسے مسجد علیؓ کس طرح کہا جا سکتا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنے دور خلافت کے آخری سال جب محصور کر لیے گئے اس وقت آپؓ کے اشارہ پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہاں نماز عید پڑھائی، جیسا کہ ابن قتیبہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ کی شہادت ماہ ذی

marfat.com

الحجہ ۳۵ھ کو ہوئی ہے اس سال حضرت عثمانؓ کی نیابت میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے حج کا خطبہ دیا تھا۔اور حضرت علیؓ بن ابی طالب نے مدینہ میں عید کا خطبہ دیا تھا ❶ اور سہل بن حنیفؓ نے جمعہ پڑھایا۔ ❷

(۱۶) مسجد عمر رضی اللہ عنہ

امیر المومنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے نام سے یہ مسجد منسوب ہے۔

محل وقوع مسجد نبوی شریف کے جنوب مغرب میں واقع ہے اور توسیعی عمارت سے ۴۵۵ میٹر اور مسجد غمامہ سے ۱۳۳ میٹر دور ہے۔قبا کو جاتے وقت بائیں ہاتھ واضح نظر آتی ہے۔

تعمیر موجودہ عمارت ۱۲۶۶ھ میں بزمانہ سلطان عبدالمجید اول عثمانی تعمیر ہوئی ہے۔ مسجد مرکزی عمارتوں کی طرح مربع ہے اندر سے گنبد کی بلندی بارہ میٹر ہے شمالی حصہ پہلے کھلا تھا اب مسجد کی مرمت کے وقت اس پر چھت ڈال دی گئی ہے۔باہر کی دیوار پر کنگرے بنے ہوئے ہیں اور شمال مغربی کونے میں مینار ہے۔ تین بیت الخلاء اور سترہ وضو کی ٹوٹیاں ہیں ۔مسجد کا کل رقبہ تین سو پینتیس مربع میٹر ہے اور شمال کی طرف سے راستہ ہے۔ دروازہ کے

مسجد عمر رضی اللہ عنہ

دائیں ہاتھ تختی پر لکھا ہوا ہے۔ وزارت حج واوقاف، مسجد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ، ۱۴۱۱ھ میں اس کی مرمت کی گئی ہے۔دروازہ کے بائیں تختی پر لکھا ہوا ہے۔بسم اللہ الرحمن الرحیم مسجد عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اس کی تجدید و مرمت ۱۴۱۱ھ میں بزمانہ خادم حرمین شریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز آل سعود ہوئی۔

تاریخی ادوار سمہودی متوفی ۹۱۱ھ نے اس کا ذکر مسجد عمرؓ نام لئے بغیر کیا ہے۔ اور امیر

---

❶ المعارف لابن قتیبہ ص ۱۹۶۔ ❷ وفاء الوفا ۳/ ۸۴۷

marfat.com

المومنین کی طرف منسوب ہونے کا کوئی ثبوت بھی نہیں دیا اور یہ لکھا ہے کہ ۸۵۰ھ کے بعد شیخ شمس الدین محمد بن احمد سلاوی نے اسے تعمیر کروایا ہے۔ ❶ گیارہوی صدی ہجری میں عباسی نے بھی سمہودی کی بات کو دہرایا اور اس میں کوئی نیا اضافہ نہیں کیا۔ ❷ چودھویں صدی کی ابتداء میں علی بن موسیٰ نے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے نام سے اس کا ذکر کیا ہے۔ ❸

بعض متاخرین کی رائے یہ ہے کہ یہاں بھی رسول اکرم ﷺ نے نماز عید ادا کی ہے۔ اور اپنے دور خلافت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی یہاں عید پڑھی ہوگی اسلئے آپ کی طرف اسے منسوب کر دیا گیا۔ ❹ لیکن قدیم مؤرخین کے ہاں مجھے اس کی کوئی دلیل نہیں ملی، میرا خیال ہے کہ قریب ہی چونکہ مسجد ابوبکرؓ و مسجد علیؓ موجود تھیں لہٰذا ان حضرات کی نسبت سے اس کا نام بھی بعد میں مسجد عمر رضی اللہ عنہ رکھ دیا گیا۔ واللہ اعلم۔ محکمہ اوقاف و مساجد کی رپورٹ ۱۴۰۹ھ میں بھی اس کا ذکر مسجد عمرؓ کے نام سے کیا گیا ہے۔ ❺

(۱۷) مسجد عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ

حضرت عثمان بن عفان بن ابوالعاص بن امیہ، تیسرے خلیفہ راشد اور چوتھے مسلمان، یکے از عشرہ مبشرہ ہیں رسول اکرم ﷺ نے اپنی دو صاحبزادیاں رقیہؓ اور ام کلثومؓ یکے بعد دیگرے ان سے بیاہ دیں اسلئے انہیں ذوالنورین کا لقب ملا۔ رقیہؓ کی بیماری کیوجہ سے آپؓ غزوہ بدر کے موقع پر انہیں عیادت کیلئے چھوڑ گئے اسلئے معرکہ بدر میں شریک نہ ہو سکے اور اسی دوران انکا انتقال ہو گیا اور انہیں دفن کر دیا گیا ہجرت حبشہ اور ہجرت مدینہ سے مشرف ہوئے محرم ۲۴ھ میں خلیفہ بنے ذی الحجہ ۳۵ھ میں شہید ہو کر بقیع میں مدفون ہوئے۔ ❻

یہ مسجد مسجد نبوی شریف کے جنوب میں واقع ہے جو باب السلام سے ۴۲۵ میٹر اور مسجد غمامہ سے ۳۲۲ میٹر دور ہے۔ امیر عبدالمحسن روڈ (شارع قربان) کے راستے مناخہ سرنگ میں داخل ہونے والے کے دائیں ہاتھ ہے اور اس کا رقبہ ۲۵۰ مربع میٹر ہے یہ کوئی تاریخی مسجد نہیں شیخ صدقہ حسن خاشقجی نے پندرہویں صدی کی پہلی دہائی میں تعمیر کروا کر اسے محکمہ اوقاف و مساجد کی تحویل میں دیدیا ہے تا کہ وہ اس کا نظم ونسق چلائے ❼ میں نے اسلئے یہ وضاحت کی ہے کہ کہیں کوئی اسے تاریخی مسجد نہ سمجھ بیٹھے اور یہ کہ

---

❶ وفاء الوفا ۳/ ۸۵۸۔
❷ عمدۃ الاخبار ص ۱۹۲۔
❸ وصف المدینۃ ص ۱۰۔
❹ دلیل الانجازات السنوی ۱۴۰۹ھ ص ۲۹ تاریخ معالم المدینۃ ص ۹۷
❺ دلیل الانجازات السنوی ۱۴۰۹ھ ص ۲۹
❻ معارف ابن قتیبہ ص ۱۹۱، ۱۹۶۔ اسد الغابہ ۳/ ۴۸۰۔ ۴۹۲ صفۃ الصفوۃ ۱/ ۱۱۲
❼ دلیل الانجازات السنوی ۱۴۰۹ھ ص ۴۷

marfat.com

حضرت عثمان ؓ سے اس کا کوئی تاریخی تعلق ہے خصوصاً اسلئے کہ یہ مسجد غمامہ اور مسجد ابوبکرؓ و مسجد علیؓ کے قریب ہے اس لئے ذہن ادھر منتقل ہوسکتا ہے۔ اور یہ بات کہ اس کا نام مسجد عثمانؓ کیوں رکھا گیا؟ شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ مسجد غمامہ کے قریب ہے اور وہاں مسجد ابوبکرؓ، مسجد علیؓ اور مسجد عمرؓ ہیں لہٰذا اس کا نام مسجد عثمانؓ رکھدیا گیا تاکہ خلفائے اربعہ کے سارے نام آجائیں۔ دوسری وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ مسجد عثمانؓ نام کی ایک مسجد مساجد عیدگاہ کے شمال میں موجود تھی جسے اس علاقہ کی توسیعات کیوجہ سے ختم کر دیا گیا تھا۔ جیسا کہ ابراہیم رفعت نے لکھا ہے کہ

مسجد عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ

مسجد غمامہ کے شمال میں مسجد ابوبکرؓ ہے اور اس کے شمال میں مسجد علیؓ ہے اور جو اسکے پڑوس میں ہے اسے مسجد عثمانؓ کہتے ہیں۔ ❶ علی بن موسیٰ نے اپنے سفرنامہ ۱۳۰۳ھ میں لکھا ہے کہ قلعہ سلطانی کے اندر مسجد سیدنا عثمان بن عفانؓ ہے ❷ خیاری متوفی ۱۳۸۰ھ نے بھی اس کا ذکر کیا ہے اور اس کی تصویر بھی دی ہے۔ ❸

(۱۸) مسجد بلال رضی اللہ عنہ

حضرت بلال بن رباح بنو جمح میں سے ایک شخص کے پیدائشی غلام تھے۔ مسلمان ہو گئے تو سخت مصیبتوں میں مبتلا کیے گئے۔ حضرت ابوبکر ؓ نے خرید کر آزاد کر دیا۔ سنہ ۱ ہجری میں اذان کی ذمہ داری انہیں سونپ دی گئی۔ سب غزوات میں رسول اکرم ﷺ کے ہمراہ رہے۔ خلافت صدیقی میں بھی موذن رہے۔ دور فاروقی میں اسلامی لشکر کے ساتھ شام چلے گئے ۱۷ھ کو دمشق میں وفات پائی عمر ساٹھ سال سے زیادہ ہوئی۔ ❹

---

❶ مرآۃ الحرمین الشریفین ۱/۴۲۲۔
❷ وصف المدینۃ المنورۃ ص ۱۶۔
❸ تاریخ معالم المدینۃ المنورہ ص ۹۶۔۹۸۔
❹ المعارف ص ۱۶۷ اسد الغابہ ۱/۲۴۳۔۲۴۵

marfat.com

محل وقوع شارع امیر عبدالمحسن بن عبدالعزیز (شارع قربان) کے شروع میں، قربان جاتے ہوئے بائیں ہاتھ، باب السلام سے ۶۱۰ میٹر پر واقع ہے اس کی عمارت سہ منزلہ ہے۔ نیچے تہہ خانہ اور اس کے اوپر والی منزل مارکیٹ پر مشتمل ہے جسے سوق بلال (بلال مارکیٹ) کہتے ہیں۔ تیسری منزل مسجد ہے جس پر خوبصورت گنبد اور حسین مینار ہے۔

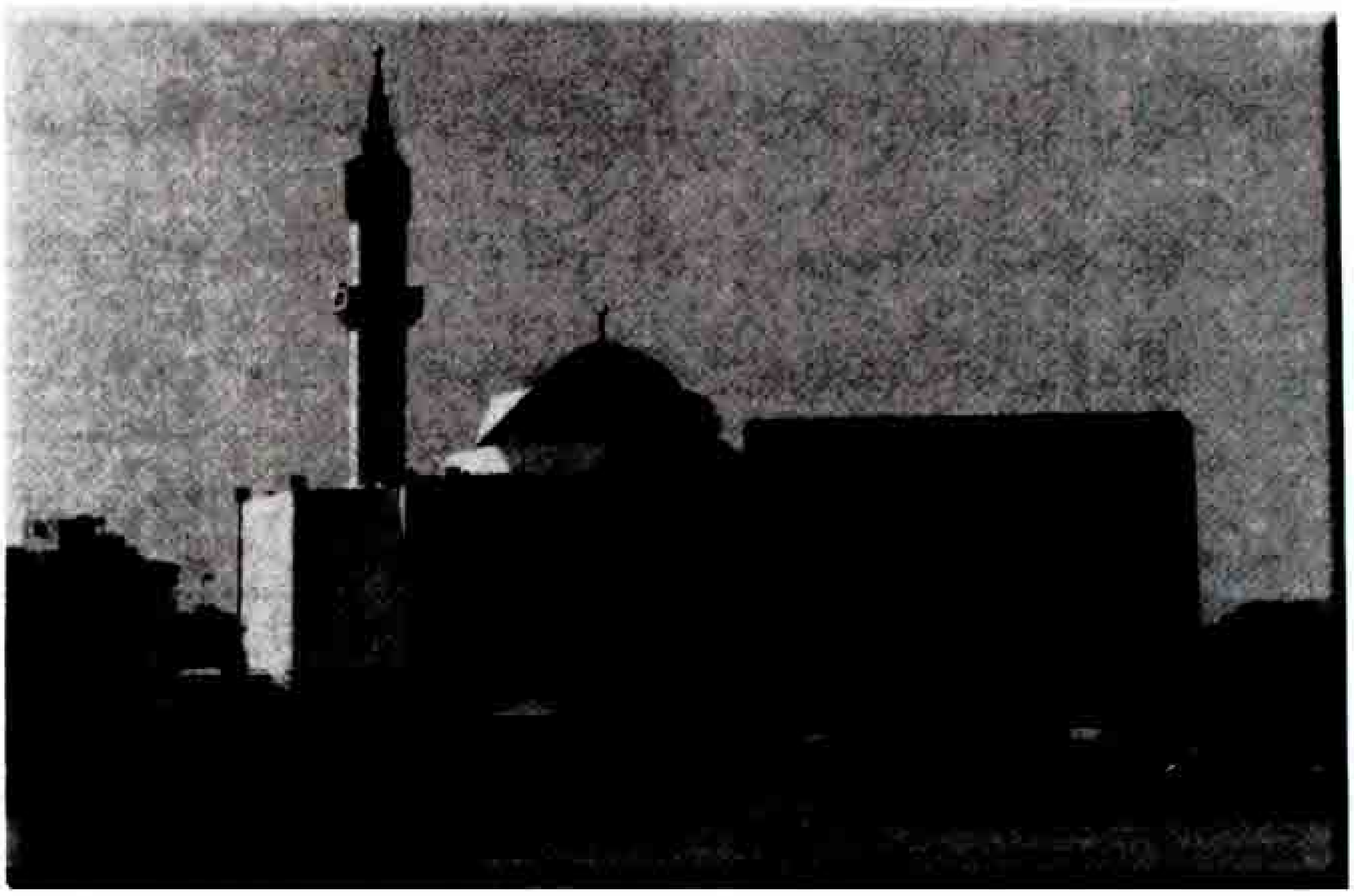

مسجد بلال

اہم تنبیہ یہ کوئی تاریخی مسجد نہیں۔ پندرہویں صدی کی پہلی دہائی میں یہ مسجد و عمارت شیخ محمد حسین ابو العلاء نے تعمیر کر کے محکمہ اوقاف و مساجد کی تحویل میں دیدی تاکہ وہ اس کی ذمہ داری سنبھال لیں۔ ❶ یہ وضاحت اسلئے کی گئی ہے کہ بعض زائرین اسے تاریخی مسجد سمجھ کر اس کی زیارت کا اہتمام کرتے ہیں اسلئے کہ اس کا نام مسجد بلالؓ ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اس نام کی ایک تاریخی مسجد عیدگاہ کے قریب موجود تھی اور مسجد عمر بن خطابؓ کے شمال مغرب میں تھی۔ اس وقت اس کا محل وقوع ❷ عنبریہ میں محکمہ ڈاک کے شمالی حصہ میں ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ موجودہ مسجد بلال رضی اللہ عنہ جو شارع قربان کے ابتداء میں ہے نو تعمیر ہے اور تاریخی مسجد نہیں۔

''السقیا''

سقیا ایک جگہ کا نام ہے جو حرہ غربیہ (مغربی محلّہ) میں ہے وہاں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی زمین تھی آجکل اس کا زیادہ حصہ قدیم ریلوے سٹیشن کے احاطے میں آیا ہوا ہے۔ اس علاقہ کو سقیا اس

---

❶ دلیل الانجازات السنوی ۱۴۰۹ھ ص ۴۷۔

❷ تاریخ معالم المدینۃ المنورۃ ص ۹۶، ص ۱۰۵۔ الدر الثمین ص ۲۳۰۔ المدینۃ المنورۃ فی التاریخ ص ۷۹۔

marfat.com

لئے کہا جاتا ہے کہ یہاں کنویں بہت زیادہ تھے نیز تاریخی روایات میں ہے کہ جب شاہ یمن تبع (1) نے مدینہ منورہ سے جاتے ہوئے اس جگہ قیام کیا، اسے بہت پیاس محسوس ہوئی تو بارش آ گئی اس نے اس علاقہ کا نام سقیا رکھ دیا۔ (2) (3)

رسول اکرم ﷺ جب بدر (4) تشریف لے جارہے تھے تو اسی مقام سقیا میں لشکر کی تنظیم نو کی یہیں وضو کیا اور نماز ادا فرمائی تھی اور اہل مدینہ کیلئے دعا کی۔ آپ سقیا کے کنویں سے پانی نوش فرمایا کرتے تھے۔ آپ کی نماز کی جگہ پر حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے مسجد تعمیر کروادی۔ تفصیل ملاحظہ ہو:

سقیا میں نبی ﷺ کی نماز اور اہل مدینہ کیلئے دعا نبی اکرم ﷺ صحابہؓ کی جماعت کے ساتھ سقیا پہنچے تو وضو کیا، نماز ادا فرمائی اور مدینہ طیبہ والوں کیلئے برکت کی دعا فرمائی۔ جیسا کہ امیر المومنین علی بن ابی طالب ؓ کی روایت ہے کہ جب ہم سقیا پہنچے جو سعد بن ابی وقاصؓ کی ملکیت ہے تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا وضو کے لئے پانی لاؤ، وضو فرما کر قبلہ رُخ کھڑے ہو گئے اور دعا فرمائی:

''اے اللہ تیرے بندے اور خلیل ابراہیمؑ نے مکہ والوں کیلئے برکت کی دعا فرمائی، اور میں تیرا بندہ اور رسول ہوں میں مدینہ والوں کیلئے دعا کرتا ہوں کہ ان کے مُد (5) اور صاع (6) میں برکت فرما جیسی تو نے مکہ والوں کیلئے برکت فرمائی اس سے دوگنی برکت دے (یہ حدیث حسن صحیح ہے) (7)

مسند احمد کی روایت کے یہ الفاظ ہیں: جو برکت اہل مکہ کو دی اس سے دومثل عطا فرما۔ (8)

---

(1) تبع بن حسان بن تبع بن کلکیرب بن تبع بن اقرن یہ تبع اصغر کا بھائی تھا۔ یثرب آیا اور جبل احد کے دامن میں مقیم ہو گیا اس نے یہودی مذہب اختیار کر لیا۔ پھر یہی یمن میں یہودیت لے کر گیا تھا ۷۸ سال اس نے حکومت کی اور یمن کے حمیر بادشاہوں سے تھا جنہوں نے یمن پر ۲۷۵ء عیسوی سے ۵۲۳ تک حکومت کی (المعارف ص ۶۳۴) (2) وفاء الوفا ۴/۱۲۳۴

(3) آج کل مقام سقیا میں جس ریلوے سٹیشن کے کھنڈرات موجود ہیں اس اسٹیشن کا افتتاح ۱۳۲۶ھ میں ہوا۔ یہ ریلوے لائین مدینہ منورہ سے دمشق تک ۱۵۰۰ کلومیٹر تھی جو ۱۹۱۴ء کی عالمی جنگ میں بند ہو گئی۔ عنبریہ اسٹیشن میں ابھی تک ریلوے کے انجن اور ڈبے پڑے ہوئے ہیں (شئون الحرمین الشریفین فی العہد العثمانی فی ضوء الوثائق الترکیۃ العثمانیہ ص ۴۴۔

(4) بدر مکۃ المکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ایک جگہ ہے عربی میں یہ مذکر و مونث دونوں طرح بولا جاتا ہے یہاں ایک کنواں ہے جس کے کھودنے والے کا نام بدر تھا اس لئے اس سارے علاقے کا نام بدر مشہور ہو گیا۔ مدینہ منورہ سے یہ ایک سو پچاس کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے رمضان المبارک ۲ھ کو یہاں حق و باطل کا پہلا معرکہ ہوا اور اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب فرمایا (معجم البلدان ا/ ۳۵۷۔ مختار الصحاح ب در)

(5) مُد ایک وزنی پیمانہ ہے جسکا اندازہ ایک اور ثلث رطل حجاز میں۔ عراق والے ۲ رطل کا قرار دیتے ہیں (مختار الصحاح)

(6) صاع کا وزن چار مُد ہوتا ہے اس کی جمع اَصوُع آتی ہے اور صواع بھی آتی ہے (مختار الصحاح)

(7) جامع الترمذی کتاب المناقب باب فی فضل المدینۃ حدیث نمبر ۳۹۱۴۔ (8) الفتح الربانی ۲۳/۲۵۵ نمبر حدیث ۵۶۷۔

marfat.com

حضرت ابوقتادہؓ (1) کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وضوفرمایا پھر سعدؓ کی زمین میں نماز ادا فرمائی پھر دعا کی: اے اللہ تیرے خلیل اور بندے ابراہیمؑ نے مکہ والوں کیلئے دعا کی میں محمد ﷺ تیرا بندہ اور رسول ہوں تجھ سے مدینہ والوں کیلئے دعا کرتا ہوں جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ والوں کیلئے دعا کی۔ ہم تجھ سے دعا کرتے ہیں کہ ان کے صاع اور مُد اور پھلوں میں برکت عطا فرما۔ اے اللہ ہمیں مدینہ ایسا محبوب بنا دے جیسے تو نے ہمارے لئے مکہ کو محبوب بنا رکھا ہے اور یہاں جو کالی (2) وبائی بیماری ہے اسے ختم کر دے اے اللہ میں مدینہ کے دونوں میدانوں کے اندر کے علاقہ کو حرم قرار دیتا ہوں جیسا کہ ابراہیمؑ کی زبان پر مکہ کو حرم قرار دیدیا گیا۔ ہیثمی نے اسے احمد سے روایت کیا اور کہا کہ اس کے راوی صحاح والے ہیں۔ (3)

نبی اکرم ﷺ سقیا میں لشکر کو جمع کر کے دعا فرماتے ہیں

سترہ رمضان ۲ھ کو رسول اللہ ﷺ بدر جانے کے لئے نکلے تو لشکر کو سقیا میں جمع فرما کر اللہ تعالیٰ سے مدد و نصرت کی دعا فرمائی جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ نے لشکر کو سقیا کے میدان میں جمع فرمایا اور وہاں نماز ادا فرمائی۔ (4) حافظ ابن حجر فرماتے ہیں۔ حدیث میں عرض الجیش کے الفاظ ہیں کہ جنگ سے پہلے لشکر کے احوال معلوم کرنا تاکہ ان کی ہیئت اور ترتیب کو بغور دیکھا جا سکے۔ (5)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ بدر کو نکلے تو ہمارے پاس ستّر اونٹ تھے اور ہم دو تین یا چار افراد ایک اونٹ پر باری باری سوار ہوتے، میں اسوقت صحابہؓ میں سب سے زیادہ امیر تھا، اور پیدل چلنے پر سب سے سخت اور سب سے زیادہ تیرانداز تھا میں نہ جاتے ہوئے سوار ہوا اور نہ آتے ہوئے۔ ہم یثرب سے سقیا کی طرف روانہ ہوئے تو رسول اکرم ﷺ نے دعا فرمائی اے اللہ یہ پیدل ہیں انہیں سوار کر، یہ ننگے ہیں انہیں لباس دے، یہ بھوکے ہیں انہیں سیر کر دے، یہ غریب ہیں انہیں غنی کر دے اپنے فضل و کرم سے۔ سعدؓ کہتے ہیں جب ہم واپس ہوئے تو ہر خواہشمند کے

---

(1) ابوقتادہ کا نام حارث یا نعمان ہے، شاہسوار نبویؐ تھے۔ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ہمارا بہترین شاہسوار ابوقتادہؓ ہے ۵۴ھ میں ستر برس کی عمر میں انتقال فرما گئے (اسد الغابہ ۲۵۰/۵) تہذیب التہذیب ۲۰۴/۱۲، ۲۰۵۔

(2) سَخم (سیاہی) مسند احمد میں واجعل مابها من وباء بخم کے الفاظ ہیں ۳۰۹/۵) بخم کا لفظ لغت میں کہیں دستیاب نہیں تصحیف معلوم ہوتی ہے (مترجم عفی عنہ) سخم سیاہی الاسخم الاسود اور سُخاء ہنڈیا کی سیاہی (القاموس۔ مختار الصحاح س خ م)۔

(3) مجمع الزوائد ۳۰۴/۳۔ الفتح الربانی ۲۵۷/۲۳ حدیث نمبر ۵۷۳۔

(4) تاریخ المدینۃ المنورہ لابن شبہ ۷۲/۱۔ (5) فتح الباری ۳۹۳/۷۔

marfat.com

پاس سواری تھی، ہر ایک کے پاس ایک اور دو اونٹ، جو ننگا تھا اسے لباس مل گیا اور سب کو کفار کے جمع کردہ خوراکی ذخیرہ سے کھانے کو مل گیا۔ نیز قیدیوں کے فدیہ سے ہر تنگدست غنی ہو گیا۔ ❶

نبی ﷺ کا سقیا سے پانی نوش فرمانا

روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک سلمیٰ کی ❷ ہندؓ، اسماؓ ❸ اور حارثہؓ آپؐ کی ازواج مطہرات کیلئے بیر سقیا سے پانی کے گھڑے بھر کر لاتے، آپ کا خادم رباحؓ ❹ جو سیاہ غلام تھا آپؐ کے حکم سے کبھی غرس کے کنوئیں سے پانی لاتا اور کبھی سقیا کے کنوئیں سے۔ ❺ عاصم بن عبداللہ حکمی کا بیان ہے کہ جب رسول اکرم ﷺ بدر کو تشریف لے گئے تو سقیا کے کنویں سے آپؐ نے پانی نوش فرمایا اور بعد میں بھی وہاں کا پانی پیتے رہے۔ ❻

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا سقیا میں دعائے استسقاء کرنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ قحط ہو جاتا تو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ حضرت عباس بن عبدالمطلبؓ ❼ کو لیکر دعا کرتے۔ اے اللہ ہم تیرے نبی ﷺ کے توسّل سے تجھ سے پانی مانگتے تھے تو عطا کر دیتا تھا۔ اب ہم تیرے نبی ﷺ کے چچا کے توسّل سے تجھ

---

❶ وفاء الوفا، ۳/۸۴۴ ❷ یہ حضرت سلمیٰ حضرت رافعؓ کی والدہ ہیں رسول اللہ ﷺ کی آزاد کردہ لونڈی ہیں یہ حضرت ابو رافع کی بیوی تھیں اور ابراہیمؓ بن رسول ﷺ کی دائی تھیں انہوں نے ہی سیدہ فاطمۃ الزہراؓ کو غسل دیا تھا۔ (تہذیب التہذیب ۱۲/۴۲۵)۔ ❸ ہند بن حارثہ اسلمی اہل صُفہ اور اصحاب حدیبیہؓ سے تھے (الاصابہ ۳/۵۷۸ نمبر ۹۰۰۷) اسماء بن حارثہ اسلمی اہل صُفہ سے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ہند اور اسماء کو نبی اکرم ﷺ کا خادم سمجھتا ہوں اسلئے کہ انہوں نے بہت لمبا عرصہ آپؐ کی خدمت کی اور حاضر رہے ۶۰ھ میں بعمر اسی برس بصرہ میں انتقال ہوا (الاصابہ ۱/۵۴)۔ ❹ رباحؓ رسول اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام کبھی کبھی دربان نبوی کے فرائض سرانجام دیتے تھے، یہی ہیں جنہوں نے حضرت عمر فاروقؓ کیلئے آپؐ سے اجازت لی تھی جبکہ آپؐ ازواج مطہراتؓ سے ایک مہینہ کیلئے گوشہ نشین ہو گئے تھے (اسد الغابہ لابن اثیر ۲/۴۹)۔
❺ الطبقات الکبریٰ لابن سعد ۱/۵۰۴۔ ❻ (الطبقات الکبری لابن سعد ۱/۵۰۶)
❼ عباس بن عبدالمطلب بن ہاشم۔ رسول اکرم ﷺ کے چچا ہیں ۸ھ میں اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا جبکہ آپؐ مکۃ المکرمہ جا رہے تھے راستہ میں جحفہ کے مقام پر ملاقات ہوئی۔ حجاج کو پانی پلانے اور تعمیر مسجد حرام کا عہدہ جاہلیت میں ان کے ذمہ تھا۔ یہ عہدہ نبی اکرم ﷺ نے انہی کے پاس رہنے دیا۔ ان کی بیوی کی بہن میمونہؓ سے ۷ھ میں نبی اکرم ﷺ نے نکاح فرمایا۔ واقعہ فیل سے تین سال قبل ولادت ہوئی ۳۲ھ میں بعمر ۸۹ سال واصل بحق ہوئے۔ جب جنگ بدر میں قیدی ہو کر آئے تو منافق عبداللہ بن اُبی کی قمیص کے بغیر کسی کی قمیص انہیں پوری نہ آئی۔ اسی لئے جب ابن اُبی مر گیا تو آپؐ نے اپنی قمیص اس کے کفن کیلئے عطا فرمادی (اگر چہ وہ رئیس المنافقین تھا) المعارف ص ۱۲۱۔ اسد الغابہ ۳/۶۰۔۶۳۔

marfat.com

سے پانی مانگتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں تو انہیں پانی مل جاتا❶

احمد عباسی کہتے ہیں کہ اسی سقیا کے مقام پر حضرت عمرؓ نے حضرت عباس بن عبدالمطلبؓ کو لیکر دعائے استسقاء کی تھی تب حضرت عباسؓ نے یہ دعا کی: اے اللہ مصیبت ہمیشہ گناہ کی وجہ سے پڑتی ہے اور توبہ کے سوا دور نہیں ہوتی۔ تیرے نبی ﷺ کے قریبی ہونے کی وجہ سے لوگ مجھے تیرے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ یہ گناہوں والے ہاتھ اور پیشانیاں توبہ کیلئے پیش ہیں ہمیں بادلوں سے پانی دیجئے (یہ کہنا تھا) کہ آسمان پر پہاڑوں جیسے بادل آ گئے اور سب تر و تازہ ہو گئے اور لوگوں کو روزگار مل گیا۔ اسی لئے حضرت عباسؓ کو ساقی الحرمین کہتے ہیں۔❷

(۱۹) مسجد سقیا

چونکہ یہ مسجد سقیا کے علاقہ میں اور سقیا کے کنویں کے قریب ہے اسلئے اس کا نام یہ ہے۔ یہ قدیم ریلوے سٹیشن کے حدود کے اندر جنوب کی طرف واقع ہے اور مسجد نبوی شریف کے جنوب مغربی کونے سے ۲ کیلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔

تعمیر مستطیل دالان جس پر تین گنبد ہیں اور درمیانہ گنبد بڑا ہے۔ دیوار کے قبلہ میں محراب بھی موجود ہے۔ شمالی، مشرقی اور مغربی دیواریں گول ڈاٹوں پر مشتمل ہیں اور سفید روغن کی گئی ہیں❸ میں نے ۳ / جمادی الاولی ۱۴۱۸ھ کو اس مسجد کی پیمائش کی جو مشرق سے مغرب ۱۳ میٹر اور جنوب سے شمال ۵ میٹر ہے ۱۴۲۲ھ میں اس کی مرمت کی گئی۔

☆ **متقدمین و متاخرین** اس مسجد کے تاریخی ہونے پر متفق ہیں۔ اور اس پر بھی کہ وہ ریلوے سٹیشن کے اندر موجود ہے۔

ابراہیم عیاشی متوفی ۱۴۰۳ھ لکھتے ہیں کہ مسجد سقیا ریلوے سٹیشن کی جنوبی دیوار کے اندر ہے۔ جنوب میں تقریباً دس میٹر کے فاصلہ پر سقیا کا کنواں ہوتا تھا جسے سڑک بنانے کیلئے ختم کر دیا گیا۔❹

تاریخی ادوار سمہودی کے کہنے کہ مطابق رسول اللہ ﷺ کی نماز ادا کرنے کی جگہ پر حضرت عمر بن

---

❶ صحیح بخاری کتاب الاستسقاء باب سؤال الناس الامام اذا قحطوا ۱۵۱: ۱۰۰۸۔
❷ (عمدۃ الاخبار ص ۱۸۹) ❸ المدینۃ المنورہ تطورہا العمرانی ص ۲۰۹، ۲۱۰
❹ المدینۃ بین الماضی والحاضر ص ۱۸۸

marfat.com

عبدالعزیزؒ نے مسجد تعمیر کرادی تھی۔ ❶ ابن شبہ متوفی ۲۶۲ھ نے ان مساجد کے ضمن میں اسے شمار کیا جن میں رسول اکرم ﷺ نے نماز ادا فرمائی۔ ❷ مطری نے اس مسجد کا ذکر نہیں کیا شاید اسلئے کہ وہ اسوقت

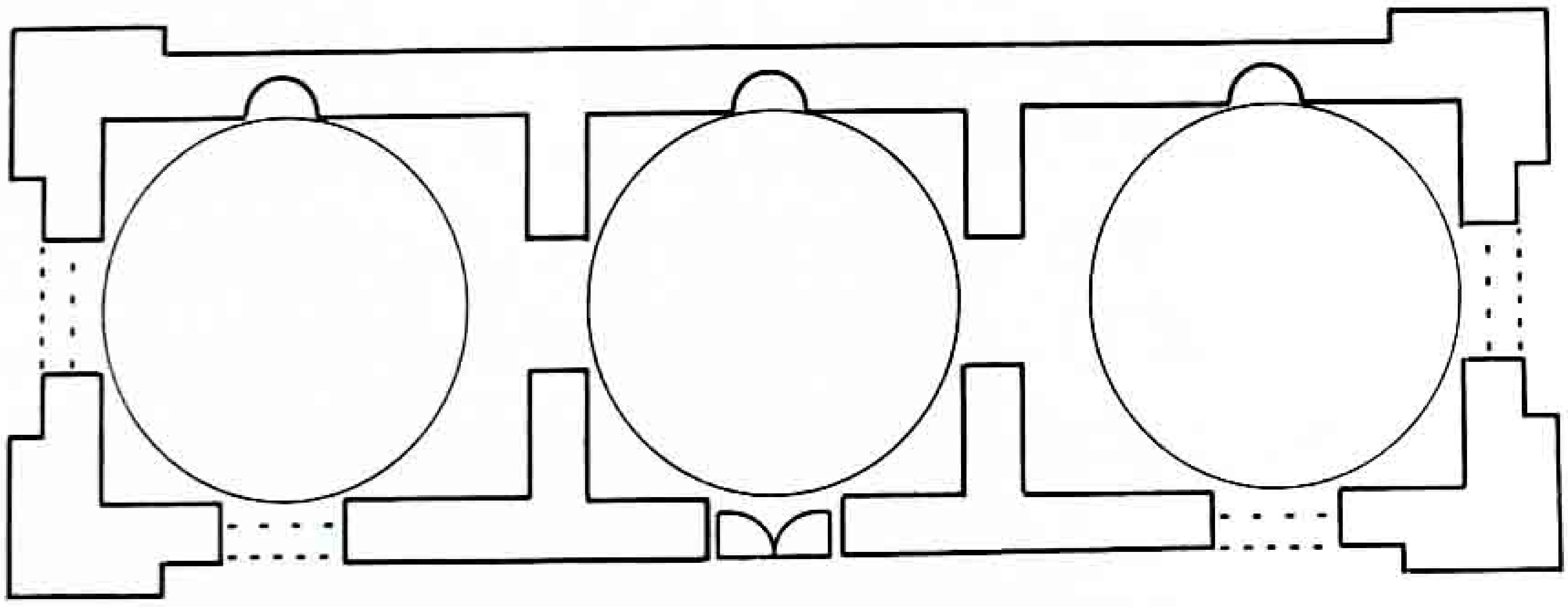

مسجد سقیا کا خوبصورت افقی خاکہ

منہدم ہو چکی ہوگی۔ سمہودی نے ابوعبداللہ اسدی (جو متقدمین سے ہیں) کی تحریر کا ذکر کیا ہے ❸ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے زمانہ میں یہ مسجد مشہور تھی اور تاریخی عمارات میں شمار ہوتی تھی۔ سمہودی متوفی ۹۱۱ھ نے موقع کے تلاش کرنے کا اور نشاندہی کا ذکر کرتے ہوئے اسے دور عمر بن عبدالعزیزؒ کی عمارت قرار دیا۔ ان کا بیان ہے کہ یہ مسجد غیر معروف تھی۔ اتفاقاً میں اس جگہ گیا اور مسجد کو تلاش کیا۔ میں نے اس جگہ منہدم شدہ کھنڈر محسوس کیا اور کاریگر کو بلوا کر کہا کہ اندر کی طرف سے اس کی بنیادیں کھود کر نکالو۔ جس سے مسجد کا محراب اور عمارت کا مربّع ہونا اور پتھر کی عمارت کا چونہ گچ ہونا واضح ہوگیا۔ زمین کے اندر جب نصف ذراع سے زیادہ رہ گیا تو مسجد کی گچ کی سفیدی نظر آ گئی جسے دیکھنے والا جان سکتا ہے کہ یہ عمارت عمر بن عبدالعزیزؒ کے دور کی ہے۔

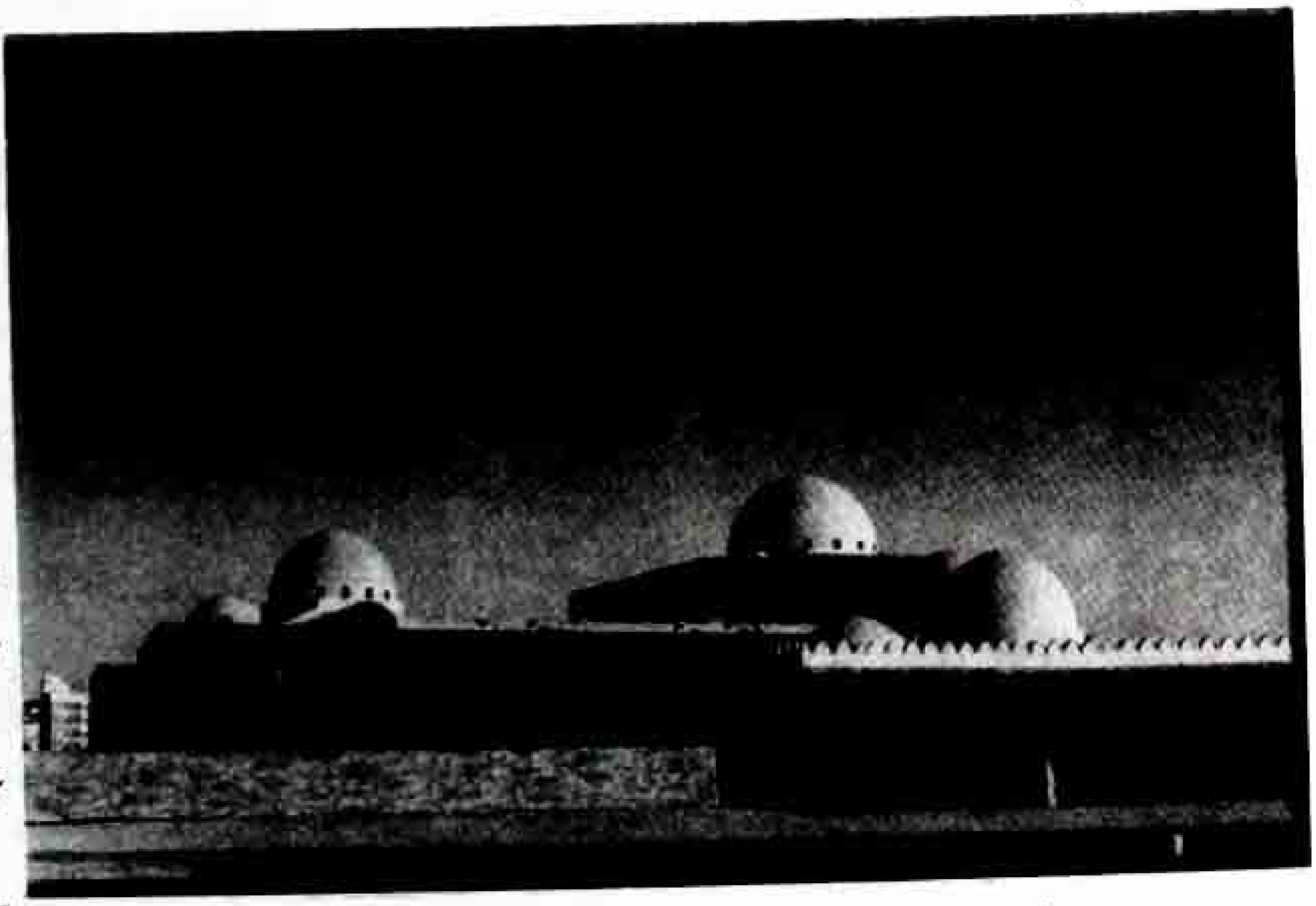

مسجد سقیا (دوران مرمت) پس منظر میں بلدیہ کا دفتر

❶ وفاء الوفا ۳/۸۴۵۔ ❷ تاریخ المدینۃ المنورہ لابن شبہ ۱/۷۲۔ ❸ وفاء الوفا ۳/۸۴۳

marfat.com

الحمدللہ اسے اس کی بنیادوں پر مربع ساخت میں تعمیر کردیا گیا جس کا رقبہ ۷×۷ ہاتھ ہے۔
❶ یعنی تقریباً ۳.۵×۳.۵ میٹر۔ گیارہویں صدی ہجری میں احمد عباسی نے، ابوسالم عیاشی نے ۱۰۷۰ء کے سفرنامہ میں چودھویں صدی ہجری کے شروع میں علی بن موسیٰ آفندی، ابراہیم رفعت نے ۱۳۱۸ھ کے سفرنامہ میں، چودھویں صدی ہجری کے نصف میں عبدالقدوس انصاری، علی حافظ اور ابراہیم عیاشی متوفی ۱۴۰۳ھ، اور غالی محمد شنقیطی سب نے اس مسجد کا ذکر کیا ہے۔ ادارہ اوقاف و مساجد کی سالانہ رپورٹ ۱۴۰۹ھ اور ۱۴۱۳ھ میں بھی اس مسجد کا تذکرہ موجود ہے۔ ❷

(۲۰) مسجد بنی دینار

(ا) چونکہ یہ مسجد بنو دینار کے گھروں میں واقع تھی اسلئے اسے مسجد بنی دینار کہتے ہیں ❸

(ب) مغسلہ کے علاقہ میں واقع ہے اسلئے اسے مسجد مغسلہ بھی کہتے ہیں فیروز آبادی نے مغسلہ بروزن منزلہ لکھا ہے۔ ❹

(ج) اسے مسجد مغیسلہ بھی کہتے ہیں بصورت تصغیر مغسلہ، اسلئے کہ یہ علاقہ مغیسلہ کے نام سے بھی مشہور ہے۔ خیاری کہتے ہیں کہ مسجد مغسلہ اور مسجد مغیسلہ اور مسجد بنی دینار ایک ہی مسجد کے مختلف نام ہیں ❺

مسجد بنو دینار

محل وقوع عنبریہ میں گورنر ہاؤس کے پیچھے واقع ہے محلّہ کے اندر سے اس کو راستہ جاتا ہے۔

مسجد بنی دینار کا تعین مغسلہ کے علاقہ میں دو مسجدیں ہیں۔ ایک بڑی مسجد ہے جو بلندی پر واقع ہے اور اس کی ستائیس سیڑھیاں ہیں جس کا ایک دروازہ مغرب اور دوسرا شمال کی جانب ہے شمالی

---

❶ وفاء الوفا ۸۴۵/۳۔ ❷ عمدۃ الاخبار ص ۱۸۸۔۱۸۹، المدینۃ المنورۃ فی رحلۃ العیاشی ص ۱۲۱، ۱۲۲، وصف المدینۃ المنورہ ص ۱۷۔۳۶
❸ وفاء الوفا ۸۶۶/۳۔
❹ وفاء الوفا ۸۶۶/۳۔
❺ تاریخ معالم المدینۃ المنورہ ص ۱۱۶۔

marfat.com

دروازہ کے داہنی جانب ایک تختی نصب ہے جس پر **مسجد المالحة ١٠** لکھا ہے اس کے جنوب مغرب میں قبرستان ہے اور قبلہ کی جانب قریب ہی ایک چھوٹی مسجد ہے جس کا رستہ جانب مشرق ہے اور اس پر ایک تختی نصب ہے جس پر مسجد مغیسلہ، ۹ لکھا ہے شمال مشرقی کونہ پر بیت الخلاء اور وضو خانے ہیں۔ مشرق سے بجانب مغرب ۹ میٹر ہے۔ مشرقی دیوار ۷ میٹر اور مغربی دیوار چار میٹر سے زیادہ ہے۔ لمبائی ۱۱ میٹر ہے۔

ان دونوں مساجد میں سے کونسی مسجد بنی دینار ہے؟ تحقیق وجستجو کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ چھوٹی مسجد ہی مسجد بنی دینار (تاریخی) ہے اور اس لئے بھی کہ اسے مسجد مغیسلہ کے نام سے آج تک شہرت ہے اور مسجد بنی دینار کا یہ بھی ایک نام ہے۔

اس میں نبی اکرم ﷺ کا نماز ادا کرنا یحیٰی بن نضر انصاری ❶ اور عبداللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے مسجد بنی دینار میں نماز ادا کی ہے۔ ❷

تاریخی ادوار ابن شبہ متوفی ۲۶۲ھ نے ان مساجد کے ضمن میں اس مسجد کا ذکر بھی کیا ہے جن میں رسول اکرم ﷺ نے نماز ادا کی ہے تیسری صدی کی کتاب المناسک میں بھی تاریخی مساجد کے ضمن میں اس کا ذکر کیا گیا ہے۔ مراغی متوفی ۸۱۶ھ نے تاریخی مساجد کے ضمن میں اس کا ذکر کیا ہے اور فیروز آبادی متوفی ۸۱۷ھ اور ابوالبقاء مکی متوفی ۸۵۴ھ نے اور سمہودی متوفی سنہ ۹۱۱ھ نے بھی اس کا ذکر کیا ہے۔ ❸

گیارہویں صدی ہجری میں احمد عباسی کہتے ہیں کہ اس مسجد کے محراب میں ایک پتھر نصب ہے اور اس پر **ھذا مسجد رسول اللہ ﷺ** لکھا ہوا ہے میں نے اسے ناپا تو اس کی لمبائی چھ ہاتھ ہے اور اتنا ہی عرض ہے یعنی مربع ہے۔ ۳×۳ میٹر۔

ابراہیم عباس ❹ مدنی متوفی ۱۳۰۰ھ لکھتے ہیں کہ مسجد کھنڈر ہوگئی اور اس کے پتھر بکھر گئے معمولی نشان باقی ہے بعض مشائخ اہل مدینہ نے ہمیں وہ جگہ دکھائی اور نشاندہی کی ❺ خیاری متوفی ۱۳۸۰ھ کہتے ہیں یہ مسجد موجود ہے۔ ❻

---

❶ یحیٰی بن نضر انصاری مدنی طبقہ رابعہ سے ہے اور ثقہ ہے، تقریب، ترجمہ نمبر ۷۶۵۹۔ ❷ تاریخ المدینۃ المنورۃ لابن شبہ ۶۴/۱ تحقیق النصرۃ ص ۱۴۹۔ ❸ تاریخ المدینۃ المنورہ لابن شبہ ۶۴/۱، ۷۰ کتاب المناسک ص ۴۰۰ تحقیق النصرۃ ص ۱۴۹۔ المغانم المطابہ مخطوطہ ورق ۱۲۲۸ البحر العمیق فی المناسک مخطوطہ ورق ۱۶۳ وفاء الوفا ۳/ ۸۶۶۔ ❹ ابراہیم بن منصور بن محمد عباسی مدنی صدیقی علماء مدینہ منورہ میں سے تھے، بڑے مہمان نواز تھے۔ مسجد ابوبکر صدیقؓ مناخہ کے امام تھے سنہ ۱۳۰۰ھ میں انتقال ہوا اور بقیع میں دفن ہوئے۔ المناھل الصافیۃ ص ۹-۱۲۔ ❺ المناھل الصافیۃ: ص ۴۹۔ ❻ تاریخ معالم المدینۃ المنورۃ ص ۱۱۵۔

marfat.com

۲۱ مسجد منارتین

اسے مسجد منارتین ❶ اسلئے کہتے ہیں کہ یہ منارتین کے قریب ہے اور منارتین سے مراد دو زرد پہاڑ ہیں جو حرہ کے شمال کی طرف ہیں آجکل انہیں عصیفرین کہا جاتا ہے۔ اسے مسجد بنی دینار الاعلیٰ بھی کہتے ہیں اسلئے کہ بنی دینار کی غار کے قریب ہے۔ ❷ بعض لوگ مسجد الخضر ❸ بھی کہتے ہیں اس کی وجہ تسمیہ معلوم نہیں ہوسکی، نیز متقدمین نے اس نام کا کہیں ذکر نہیں کیا۔ صرف علی بن موسیٰ پہلے شخص ہیں جنہوں نے چودہویں صدی کی ابتداء میں یہ نام لکھا ہے۔ اسی لئے ابراہیم عیاشی کہتے ہیں کہ یہ نام رکھنے کی کوئی وجہ نہیں۔ ❹

تاریخی ادوار ابن زبالہ اور یحیٰی نے اسے ان مساجد میں شمار کیا ہے جن میں رسول اللہ ﷺ نے نماز ادا کی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دوسری صدی ہجری کے آخر میں یہ مسجد موجود تھی بلکہ اس سے پہلے سے چلی آرہی تھی۔ ❺ فیروز آبادی متوفی ۸۱۷ھ سمہودی متوفی ۹۱۱ھ نے اس مسجد کا ذکر کیا ہے لیکن جگہ کا تعین نہیں کیا۔ احمد عباسی لکھتے ہیں کہ ۹۷۲ھ میں بحمد اللہ تعالیٰ مجھے اس کا پتہ چل گیا اس کی جگہ مقام سقیا کے بعد ہے اور بنیادیں زمین سے ہاتھ بھر اونچی باقی ہیں محراب اور دروازہ کا نشان واضح ہے چودھویں صدی کے شروع میں علی

مسجد منارتین

آفندی نے بھی اس کا ذکر کیا ہے۔ ابراہیم عیاشی متوفی ۱۴۰۳ھ لکھتے ہیں کہ یہ مسجد کھنڈر کی شکل میں موجود ہے لیکن اس کی حدود ظاہر ہیں، قریب ہی ایک تاریخی کنواں ہے جو فاطمہ بنت حسینؓ کی طرف منسوب ہے

---

❶ وفاء الوفا ۳/۸۷۸۔
❷ المدینۃ بین الماضی والحاضر ص ۱۹۶۔
❸ وصف المدینۃ المنورۃ ص ۱۷۔
❹ المدینۃ بین الماضی والحاضر ص ۱۹۶
❺ وفاء الوفا ۳/۸۷۸

marfat.com

اور ایک احاطہ کے اندر موجود ہے، خیاری متوفی ۱۳۸۰ھ نے بھی اس مسجد کا ذکر کیا ہے۔ (۱)

میں ۱۴؍ربیع الاول ۱۴۱۸ھ کو اس مسجد کی زیارت و پیائش کیلئے گیا۔ اس کے گرد کھلا میدان ہے صرف مغربی جانب گاڑیوں کی مرمت کی ورکشاپیں ہیں اور ان کے متصل پٹرول پمپ ہے۔ مسجد اور پٹرول پمپ کے درمیان قریبا سو میٹر کا فاصلہ ہے۔ مشرق و مغرب کے درمیان لمبائی ۹.۱۰ میٹر اور عرض ۷.۸۵ میٹر ہے اس کے کھنڈر کی باقی ماندہ دیواروں کی بلندی تقریبا دو میٹر ہے۔

(۲۲) مسجد شجرہ (مسجد میقات)

(ا) اسے مسجد شجرہ اسلئے کہتے ہیں کہ یہ اس درخت کی جگہ بنائی گئی ہے جس کے سایہ تلے نبی اکرم ﷺ مکہ مکرمہ جاتے وقت قیام فرماتے تھے۔ (۲)

(ب) اسے مسجد ذوالحلیفہ بھی کہتے ہیں (۳) اسلئے کہ یہ ذوالحلیفہ کے علاقہ میں مسجد نبوی شریف کے جنوب مغربی کونہ سے ۹،۱ کلو میٹر اور مسجد قبا سے آٹھ کلو میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ آجکل یہ بستی ابیار علی کے نام سے مشہور ہے۔

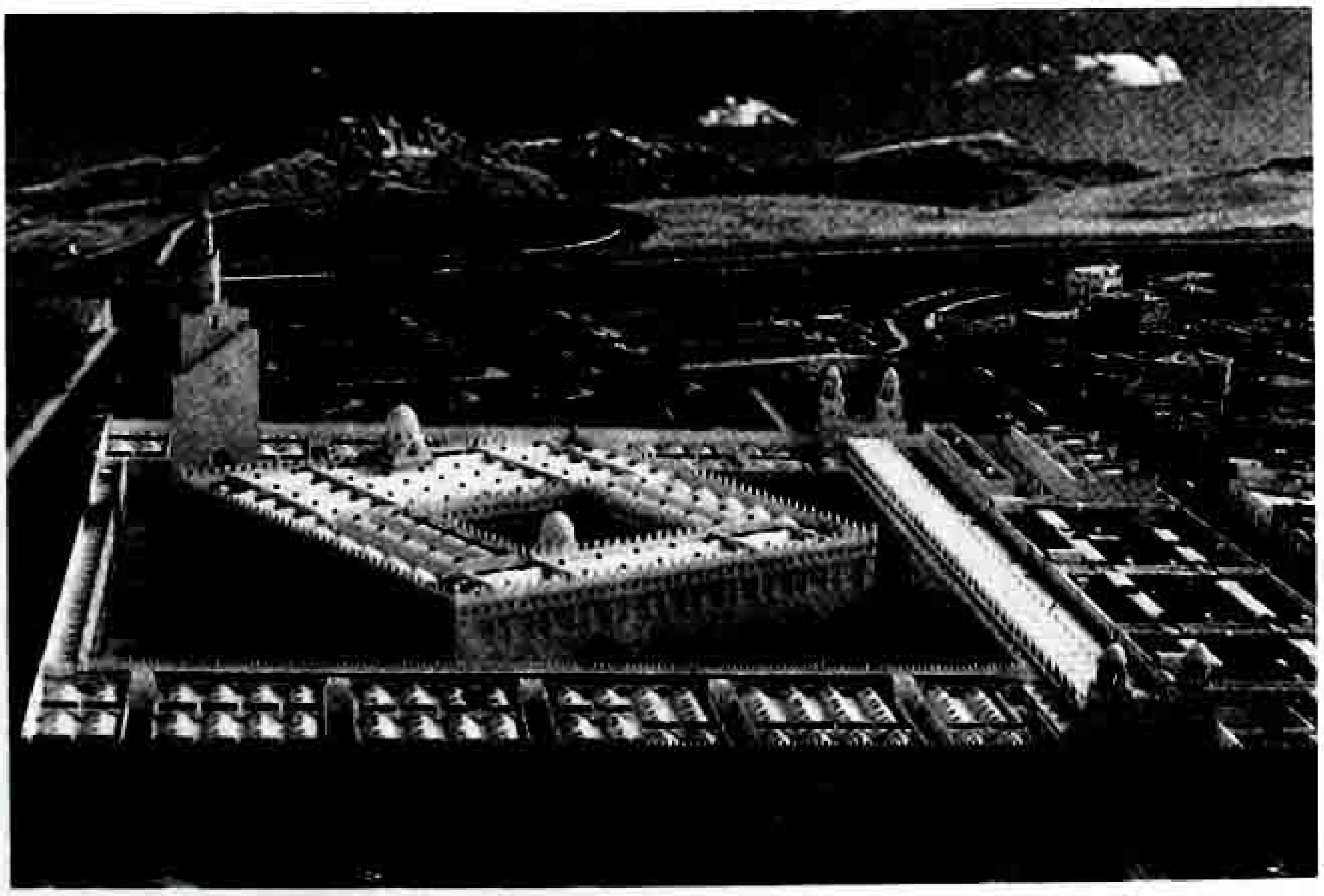

مسجد میقات (مسجد شجرہ)

(ج) اسے مسجد میقات بھی کہتے ہیں۔ اسلئے کہ اہل مدینہ اور جو یہاں سے گذر کر مکہ مکرمہ جائے ان کی میقات ہے۔ (۴) اسی لئے اسے مسجد المحرم (۵) اور مسجد احرام بھی کہتے ہیں۔ (۶)

اس جگہ نبی اکرم ﷺ کی ادائیگیِ نماز

حدیث میں ہے کہ آپؐ نے یہاں نماز ادا فرمائی

---

(۱) المغانم المطابہ (مخطوط) ورق ۲۲۹، وفاء الوفا ۳/۸۷۸ عمدۃ الاخبار ص ۱۹۹ وصف المدینۃ المنورۃ ص ۱۷، المدینۃ بین الماضی والحاضر ص ۱۹۶۔ تاریخ معالم المدینۃ ص ۱۰۹ (۲) وفاء الوفا ۳/۱۰۰۲ (۳) التعریف بما آنست الہجرۃ ص ۶۵
(۴) عمدۃ الاخبار ص ۲۱۵۔ (۵) المدینۃ بین الماضی والحاضر ص ۴۷۰ (۶) تاریخ معالم المدینۃ ص ۱۱۱

marfat.com

ہے بخاری و مسلم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شجرہ کے راستے سے تشریف لیجایا کرتے تھے اور معرس کے راستے سے مدینہ میں داخل ہوا کرتے تھے۔ اور جب مکہ مکرمہ تشریف لیجاتے تو مسجد شجرہ کی جگہ نماز ادا فرماتے اور واپسی پر وادی ذوالحلیفہ میں نماز ادا فرماتے اور یہیں رات گذارتے۔ ❶

ابن سعد نے حجۃ الوداع کے واقعہ میں ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل فرما کر تیل لگا کر کنگھی کر کے دو چادروں میں احرام باندھ کر مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے یہ ہفتہ کا دن اور ذی قعدہ کی پچیس تاریخ تھی آپ ؐ نے ذوالحلیفہ میں دو رکعت نماز ظہر ادا فرمائی۔ ❷

تاریخی ادوار

بخاری میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ مسجد شجرہ ان کے زمانہ میں تعمیر ہو چکی تھی۔ ابن شبہ ۲۶۲ھ نے اسے ان مساجد کے ضمن میں ذکر کیا ہے جن میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی ہے۔ ❸

ابن جبیر نے اپنے سفرنامہ ۵۷۸ھ مطری متوفی ۷۴۱ھ، مراغی متوفی ۸۱۶ھ، سمہودی متوفی ۹۱۱ھ گیارہویں صدی کے احمد عباسی، چودھویں صدی کے شروع میں علی آفندی ❹ ابراہیم عیاشی متوفی ۱۴۰۳ھ، علی حافظ، خیاری متوفی ۱۳۸۰ھ، شنقیطی متوفی ۱۴۰۹ھ اور ادارہ اوقاف مساجد کی سالانہ رپورٹ ۱۴۰۹، ۱۴۱۳ھ میں اس مسجد کا ذکر موجود ہے۔ ❺

توسیع وعمارت خادم حرمین شریفین

اس مسجد کی تاریخی اہمیت دو وجہ سے ہے، ایک یہ کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں نماز پڑھی، دوسری وجہ کہ یہ میقات ہے یہاں بہت بڑی تعداد حج وعمرہ کے احرام باندھنے والوں کی آتی رہتی ہے۔ لہٰذا خادم حرمین شریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز آل سعود حفظہ اللہ نے مسجد کی توسیع کا حکم دیا پڑوس کی زمین کی ملکیت حاصل کی گئی تاکہ خاطر خواہ توسیع بھی ہو جائے اور اس کے اردگرد کے علاقہ کو خوبصورت بنا دیا جائے نیز گاڑیوں کی پارکنگ اور باقی ضروریات بھی پوری ہوسکیں۔ اب مسجد شریف کی تعمیرات کی تفاصیل ملاحظہ ہوں:

❶ صحیح بخاری کتاب الحج باب خروج النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن طریق الشجرۃ ۲۵: ۱۵۳۳ صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب دخول مکۃ من الثنیۃ العلیا ۱۵: ۱۲۵۷ ❷ طبقات کبریٰ ابن سعد ۲/۱۷۳ ❸ تاریخ المدینۃ المنورۃ ابن شبہ ۱/۷۳
❹ وصف المدینۃ المنورہ ص ۱۶ ❺ المدینۃ بین الماضی والحاضر ص ۴۷۰/۴۷۱۔ فصول من تاریخ المدینۃ ص ۱۴۱، تاریخ معالم المدینۃ ص ۱۱۱، الدر الثمین ص ۲۴۱، دلیل الانجازات السنوی ۱۴۰۹ھ ص ۲۷۔

marfat.com

تعمیر مسجد وملحقات مسجد کی تعمیر وتوسیع میں کلاسیکی طرز تعمیر اور دور جدید کی ضروریات کی رعایت رکھی گئی ہے۔ موجودہ مسجد مربع شکل کی ہے جس میں ۵ ہزار نمازیوں کی گنجائش ہے۔ مسجد اور اس کے اردگرد جگہ کا کل رقبہ ۹۰۰۰۰ مربع میٹر ہے اس میں مسجد وملحقات کا رقبہ ۲۶۰۰۰ مربع میٹر ہے باقی ۶۴۰۰۰ مربع میٹر میں گاڑیوں کی پارکنگ ہے اور درخت لگے ہوئے ہیں۔ مسجد کی چھت اندرونی گنبدوں پر مشتمل ہے جو زمین سے ۱۶ میٹر کی بلندی پر واقع ہیں اور ستونوں کی ڈاٹوں پر استوار ہیں ان گنبدوں کی تعداد ایک سو ہے۔ اور ایک بڑا گنبد محراب کے اوپر ہے جس کی زمین سے بلندی ۲۸ میٹر ہے اور مینار کی بلندی ۶۴ میٹر ہے مسجد کا فرش سنگ مرمر اور گرانائٹ کا ہے دروازے تیک کی لکڑی کے ہیں اور ساری مسجد ائرکنڈیشنڈ ہے۔ مسجد کے ساتھ متعلقہ ضروریات کی عمارات ہیں جن کا کل رقبہ ۹۶۶۰ مربع میٹر ہے، اس میں ۵۱۲ بیت الخلاء اور ۵۶۶ غسلخانے مردوں اور عورتوں کیلئے علیحدہ علیحدہ ہیں جبکہ کچھ مقدار معذور افراد کیلئے مخصوص ہے اور وضو کیلئے ۳۸۴ ٹوٹیاں ہیں۔ اور پارکنگ کیلئے ۵۰۰ کاروں اور ۸۰ بسوں کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ بازار ہوٹل وغیرہ اس کے علاوہ ہیں کل رقبہ ۱۰۰۲۲ مربع میٹر ہے۔ تا کہ حج اور عمرہ کرنے والوں کو آرام حاصل ہو۔ کل اخراجات قریباً ۲۰۰ ملین (بیس کروڑ) ریال سعودی ہوئے ہیں۔ (۱)

(۲۳) مسجد مشربہ اُمّ ابراہیمؓ

مسجد کے محل وقوع اور اس کی تاریخ بیان کرنے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس سلسلہ میں بعض ضروری نکات کا جو اس موضوع سے متعلق ہیں ذکر کردیا جائے مثلاً ☆ مشربہ کا مطلب کیا ہے؟ ام ابراہیمؓ کون تھیں؟ ☆ انہیں عوالی میں نبی اکرم ﷺ نے کیوں ٹھہرایا؟ ☆ سورہ تحریم کی ابتدائی آیات کا شان نزول کیا ہے؟ ☆ اور یہ باغ جس میں آپؐ آتے جاتے تھے آپؐ کی ملکیت میں کیسے آیا؟ ☆ جب اپنی ازواج مطہرات سے کنارہ کشی فرمائی تو اس مشربہ میں گوشہ نشین ہوئے ☆ یہاں صاحبزادہ ابراہیم کی ولادت ہوئی۔

(۱) **مشربہ** ر، کی زبر اور پیش سے بقول فیروز آبادی: نرم زمین، ہمیشہ سرسبز رہنے والی، چوبارہ، اوپر کی منزل اور چبوترہ وغیرہ (۲) یہ مشربہ آپ کے صدقات سے تھا۔

مشربہ ام ابراہیمؓ اسے اسلئے کہا جاتا ہے کہ یہاں ماریہ قبطیہؓ سے صاحبزادہ ابراہیمؓ کی ولادت ہوئی الغرض مشربہ کے معنی چوبارہ، باغ، اونچی جگہ یہ سب معنی اور اوصاف محل وقوع پر صادق آتے ہیں

(۱) دلیل الانجازات السنوی ۱۴۰۹ھ (۲) القاموس المحیط ش رب

marfat.com

اسلئے کہ ماریہ قبطیہؓ کی رہائش گاہ باغ میں ایک چوبارہ پر تھی۔

② **ماریہ قبطیہؓ اُم ابراہیمؑ** آنحضور ﷺ نے مقوقس قبطی، شاہ اسکندریہ کو دعوت اسلام پر مشتمل خط بھیجا تو اس نے قاصد کا اعزاز و اکرام کیا نیز نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں دو کنیزیں ماریہ قبطیہ اور اس کی بہن سیرین ❶ بطور تحفہ بھیجیں آپؐ نے انہیں اسلام کی تبلیغ کی تو وہ مسلمان ہوگئیں سیرین آپ نے حضرت حسانؓ ❷ کو عطا فرمادی اور ماریہؓ کو عوالی کے مشربہ میں ٹھہرادیا۔ وہ بڑی خوب سیرت خاتون تھی اور آپؐ کی لونڈی تھی۔ اس سے آپؐ کے صاحبزادہ ابراہیمؑ پیدا ہوئے اسی لئے انہیں ام ابراہیمؑ کہا جاتا ہے اور اسی نسبت سے مشربہ کا نام مشربہ ام ابراہیمؑ ہوا، آپؐ سے پانچ سال بعد وفات پائی اور بقیع میں مدفون ہوئیں۔ ❸

③ **سورہ تحریم کی ابتدائی آیات کا شان نزول** ﴿یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَکَ...﴾ [سورہ تحریم: ۱] ان آیات کے شان نزول میں مفسرین کے دو قول ہیں۔

① جب آپؐ نے شہد کو اپنے اوپر حرام قرار دیا اس وقت یہ آیات نازل ہوئیں جیسا کہ بخاری میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ❹ کہ نبی اکرم ﷺ حضرت زینب بنت جحش ❺ کے ہاں تشریف لیجاتے اور شہد نوش فرماتے۔ میں نے اور حفصہؓ نے آپس میں مشورہ کیا کہ وہاں سے جس کے پاس بھی نبی اکرم ﷺ تشریف لائیں تو وہ یہ کہے کہ آپؐ سے مغافیر کی بو آتی ہے کیا آپؐ نے مغافیر کھائی ہے؟

---

❶ ماریہ کی بہن سیرین، یہ عبدالرحمٰن بن حسان کی والدہ ہیں۔ المعارف ص ۱۴۳۔

❷ حسان بن ثابت بن منذر انصاری خزرجی رسول اللہ ﷺ کے شاعر، جاہلیت میں ساٹھ سال گذارے، اور اسلام میں بھی ساٹھ سال گذارے ۵۰ھ میں انتقال فرمایا عمر ایک سو بیس سال ہوئی ان کے والد ثابت، دادا منذر، پردادا حرام، سب کی عمر ایک سو بیس برس ہوئی۔ (معارف ابن قتیبہ ص ۳۱۲۔ اسد الغابہ ۲/۴۸۲۔

❸ معارف ابن قتیبہ ص ۱۴۲، طبقات کبریٰ ابن سعد ۱/۲۱۴۔ البدایۃ والنہایۃ ۵/۴۴۰۔

❹ عائشہ صدیقہ بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما۔ رسول اکرم ﷺ کی محبوب ترین زوجہ، ازواج میں سے احادیث کی سب سے زیادہ راویہ۔ مسلمان عورتوں میں سب سے زیادہ فقیہہ اور عالمہ تھیں آپؓ سے دو ہزار دو سو دس روایات منقول ہیں۔ ایک سو چوہتر پر بخاری اور مسلم متفق ہیں۔ رمضان المبارک ۵۸ھ میں انتقال فرمایا اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں (معارف ابن قتیبہ ص ۱۳۴)۔

❺ زینب بنت جحش بن رئاب اسدیہ بڑی سخی تھیں رسول اکرم ﷺ نے اسی وجہ سے لمبے ہاتھوں والی کہا۔ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں سے ہی ان کا نبی ﷺ سے نکاح کر دیا جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد فرمایا ﴿فَلَمَّا قَضٰی زَیْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰکَهَا﴾ بزمانہ خلافت حضرت عمرؓ ان کا انتقال ہوا (طبقات کبری ابن سعد ۸/۱۰۸)

marfat.com

آپؐ دونوں میں سے ہر ایک کے پاس تشریف لے گئے تو اس نے یہی بات کہی تو آپؐ نے فرمایا کوئی بات نہیں میں نے زینب بنت جحشؓ کے پاس شہد پیا ہے اب ہرگز نہ پیوں گا اس پر اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی ﴿یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَااَحَلَّ اللّٰہُ لَکَ ... تا ... اِنْ تَتُوْبَا اِلَی اللّٰہِ ...
[سورۃ تحریم:۱-۴] اے نبی تو کیوں حرام کرتا ہے جو حلال کیا اللہ نے تجھ پر یعنی اے نبی ﷺ جو چیز اللہ تعالیٰ نے آپؐ کیلئے حلال قرار دی ہے۔ اسے آپؐ کیوں حرام قرار دیتے ہیں۔ ❶

(۲) سورہ تحریم کی ابتدائی آیات اس وقت نازل ہوئیں جب آپؐ نے بعض ازواج کی وجہ سے ماریہ قبطیہؓ کو اپنے اوپر حرام قرار دے لیا تھا۔ اکثر مفسرین یہی کہتے ہیں۔ نسائی کی روایت سے بھی یہی بات معلوم ہوتی ہے۔ ❷ اور یہ بھی فرمایا کہ تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی ذات بہترین نمونہ ہیں۔ یعنی نبی اکرم ﷺ نے اپنی لونڈی کو حرام قرار دیا تو ارشاد الٰہی نازل ہوا ﴿یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَااَحَلَّ اللّٰہُ لَکَ ...﴾ [سورہ تحریم:۱] اے نبی تو کیوں حرام کرتا ہے جو حلال کیا اللہ نے تجھ پر۔

تو رسول اللہ ﷺ نے قسم کا کفارہ دیکر ثابت فرما دیا کہ کسی چیز کو حرام قرار دینا قسم ہو جاتی ہے ❸ (اگر کوئی شخص اس کی خلاف ورزی کرے تو کفارۂ قسم ادا کرے)

جمع بین الآراء گذشتہ روایات سے واضح ہو جاتا ہے کہ پہلی اور دوسری آراء حدیث سے ثابت ہیں اسلئے بعض علما نے انہیں جمع کرنے کا مسلک اپنایا ہے اور یہی مناسب صورت ہے اس سلسلہ میں حافظ ابن حجر کہتے ہیں کہ ہوسکتا ہے دونوں اسباب نزول آیت کا باعث ہوئے ہوں۔ ❹

شوکانی کہتے ہیں کہ نزول آیت کیلئے دونوں اسباب درست ہیں اور جمع ممکن ہے کہ دونوں واقعات پیش آئے ہوں۔ شہد کا قصہ بھی اور ماریہؓ کا بھی اور قرآن کا نزول دونوں کے بارے میں اکٹھا ہوا ہو۔ ہر ایک میں یہ بات موجود ہے کہ آپؐ نے ایک بات کسی بیوی سے بطور راز کہی ہو۔ ❺

(۴) مخیریق کے اموال نبی کریم ﷺ کی ملکیت

بنو ثعلبہ بن فطیون کے ایک شخص کا نام مخیریق تھا، غزوۂ احد کے دن اس نے کہا: یہودیو! بخدا تم جانتے ہو کہ میثاق مدینہ کی رو سے اب

---

❶ صحیح بخاری۔ کتاب الطلاق باب لم تحرم ما احل اللہ ۶۸: ۵۲۶۷ ❷ ہیثمی کہتے ہیں اسے بزار نے روایت کیا ہے اور اس کے راوی صحاح کے راوی ہیں۔ سوائے بشر بن آدم الاصغر کے وہ بھی ثقہ ہے (مجمع الزوائد ۷/۱۲۶)۔
❸ تفسیر قرطبی ۱۸/۱۷۹ ❹ فتح الباری ۸/۶۵۷۔ ❺ فتح القدیر ۵/۲۵۲

marfat.com

محمد ﷺ کی نصرت تمہاری ذمہ داری ہے انہوں نے کہا آج ہفتہ ہے (اور اس دن میں ہم جنگ نہیں کرتے) تو اس نے کہا تمہیں کوئی ہفتہ میسّر نہ ہو، پھر اس نے اپنی تلوار اور سامان جنگ اٹھایا اور کہا میں مارا جاؤں تو میرا سارا مال محمد ﷺ کی ملکیت ہوگا وہ اسے جو چاہیں کریں۔ پھر صبح سویرے رسول اللہ ﷺ سے جاملا اور خوب لڑا، تا آنکہ شہادت پائی۔ تو آپ ؐ نے فرمایا مخیریق یہودیوں میں بہترین شخص تھا۔ ❶ اسطرح اس کے باغات جو عوالی میں تھے رسول اللہ ﷺ کی ملکیت قرار پائے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے مال کو وقف قرار دیدیا۔ یہ اسلام میں پہلا وقف تھا اور یہ سات کھجوروں کے باغات تھے انہی میں مشربہ ام ابراہیم تھا۔ ابن ہشام کہتے ہیں کہ مدینہ میں نبی اکرم ﷺ کے زیادہ تر صدقات مخیریق کے مال سے تھے۔ ❷

⑤ مشربہ میں ازواج سے عزلت نشینی

روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات ؓ سے ایک مہینہ قطع تعلق کر کے مشربہ میں قیام کیا جیسا کہ نسائی کی روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی بیویوں سے ایک مہینہ کیلئے علیحدگی اختیار کی اور مشربہ میں قیام فرمایا انتیس راتوں کے بعد آپ ؐ مشربہ سے اتر آئے تو پوچھا گیا کہ آپ نے تو ایک مہینہ تک کا کہا تھا؟ فرمایا یہ مہینہ انتیس روز کا ہے ❸

حضرت عمرؓ کا ایک واقعہ

امام بخاریؒ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے تفصیلی روایت نقل کی ہے۔ فرماتے ہیں بخدا ہم دور جاہلیت میں عورت کی کوئی حیثیت نہ جانتے تھے۔ تا آنکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں احکام نازل فرمائے اور ان کے حقوق بھی مقرر فرمائے۔ ایک روز میں کسی معاملہ میں اپنے آپ سے مشورہ کر رہا تھا کہ میری بیوی نے کہا کہ ایسے ایسے کرلو میں نے کہا تجھے میرے کام میں مداخلت کا کیا حق ہے اور تجھے یہ حوصلہ کیسے ہوا؟ اس نے کہا اے ابن خطاب تیرا کیا خیال ہے کہ تجھ سے کوئی بات بھی نہ کی جائے تمہاری بیٹی تو اللہ کے رسول ؐ سے سوال جواب کرتی ہے اور اب وہ اس سے ناراض ہیں۔ حضرت عمرؓ چادر پھینک کر فوراً حضرت حفصہ ؓ کے ہاں گئے اور فرمایا بیٹی تو رسول اللہ ﷺ سے سوال جواب کرتی ہے اور وہ ناراض ہیں حضرت حفصہ ؓ نے کہا کہ ہم تو سوال جواب کر لیتی ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تو جانتی ہے میں تجھے اللہ کی سزا اور اس کے رسول ؐ کی ناراضگی سے بچانا چاہتا ہوں۔ بیٹی کہیں اس عورت

---

❶ الروض الانف شرح سیرۃ ابن ہشام ۱۲/۵۔ ❷ الروض الانف ۲۷/۶ السیرۃ النبویہ ۵۱۸/۲
❸ سنن النسائی کتاب الطلاق۔ باب الایلاء۔

marfat.com

(حضرت عائشہؓ) کو دیکھا دیکھی دھوکہ نہ کھا جانا اس کے ظاہری و باطنی حسن نے تو اللہ کے رسولؐ کے دل میں گھر کر لیا ہے۔ حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں وہاں سے نکل کر حضرت ام سلمہؓ کے پاس گیا میری اس سے قرابت داری تھی اور میں نے اس سے بات کی تو اس نے کہا اے ابنِ خطابؓ تو ہر کام میں مداخلت کرتے ہوئے اب یہ چاہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور ان کی بیویوں کے درمیان دخل اندازی کرے؟ بخدا اس جواب سے جو میں اپنے اندر حوصلہ پاتا تھا ٹوٹ پھوٹ گیا۔ میں وہاں سے نکلا۔ میرا ایک انصاری دوست تھا جب میں حاضر نہ

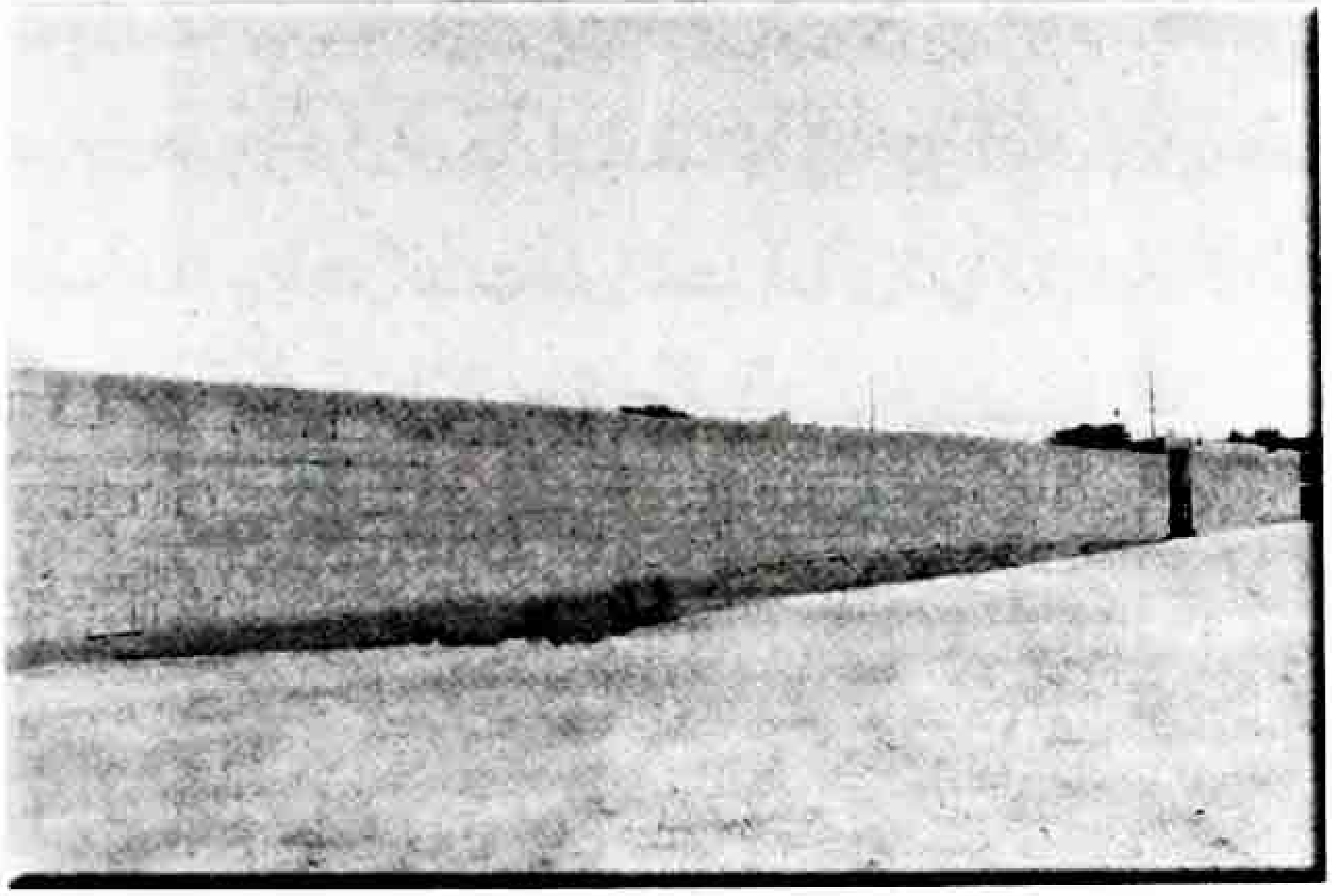

مشربہ اُمّ ابراہیمؒ کے اردگرد احاطہ کا منظر

ہوتا تو وہ مجھے آ کر حالات کی اطلاع دیتا اگر وہ نہ ہوتا تو میں اسے ہر اہم بات کی خبر دیتا۔ ہمیں ان دنوں غسانی عیسائی بادشاہ کے حملہ کا خوف تھا کیونکہ ہمیں اطلاع ملی تھی کہ وہ ہم پر حملہ آور ہونے والا ہے اور ہمارے دلوں پر یہی بات چھائی ہوئی تھی۔ اچانک میرے انصاری ساتھی نے آ کر دروازہ کھٹکھٹایا اور کہا: دروازہ کھولو۔ تو میں نے پوچھا غسانی آ گیا؟ اس نے کہا اس سے بھی بری خبر ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیویوں سے کنارہ کشی فرمالی ہے میں نے کہا حفصہ اور عائشہ اُجڑ گئیں، میں نے کپڑا لیا اور آ گیا، رسول اکرم ﷺ اپنے چوبارہ (مشربہ ام ابراہیم) میں تھے جس پر سیڑھی سے چڑھا جاتا تھا اور آپ کا سیاہ غلام سیڑھی کے اوپر بطور دربان بیٹھا تھا میں نے اسے کہا کہ جا کر کہو عمر بن خطابؓ آیا ہے۔ اجازت دیدی گئی۔ حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سارا واقعہ بیان کیا جب میں نے حضرت ام سلمہؓ کی بات سنائی تو آپؐ مسکرا دیئے۔ اس وقت آپؐ ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے جس پر کوئی بستر نہ تھا اور سر کے نیچے چمڑے کا تکیہ تھا جس کے اندر کھجور کی چھال بھری تھی۔ اور آپؐ کے پاؤں کے قریب کچھ کھالیں رکھی تھیں، اور کچھ سر مبارک کی طرف لٹکی ہوئی تھیں۔ میں نے آپؐ کے پہلو میں چٹائی کے نشان دیکھے تو آبدیدہ ہو گیا آپؐ نے فرمایا کیوں روتے ہو؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ!

marfat.com

قیصر وکسریٰ جس حال میں ہیں وہ تو ہیں اور آپؐ تو اللہ کے رسول ہیں۔ فرمایا کیا تو اس پر راضی نہیں کہ انہیں دنیا ملے اور ہمیں آخرت۔ ❶

بخاری اور نسائی کی روایت ہے کہ آپؐ نے اپنے چوبارے میں کنارہ کشی فرمائی اور چوبارہ سے مشربہ ام ابراہیم ہی مراد ہے قرطبی نے اس طرح تصریح کردی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ماہ کیلئے بیویوں سے کنارہ کشی فرمائی تھی اور ماریہؓ والدہ ابراہیمؓ کے مشربہ میں مقیم ہوگئے تھے تا آنکہ آیت تحریم کا نزول ہوگیا۔ ❷

جس غلام نے حضرت عمرؓ کیلئے اجازت مانگی تھی وہ رباح اسودؓ تھا۔ ابن کثیر بیان کرتے ہیں کہ رباحؓ نبی اکرم ﷺ سے اجازت طلب کرنے پر متعین تھا اسی نے حضرت عمرؓ کیلئے اجازت حاصل کی تھی جب کہ وہ آپؐ کی خدمت میں مشربہ میں حاضر ہوئے اور آپؐ نے بیویوں سے اس مشربہ میں علیحدگی اختیار فرمائی تھی۔ ❸

⑥ **مشربہ میں صاحبزادہ ابراہیمؓ کی ولادت اور وصال** نبی اکرم ﷺ نے مشربہ میں حضرت ماریہ رضی اللہ عنہا کو ٹھہرایا تھا۔ وہ آپؐ کی لونڈی تھی، اور اس حیثیت سے آپؐ اس کے ہاں آیا کرتے تھے اس کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو رسول اللہ ﷺ کی آزاد کردہ لونڈی سلمیٰؓ ان کی دائی تھی۔ سلمیٰؓ کے خاوند حضرت ابورافعؓ ❹ نے رسول اللہ ﷺ کو بچہ کی خوشخبری دی تو آپؐ نے بچے کا نام ابراہیم رکھا اور ساتویں روز اس کا عقیقہ کیا۔ اور اس کا سر منڈوا کر اس کے بالوں کے وزن کے برابر چاندی صدقہ فرمائی اور بالوں کو زمین میں دفن کرنے کا حکم فرمایا یہ ذوی الحجہ ۸ھ کا واقعہ ہے۔ ❺

سنہ ۱۰ ہجری میں صاحبزادہ ابراہیمؓ کا وصال ہوگیا تو نبی اکرم ﷺ نے اسے گود میں لیکر فرمایا: ابراہیمؓ تیرے بارے میں اللہ کے حکم میں ہم کوئی دخل نہیں دے سکتے۔ پھر آپؐ کے آنسو جاری ہوگئے اور فرمایا: ابراہیمؓ اگر اللہ کا حکم سچ نہ ہوتا اور اللہ کا وعدہ سچا نہ ہوتا کہ بعد والے پہلوں سے جا ملیں گے تو ہمارا غم و ملال اس سے بھی زیادہ ہوتا اے ابراہیمؓ تیرے بچھڑنے سے ہم بڑے غمناک ہیں آنکھیں آنسو بہاتی ہیں اور دل غم میں ڈوبا ہوا ہے پھر بھی ہم ایسی بات نہیں کہہ سکتے جس سے رب ناراض ہوجائے۔ ❻

---

❶ صحیح بخاری کتاب التفسیر باب تبتغی مرضات ازواجک ۵۶: ۴۹۱۳۔ ❷ تفسیر قرطبی ۱۸/۱۸۷۔

❸ البدایۃ والنہایۃ ۵/۳۵۳ ❹ ابورافع قبطی رسول اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام ہیں بعض نے ان کا نام ابراہیم اور بعض نے اسلم لکھا ہے۔ شہادت حضرت عثمانؓ کے بعد وفات ہوئی۔ (تہذیب التہذیب ۱۲/۹۲)

❺ طبقات کبریٰ ابن سعد ۸/۲۱۲۔ ❻ اسد الغابہ ۱/۴۹

marfat.com

مسجد مشربہ ام ابراہیمؓ چونکہ یہ مسجد مشربہ ام ابراہیمؓ کی جگہ پر بعد میں بنائی گئی ہے اسلئے اس کا یہ نام ہو گیا۔ ❶

محل وقوع مؤرخین نے لکھا ہے کہ مسجد مشربہ ام ابراہیمؓ عوالی میں مسجد بنی قریظہ کے شمال میں واقع ہے وہ آجکل زہراء ہسپتال اور وطنی ہسپتال کے درمیان ہے، شارع علی بن ابی طالب (شارع عوالی) پر زہراء ہسپتال سے بائیں ہاتھ مڑنے والی سڑک پر پانچ سو میٹر کا فاصلہ طے کریں تو بائیں ہاتھ قبرستان کی چار دیواری میں اس مسجد کی جگہ ہے۔ اس کے بالمقابل دائیں طرف برلب سڑک ایک بنگلے کی اونچی دیوار ہے جو سرخ اینٹوں سے بنی ہوئی ہے۔

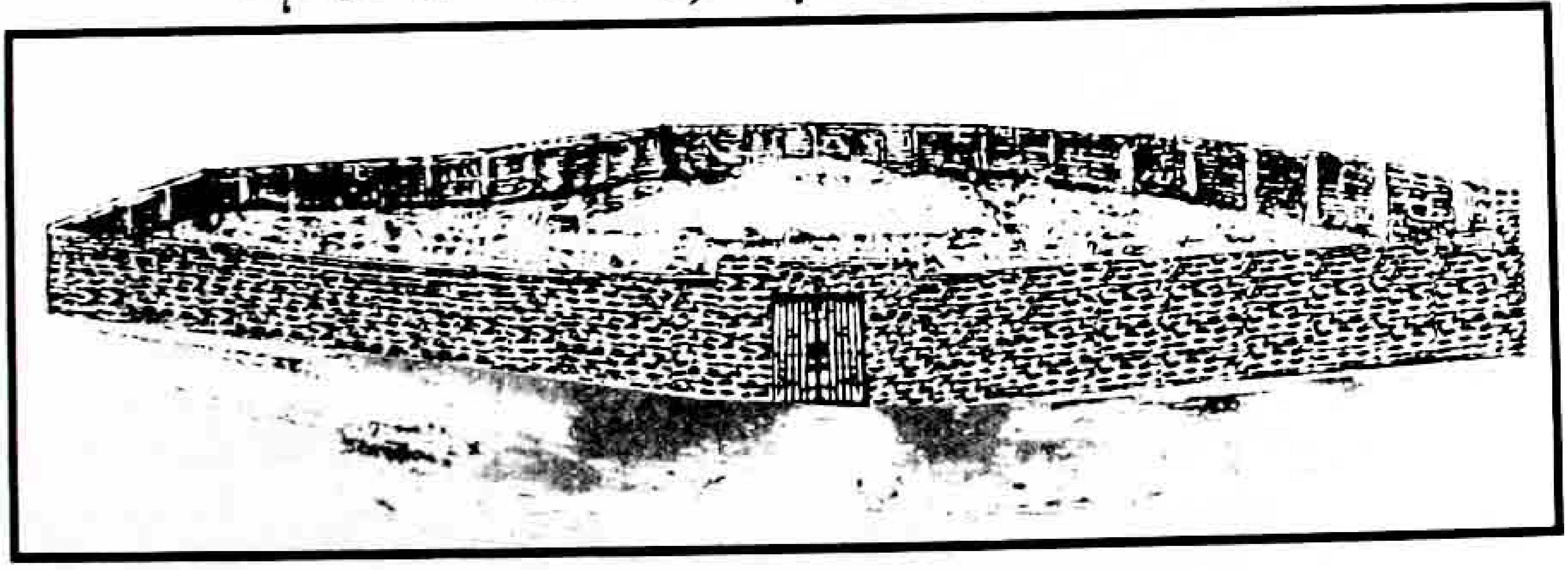

مشربہ اُمّ ابراہیمؓ کے گرد احاطے کا قلمی خاکہ (یوسف البکری)

تاریخی ادوار ابن شبہ متوفی ۲۶۲ھ نے اسے ان مساجد کے ضمن میں شمار کیا ہے جن میں نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا فرمائی ہے، اور یحیٰ بن ابراہیم بن محمد کی روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مسجد فضیخ اور مشربہ ام ابراہیم میں نماز ادا فرمائی ہے۔ ❷

ابن نجار متوفی ۶۴۳ھ مطری متوفی ۷۴۱ھ مراغی متوفی ۸۱۶ھ فیروز آبادی متوفی ۸۱۷ھ، ابوالبقا مکی متوفی ۸۵۴ھ، سمہودی متوفی ۹۱۱ھ، محمد کبریت متوفی ۱۰۷۰ھ، گیارہویں صدی کے احمد عباسی، ابو سالم العیاشی اپنے سفرنامہ ۱۰۷۳ھ، خیاری متوفی ۱۳۸۰ھ، غالی شنقیطی متوفی ۱۴۰۹ھ نے اس مسجد کا ذکر کیا ہے اور مدینہ منورہ کے ادارہ مساجد واوقاف کی سرکاری رپورٹ ۱۴۰۹ھ اور ۱۴۱۳ھ میں لکھا ہے کہ اس مشربہ میں نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا فرمائی، اور ابتدائی دور میں ہی یہاں مسجد قائم ہو گئی تھی جو مسجد

---

❶ عمدۃ الاخبار ص ۱۷۳۔

❷ تاریخ المدینۃ المنورۃ ابن شبہ ۱/۶۹۔

marfat.com

مشربہ ام ابراہیم کے نام سے مشہور ہے اور عوالی میں موجود ہے۔ ❶

آخری زمانہ میں لوگوں نے مسجد کے اردگرد مُردوں کی تدفین کیلئے یہاں قبرستان بنالیا، سعودی حکومت نے قبرستان کی حفاظت کیلئے اس کے گرد دیوار بنادی ہے۔

(۲۴) مسجد شیخین

(ا) اسے مسجد شیخین اسلئے کہتے ہیں کہ جہاں یہ مسجد واقع ہے اس جگہ کا نام شیخین ہے۔

(ب) اسے مسجد البدائع بھی کہتے ہیں جیسے کہ حضرت ام سلمہؓ کی حدیث میں ذکر آئے گا۔ ❷

(ج) اسے مسجد عدوہ بھی کہتے ہیں شاید اسلئے کہ یہ ایک وادی کے کنارے پر تھی جیسا کہ مطری نے بیان کیا ہے۔ ❸ عدوہ عین کی پیش اور زیر سے اس کے معنی وادی کا کنارہ اور اس کا آخر۔ ابوعمرو نے اس کے معنی بلند جگہ کئے ہیں۔ ❹

(د) بعض مورخین نے اسے مسجد دِرع کہا ہے ❺ لیکن قدیم تاریخی کتب میں مجھے یہ نام نہیں ملا۔

محل وقوع جو سڑک سید الشہداء کی طرف سے آتی ہے اس کے دائیں طرف یہ مسجد واقع ہے اور مسجد مستراح کے جنوب میں تین سو میٹر کے فاصلہ پر ہے اس راستہ پر جو شارع عام سے نکلتا ہے اس کے دائیں طرف بیس میٹر کے فاصلہ پر ہے۔

تاریخی ادوار ابن شبہ متوفی ۲۶۲ھ کہتے ہیں یہ مسجد ان مساجد میں شمار ہوتی ہے جن میں نبی کریم ﷺ نے نماز ادا فرمائی ہے ❻ حدیث میں ہے کہ اس جگہ آپؐ نے عصر مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا فرمائی ہیں ❼ مطری متوفی ۷۴۱ھ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اس مسجد میں نماز ادا فرمائی۔ آپؐ نے یہاں رات گذاری اور ہفتہ کی صبح کو اُحد تشریف لے گئے۔ اسی روز احد کی جنگ نصف شوال ۳ھ کو ہوئی۔ ❽ فیروز آبادی متوفی ۸۱۷ھ ابوالبقاء مکی متوفی ۸۵۴ھ نے بھی اس مسجد کا تذکرہ کیا ہے۔ ❾

---

❶ اخبار مدینۃ الرسول ﷺ ص ۱۱۶، التعریف بما آنست الہجرۃ ص ۴۵، تحقیق النصرۃ ص ۱۳۸۔
❷ تاریخ المدینۃ المنورۃ لابن شبہ ۷۱/۲ ❸ وفاء الوفا ۸۵/۳-۶۔ التعریف بما آنست الہجرۃ ص ۷۵
❹ مختار الصحاح ❺ وصف المدینۃ المنورۃ ص ۱۵-۱۶۔ ❻ تاریخ المدینۃ المنورہ ابن شبہ ۷۱/۲
❼ وفاء الوفا ۸۶۶/۳۔ ❽ التعریف بما آنست الہجرۃ ص ۷۵۔
❾ المغانم المطابہ (مخطوط) ورق نمبر ۲۳۱۔ البحر العمیق فی المناسک (مخطوط) ورق نمبر ۱۶۴۔

marfat.com

سمہودی متوفی ۹۱۱ھ کہتے ہیں کہ شیخان بلفظ تثنیۂ شیخ دو ٹیلے ہیں ان کے میدان میں ایک مسجد ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے اُحد جاتے ہوئے نماز ادا فرمائی ہے۔علی بن موسیٰ نے ۱۳۰۳ھ میں اس مسجد کا تذکرہ کیا ہے۔ ❶ ابراہیم عیاشی متوفی ۱۴۰۳ھ کہتے ہیں اس کے دو حصے ہیں جنوبی حصہ پر دو گنبد ہیں جن کے شمال میں صحن ہے یہ پتھر اور چونہ کی مضبوط عمارت ہے اور اس کا دروازہ شمال مغربی کونہ پر ہے۔ ❷ خیاری متوفی ۱۳۸۱ھ نے بھی ایسا ہی لکھا ہے ❸ میں اس مسجد کی زیارت اور اسے ماپنے کیلئے ۱۴/ربیع الاول ۱۴۱۸ھ کو

مسجد شیخین

گیا تو وہ ویسی ہی تھی جیسی کہ خیاری اور عیاشی نے بیان کیا ہے۔البتہ استاذ علی بابطین نے اسے مرمت کروا کر صحن پر چھت ڈال دی ہے اور ائر کنڈیشنڈ کر دیا ہے۔اور جنوبی جانب راستہ پر ایک دروازہ لگا دیا ہے یہ مسجد مربع ۱۰×۱۰ میٹر ہے۔جس کا رقبہ ۱۰۰ مربع میٹر ہے۔پانچ وقتہ نماز سے آباد ہے۔

مقام شیخین پر آقا ﷺ کی آمد اور نماز

حضرت سعد رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے بدائع اور شیخین کے پاس جو مسجد ہے وہاں نماز ادا فرمائی اور رات گذاری ❹ محمد بن طلحہ کا ❺ بیان ہے کہ وادی قناۃ کے کنارے ❻ اس مسجد میں رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے روز اُحد کو جاتے ہوئے عصر، مغرب

❶ وصف المدینۃ المنورۃ ص ۱۵، ۱۶۔ ❷ المدینۃ بین الماضی والحاضر ص ۵۲۷۔
❸ تاریخ معالم المدینۃ ص ۱۳۴۔ ❹ تاریخ المدینۃ المنورہ لابن شبہ ۱/۲۷۔
❺ محمد بن طلحہ بن عبید اللہ قرشی تیمی ابو سلیمان۔عمر کے لحاظ سے چھوٹے صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔بہت زیادہ عبادت کی وجہ سے انہیں سجاّد کہا جاتا تھا۔جنگ جمل کے دوران سنہ ۳۶ھ میں اپنے والد کے ہمراہ شہید ہوئے (اسد الغابہ ۴/۲۲۲)
❻ وادی قناۃ مدینہ طیبہ کی سب سے بڑی وادی ہے اس کا سیلاب طائف کی بلندیوں سے آتا ہے اور بہت ٹیلوں کو کاٹتا اور پہاڑیوں میں دائیں بائیں لہراتا وادی عاقول تک پہنچتا ہے پھر حرہ شرقیہ کے شمال سے گزرتا ہوا جبل رماۃ کے جنوب کی طرف شہداء احد کی قبور کے قریب سے گذر کر غابہ کے مجمع السیول سے جاملتا ہے اور وادی عقیق و بطحان میں جمع ہو جاتا ہے۔وادی قناۃ کو وادی شظاۃ بھی کہتے ہیں دیکھیے المدینۃ فی رحلۃ العیاشی ص ۱۷، آثار المدینۃ المنورہ ص ۲۳۷۔

marfat.com

اور عشاء کی نماز ادا فرمائی جب کہ ہفتہ کے روز صبح کو اُحد تشریف لے گئے ❶

حضرت ام سلمہؓ کا بیان ہے کہ میں بھنا گوشت لیکر رسول اکرم ﷺ کے پاس مسجد بدائع آئی جسے آپؐ نے نوش جاں فرمایا۔ اور یہاں رات گذار کر صبح اُحد تشریف لے گئے ❷ مطلب بن عبداللہ بن مطلب ❸ کا بیان ہے کہ رسول اکرم ﷺ جب اُحد تشریف لے گئے تو شیخین کے پاس پڑاؤ فرمایا اور وہاں صبح تک رہے وہاں ام سلمہؓ ❹ ایک بھنا ہوا بکری کا بازو لیکر آئیں جسے آپؐ

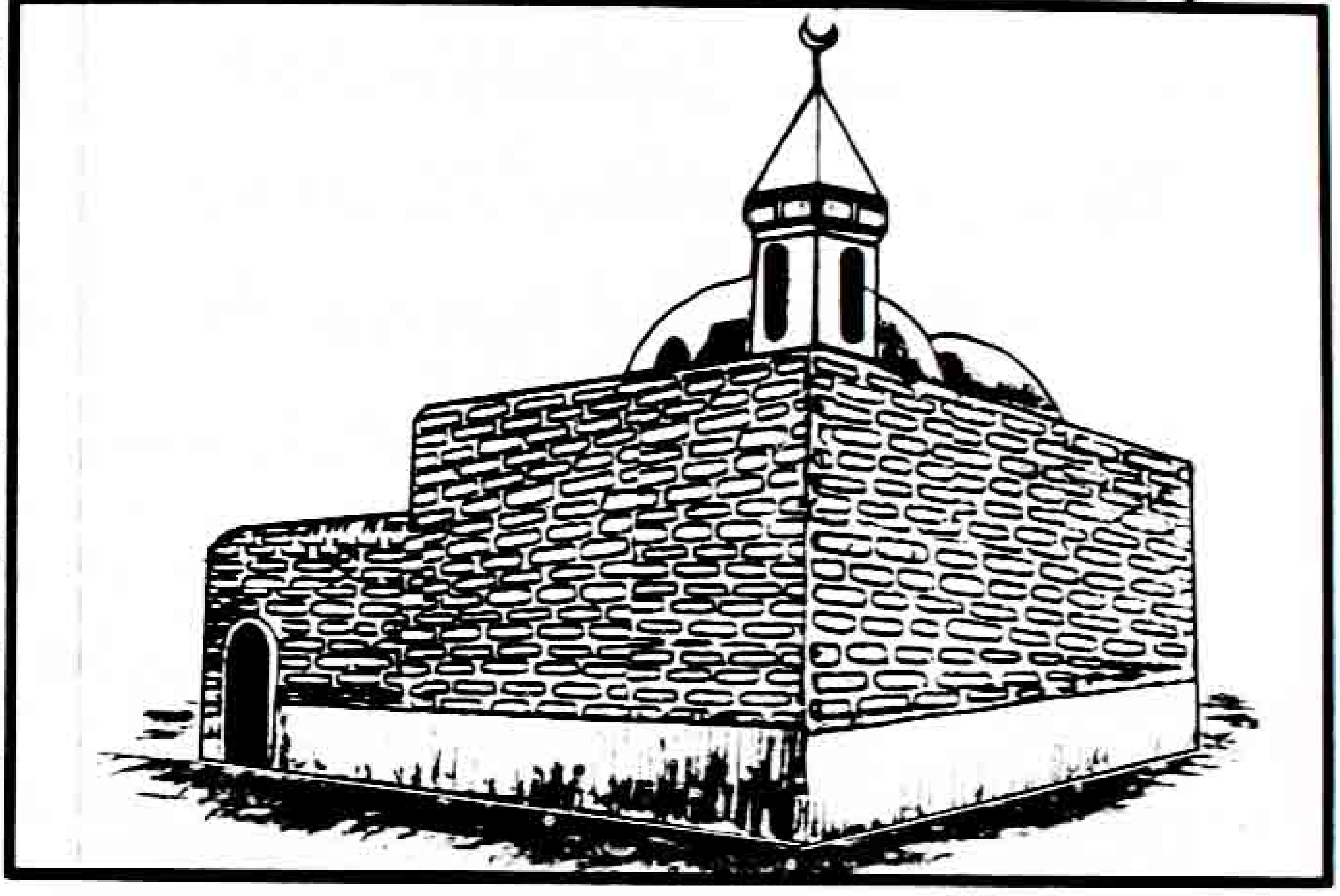

مسجد شیخین کا قلمی خاکہ (یوسف البکری)

نے تناول فرمایا پھر انہوں نے کھجوروں کا پانی (نبیذ) پیش کیا ❺ جو آپؐ نے نوش فرمایا پھر ایک اور شخص نے لیکر پیا پھر عبداللہ بن جحشؓ نے بغیر سانس لئے پیا ایک شخص نے کہا سنبھل کر پی، پتہ ہے کہاں جا رہے ہو؟ کہا ہاں اللہ تعالیٰ سے سیر حالت میں ملنا مجھے پسند ہے نہ کہ پیاسے۔ اے اللہ میں تجھ سے شہادت مانگتا ہوں اور یہ کہ میرے ناک کان کاٹ دیے جائیں۔ پھر تو فرمائے کہ تیرے ساتھ ایسے کیوں کیا گیا؟ تو میں کہوں: تیرے اور تیرے رسولؐ کیلئے۔ حضرت عبداللہ بن جحشؓ شہیدِ جنگ اُحد ہوئے ❻ اور حضرت حمزہ بن عبدالمطلبؓ کے ساتھ ایک

---

❶ وفاء الوفا ۳/۸۶۶۔ ❷ تاریخ المدینۃ المنورۃ لابن شبہ ۱/۷۲۔ ❸ مطلب بن عبداللہ بن مطلب بن حنطب بن حارث المخزومی۔ صدوق کثیر التدلیس والارسال من الرابعۃ (تقریب التہذیب ترجمہ نمبر ۶۷۱۰)۔

❹ ام المومنین ام سلمہ ہند بنت ابوامیہ بن مغیرہ، یہ ابن عبدالاسد ابوسلمہ کی بیوہ تھیں جو غزوہ اُحد میں شہید ہو گئے تھے بعد میں نبی اکرم ﷺ نے ان سے نکاح فرما لیا یہ ۴ھ کا واقعہ ہے ۵۹ھ میں انتقال فرما گئیں اور وفات میں سب ازواج مطہراتؓ سے آخری تھیں (معارف ابن قتیبہ ص ۱۳۶)۔

❺ کھجوروں کا پانی: کھجوروں میں پانی ڈال کر رکھ دیں تو کچھ دیر بعد ان کی مٹھاس پانی میں منتقل ہو جاتی ہے، اسے عربی میں نبیذ کہتے ہیں اس کا پینا جائز ہے بشرطیکہ زیادہ وقت گذرنے کی وجہ سے نشہ آور نہ ہو۔

❻ عبداللہ بن جحش بن رباب اسدی سابقین اولین سے ہیں دونوں ہجرتوں سے سرفراز ہوئے چالیس سال سے زیادہ عمر میں اُحد میں شہادت پائی (المعارف ص ۱۶۰۔ اسد الغابہ ۳/۹۰۔ ۹۳)۔

marfat.com

ہی قبر میں دفن ہوئے۔ ❶

زید بن ثابتؓ ❷ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ اُحد کے لئے نکلے تو کچھ لوگ جو آپ کے ساتھ تھے واپس آئے صحابہ میں دو گروہ بن گئے کچھ نے کہا ہم ان منافقین سے جنگ کریں گے اور کچھ نے نہ کر دی۔ وحی کا نزول ہوا ﴿فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ....﴾ [سورہ نساء ۸۸] منافقین سے مراد عبداللہ بن اُبی اور اس کے ساتھی تھے جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کا ساتھ اُحد میں چھوڑ دیا تھا۔ اور جنگ کیلئے نکلنے کے باوجود بالآخر وہ کھسک گئے۔ ❸

ابن سعد نے غزوہ اُحد کے بیان میں لکھا ہے کہ جب رسول اکرم ﷺ شیخین میں پہنچے تو مڑ کر دیکھا کہ ایک ٹکڑی اسلحہ کی گھن گرج کیساتھ شریک ہے آپؐ نے فرمایا یہ کون لوگ ہیں؟ بتلایا گیا کہ عبداللہ بن اُبی کے یہودی حلیف ہیں ❹ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اہل شرک سے اہل شرک کے خلاف مدد نہ لو یہ کہہ کر ان کو واپس کر دیا، اسی مقام شیخین میں سب لوگ پیش خدمت ہوئے آپؐ نے جنہیں چاہا ساتھ لے لیا اور جنہیں چاہا واپس کر دیا تا آنکہ سورج غروب ہو گیا۔ حضرت بلال ؓ نے اذان دی، رسول اللہ ﷺ نے صحابہؓ کو مغرب کی نماز پڑھائی۔ رات اسی جگہ گذاری اور اس رات پہرے پر محمد بن ❺ مسلمہؓ کو مقرر کیا تھا وہ پچاس اشخاص کے ساتھ لشکر کے گرد چکر لگاتے رہے سحری کے وقت اندھیرے میں ابوحثمہ ❻ حارثی کی رہنمائی میں اُحد تشریف لے گئے۔ جہاں آج کل وادی قناۃ کا پل ہے وہاں پہنچے تو نماز فجر کا وقت ہو گیا آپؐ کو مشرکین سامنے نظر آ رہے تھے حضرت بلال ؓ نے آپؐ کی اجازت سے اذان

---

❶ الطبقات الکبریٰ لابن سعد ۳/۹۱۔ ❷ زید بن ثابت بن ضحاک غزوۂ بدر میں کم عمری کی وجہ سے شرکت کی اجازت نہ ملی، کاتب وحی اور میراث میں سب صحابہ سے زیادہ عالم ہیں۔ فقہاء صحابہ اور حفاظ میں ان کا شمار ہوتا ہے خلافت ابوبکر ؓ میں قرآن مجید جمع کیا اس سے پہلے قرآن متفرق اشیاء پر لکھا ہوا تھا۔ خلافت عثمانی میں جن لوگوں نے قرآن مجید کی کتابت کی ان کے یہ رئیس تھے جب ان کی وفات ۴۵ھ میں ہوئی تو حضرت ابوہریرہ ؓ نے کہا اس امت کا علامہ چل بسا (المعارف ص ۲۶۰۔ اسد الغابہ ۲/۲۶۲) ❸ تفسیر قرطبی ۵/۳۰۶۔

❹ عبداللہ بن اُبی بن سلول رئیس المنافقین مدینہ منورہ میں منافق ہی مرا، ۹ ھ میں (شذرات الذہب ۱/۱۳)

❺ محمد بن مسلمہ بن سلمہ بن حریش بن خزرج انصاری حارثی عظیم صحابی ہیں۔ کعب بن اشرف یہودی کے تین قاتلوں میں سے ایک۔ کسی غزوہ میں نبی اکرم ﷺ نے انہیں مدینہ منورہ میں اپنا قائم مقام مقرر فرمایا۔ شہسوار نبوی۔ ۴۲ھ۔ ۴۳ھ میں بعمر ۷۷ سال واصل بحق ہوئے (المعارف ابن قتیبہ ص ۲۶۹۔ تہذیب التہذیب ۹/۴۵۴)۔

❻ عامر بن ساعدہ بن عامر ابوحثمہ یا عبداللہ اُحد کے روز رہبر تھے۔ انہیں آپؐ نے خیبر میں مسلمانوں کا حصہ وصول کرنے کیلئے بھیجا۔ دور معاویہ ؓ میں فوت ہوئے (الاستبصار ص ۲۴۶)۔

marfat.com

اور اقامت کہی آپؐ نے صحابہ کو نماز ادا کروائی۔ صفیں کھڑی ہوئیں تو ابن اُبی یہاں سے کھسک گیا وہ کہہ رہا تھا کہ میرا کہا نہیں مانا اور چھوکروں اور غیر صاحب الرائے لوگوں کا کہا مان لیا اور تین سو منافق ساتھی اس کے ساتھ ہو لئے۔ ❶

دغا بازی سے نامردوں نے آئینِ وفا توڑا
صفیں کر کے مرتّب لشکرِ اسلام کو چھوڑا
خدا کی فوج میں اب سات سو افراد باقی تھے
بروئے لشکرِ شیطاں یہ آدم زاد باقی تھے (جالندھری)

شیخین سے چھوٹے صحابہؓ کی واپسی

سمہودی نے بیان کیا ہے کہ شیخین میں رسول اللہ ﷺ نے لشکر ترتیب دیا وہاں لوگ پیش ہوئے جسے چاہا اجازت دیدی اور جسے چاہا واپس فرما دیا۔ جیسا کہ بخاری نے عبداللہ بن ❷ عمرؓ سے روایت کی ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے پیش ہوئے ان کی عمر چودہ سال تھی آپ نے انہیں اجازت نہ دی۔ جنگ خندق میں وہ پندرہ سال کے تھے تو اجازت مل گئی۔ ❸

ابو سعید خدری ؓ کہتے ہیں میں بھی ان بچوں میں شامل تھا جنہیں اُحد کے موقعہ پر شیخین سے واپس کر دیا گیا تھا۔ ❹

غزوہ اُحد کے موقعہ پر اُسامہ بن زید، ❺ زید بن ثابت، براء بن عازب، ❻

---

❶ طبقات کبریٰ ابن سعد ۲/۳۹۔ ❷ عبداللہ بن عمر بن خطاب اپنے والد کے ساتھ مکہ میں بچپن میں مسلمان ہوئے۔ غزوہ بدر میں انہیں چھوٹا قرار دیا گیا۔ آثار نبوی کے بڑے متبع تھے۔ جہاں آپؐ نے قیام فرمایا قیام کرتے جہاں آپؐ نے نماز ادا فرمائی وہاں نماز ادا کرتے ۷۳ھ میں بعمر ۸۴ سال اللہ کو پیارے ہو گئے۔ مکہ مکرمہ میں فوت ہونے والے آخری صحابی ہیں (معارف ابن قتیبہ ص ۱۵۸۔ اسد الغابہ ۳/۲۳۶)۔

❸ صحیح بخاری کتاب المغازی غزوۃ الخندق۔ ۶۴: ۴۰۴۷۔ ❹ وفاء الوفا ۴/۱۲۴۹۔

❺ اُسامہ بن زید بن حارثہ۔ محبوب بن محبوب، ابو محمد، ان کی والدہ اُم ایمن حضرت آمنہ کی لونڈی تھیں، اماں آمنہ کی وفات کے بعد نبی اکرم ﷺ کی خدمت کا شرف ام ایمنؓ کو حاصل ہوا۔ آپؐ نے انہیں بیس سال کی عمر میں ایک عظیم لشکر کا کمانڈر منتخب فرمایا۔ حضرت عثمان ؓ کی شہادت کے بعد فتنوں سے علیحدہ رہے۔ دور معاویہ ؓ کے اواخر میں جرف میں انتقال ہوا (الاصابہ ۱/۴۶ ترجمہ نمبر ۸۹)

❻ براء بن عازب بن حارث بن عدی مدنی، صحابی بن صحابی ہیں۔ کوفہ چلے گئے وہیں ۷۲ھ میں مصعب بن عیینہ کے زمانہ میں انتقال فرمایا (تہذیب التہذیب ۱/۳۲۶۔ معارف ابن قتیبہ ص ۳۲۶۔

marfat.com

اُسید بن ظہیر ❶ اور عرابہ بن اوس ❷ کو واپس کر دیا گیا تھا۔ ❸

(۲۵) مسجد فسح

(ا) جبل اُحد سے متصل ہونے کی وجہ سے اسے مسجد اُحد ❹ کہتے ہیں۔

(ب) مسجد فسح اسلئے کہتے ہیں کہ کہا جاتا ہے کہ اس جگہ آیہ کریمہ ﴿یَآیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اِذَا قِیْلَ لَکُمْ تَفَسَّحُوْا فِی الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوْا یَفْسَحِ اللّٰہُ لَکُمْ ...الآیۃ﴾ [المجادلۃ:۱۱] نازل ہوئی تھی۔ ❺

اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے کہ مجلسوں میں کشادگی پیدا کرو تو تم جگہ کشادہ کروہ، اللہ تم میں کشادگی دے گا۔ کتب تفسیر میں اس آیت کا اس جگہ نازل ہونا وضاحت سے موجود نہیں۔ ہاں تفاسیر میں جو اقوال آئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اس آیت کا جنگ سے تعلق ضرور ہے۔ واللہ اعلم۔ اس سلسلہ میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ یہ ہے کہ طبری کہتے ہیں مفسرین کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ یہاں کونسی مجلس مراد ہے۔ بعض کہتے

مسجد فسح

ہیں کہ اس سے نبی اکرم ﷺ کی مجلس خصوصی طور پر مراد ہے۔ یعنی اس طرح بیٹھ کہ ہر شخص کو بارگاہ نبوی میں بیٹھنے کا موقع مل سکے نیز اس مجلس سے جنگ کے مورچے بھی مقصود ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ اس مجلس سے مراد جنگ کا مورچہ ہی ہے جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے و ذلک فی مجلس القتال۔

❶ اسید بن ظہیر بن رافع انصاری اوسی جنگ خندق میں شامل ہوئے۔ مروان بن حکم کے دور حکومت میں انتقال ہوا بعض کہتے ہیں کہ عبدالملک بن مروان کے زمانہ میں (تہذیب التہذیب ۳۴۹/۱)

❷ عرابہ بن اوس بن قیظی انصاری حارثی صحابی ہیں ان کا والد اوس بن قیظی منافق تھا اور وہ ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے کہا تھا ﴿اِنَّ بُیُوْتَنَا عَوْرَۃٌ ...﴾ ہمارے گھر غیر محفوظ ہیں۔ عرابہ اپنے قبیلہ کے سردار تھے بڑے کریم اور سخی تھے (اسد الغابہ ۵۱۵/۳)

❸ البدایۃ والنہایۃ ۱۶/۴ ❹ عمدۃ الاخبار ص ۱۸۵۔ ❺ وفاء الوفا ۸۴۸/۳۔

marfat.com

درست بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو مجلس میں فراخی کا حکم دیا اور یہ حکم دونوں مجالس پر عائد ہوتا ہے خواہ وہ مجلس نبوی ہو یا مجلس قتال۔ ﴿''وَاِذَا قِیْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا'' ...﴾ یعنی جب کہا جائے: اٹھ کھڑے ہو تو کھڑے ہو جاؤ، یعنی دشمن کے مقابلہ کیلئے، یا نماز کیلئے یا کسی اور نیک عمل کیلئے۔ اسی طرح اس سے مجلس نبویہ سے اٹھ جانا بھی مراد ہوسکتا ہے۔

مجاہد فرماتے ہیں یعنی ہر نیکی کیلئے اٹھ کھڑے ہو۔ خواہ دشمن سے جنگ ہو یا امر بالمعروف ہو یا جو بھی درست کام ہو لیکن بقول حسن یہ حکم صرف جنگ کے بارے میں ہے۔ ❶

ضروری انتباہ وفاء الوفا میں اس مسجد کا نام مسجد قبیح لکھا❷ ہوا ہے اور کسی مسجد کا ایسا نام نہیں ہو سکتا اسی لئے ابراہیم عیاشی نے حاشیہ میں لکھا ہے ''اللہ کی پناہ، مسجد کا ایسا نام کیسے ہوسکتا ہے'' ❸ عرصہ سے یہ سلسلہ چلا آتا رہا آخر سمجھ نہیں آتی کہ سمہودی جیسا شخص کسی مسجد کا ایسا نام بیان کر کے اس پر کوئی حاشیہ نہ دے؟ خصوصاً ایک تاریخی مسجد کا! آخر معلوم ہو گیا کہ یہ لفظ کتابت وطباعت کی غلطی ہے۔ حرم نبوی کے کتب خانہ میں مخطوطہ وفاء الوفا کو جب دیکھا گیا تو اس میں یہ ہے کہ ''اس کو مسجد فسیح کہتے ہیں''۔ ❹ لیکن کتابت کی غلطی کی وجہ سے فسیح کا قبیح بن گیا۔ مصر کے مطبع آداب و موید ۱۳۲۶ھ میں طباعت کی غلطی ہوئی ❺ بعد میں جو نسخہ دار الکتب العلمیہ کا محمد محی الدین کی تحقیق سے شائع ہوا اس میں بھی یہ غلطی ہوئی ۱۴۰۴ھ تک چاروں مطبوعہ نسخوں میں یہ غلطی دہرائی گئی۔ ❻

نیز سمہودی نے اپنی کتاب وفاء الوفا کا اختصار خلاصۃ الوفاء لکھا جس کے مخطوط ❼ و مطبوع ❽ دونوں نسخوں میں اس مسجد کا نام مسجد فسیح لکھا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سمہودی نے قبیح کا لفظ استعمال نہیں کیا بلکہ یہ کتابت اور طباعت کی غلطی ہے جو وفاء الوفا کے مطبوعہ نسخے میں ہے۔

محل وقوع مقبرہ شہدا کے پاس جو بڑی مسجد ہے اس کے شمال میں کچھ فاصلہ پر یہ چھوٹی سی مسجد ہے اور اُحد کے متصل ہے اور اس غار کے نیچے ہے جس کے متعلق بعض لوگوں کا خیال ہے کہ نبی اکرم ﷺ اس میں داخل ہوئے تھے مطری متوفی ۷۴۱ھ نے اس کی نشاندہی اس طرح کی ہے کہ

---

❶ تفسیر طبری ۱۴/۱۷۔۱۸ ❷ وفاء الوفا ۳/۸۴۸۔ ❸ المدینۃ بین الماضی والحاضر ص ۵۲۳۔
❹ وفاء الوفا ۲/۳۹ مخطوطہ مکتبہ الحرم النبوی الشریف نمبر ۳۸/۹۵۶۔ ❺ وفاء الوفا ۲/۲۵۲۔
❻ وفاء الوفا ۳/۸۴۸۔ ❼ خلاصۃ الوفا ص ۲۱۲ مخطوطہ مکتبہ حرم نبوی شریف نمبر ۲۰/۹۵۶۔
❽ خلاصۃ الوفا ص ۲۷۷ دار احیاء الکتب العربیۃ قاہرہ ص ۳۶۷۔

marfat.com

اس مسجد کے جانب قبلہ پہاڑ میں انسان کے سر کے برابر کھدائی ہوئی ہے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس کے نیچے چٹان پر رسول اکرم ﷺ بیٹھے تھے۔ اسی طرح مسجد کے شمال میں پہاڑ پر غار کی بابت عوام الناس کہتے ہیں آپؐ اس میں داخل ہوئے تھے، مگر اس غار کے سلسلہ میں کوئی قابل اعتماد روایت نہیں ملتی۔ ❶

اُحد کا منظرِ سحر ہے کتنا جاذبِ نظر ❁ اِدھر بھی لالہ زار ہے اُدھر بھی لالہ زار ہے

رسول اکرم ﷺ کی نماز کی ادائیگی

روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ نے اس جگہ نماز ادا فرمائی ہے۔ ابن شبہ نے حضرت رافع بن خدیج ؓ ❷ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس چھوٹی مسجد کی جگہ پر نماز ادا فرمائی ہے جو جبل اُحد کی گھاٹی میں دائیں ہاتھ پہاڑ کے متصل ہے۔ ❸ مطری، سمہودی، عبدالقادر حنبلی اور احمد عباسی وغیرہ نے لکھا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جنگ اُحد ختم ہونے کے بعد اس جگہ ظہر اور عصر کی نمازیں ادا فرمائی ہیں۔ ❹

ابن ہشام نے عمر مولیٰ غفرہ سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے زخموں کی تکلیف کیوجہ سے نماز ظہر بیٹھ کر پڑھائی اور مسلمانوں نے بھی آپؐ کی اقتداء میں بیٹھ کر نماز ادا کی۔ ❺

تاریخی ادوار

ابن شبہ متوفی ۲۶۲ھ نے ان مساجد کے ضمن میں اس کا ذکر کیا جن میں رسول اکرم ﷺ نے نماز ادا فرمائی ہے۔ ❻ اس سے معلوم ہوا کہ ابن شبہ کے زمانہ میں یہ مسجد موجود تھی اور پرانے زمانہ میں تعمیر شدہ تھی اور شاید کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے ہی اپنے دور حکومت میں اسے تعمیر کروایا ہو۔ جن مورخین نے تاریخی مساجد کا ذکر کیا ہے انہوں نے اس مسجد کا بھی خصوصی ذکر کیا ہے۔ مطری متوفی ۷۴۱ھ کہتے ہیں کہ کوہ اُحد کے نیچے جانب قبلہ پہاڑ سے جڑی ہوئی ایک چھوٹی سی مسجد جس کی عمارت منہدم ہو چکی ہے کہتے ہیں کہ جنگ ختم ہونے کے بعد نبی اکرم ﷺ نے اس میں نماز ادا فرمائی تھی ❼ صاحب کتاب المناسک کا بیان ہے کہ یہ چھوٹی مسجد گھاٹی میں دائیں ہاتھ پہاڑ کے متصل ہے۔ ❽

---

❶ التعریف بما آنست الہجرۃ ص ۴۲۔
❷ رافع بن خدیج اوسی انصاری صحابی ہیں اُحد اور خندق کے معرکوں میں شامل ہوئے۔ بدر میں انہیں چھوٹا قرار دیا گیا تھا اور اُحد میں اجازت مل گئی ۷۳ یا ۷۴ھ میں مدینہ منورہ میں انتقال ہوا چھیاسی سال عمر پائی۔ (معارف ابن قتیبہ ص ۳۰۶ اسد الغابہ ۳۸/۲
❸ تاریخ المدینۃ المنورۃ ابن شبہ ۵۷/۱
❹ التعریف ص ۴۱۔ وفاء الوفا ۸۴۸/۳ الدرر الفرائد المنظمہ ص ۱۶۳۰، عمدۃ الاخبار ص ۱۸۴۔۱۸۵۔
❺ السیرۃ النبویۃ ابن ہشام ۸۷/۳
❻ تاریخ المدینۃ المنورۃ ابن شبہ ۵۷/۱۔
❼ التعریف بما آنست الہجرۃ ص ۴۱۔
❽ کتاب المناسک ص ۳۹۸۔

marfat.com

فیروز آبادی متوفی ۸۱۷ھ سمہودی متوفی ۹۱۱ھ، محمد کبریت الحسینی متوفی ۱۰۷۰ھ دسویں صدی

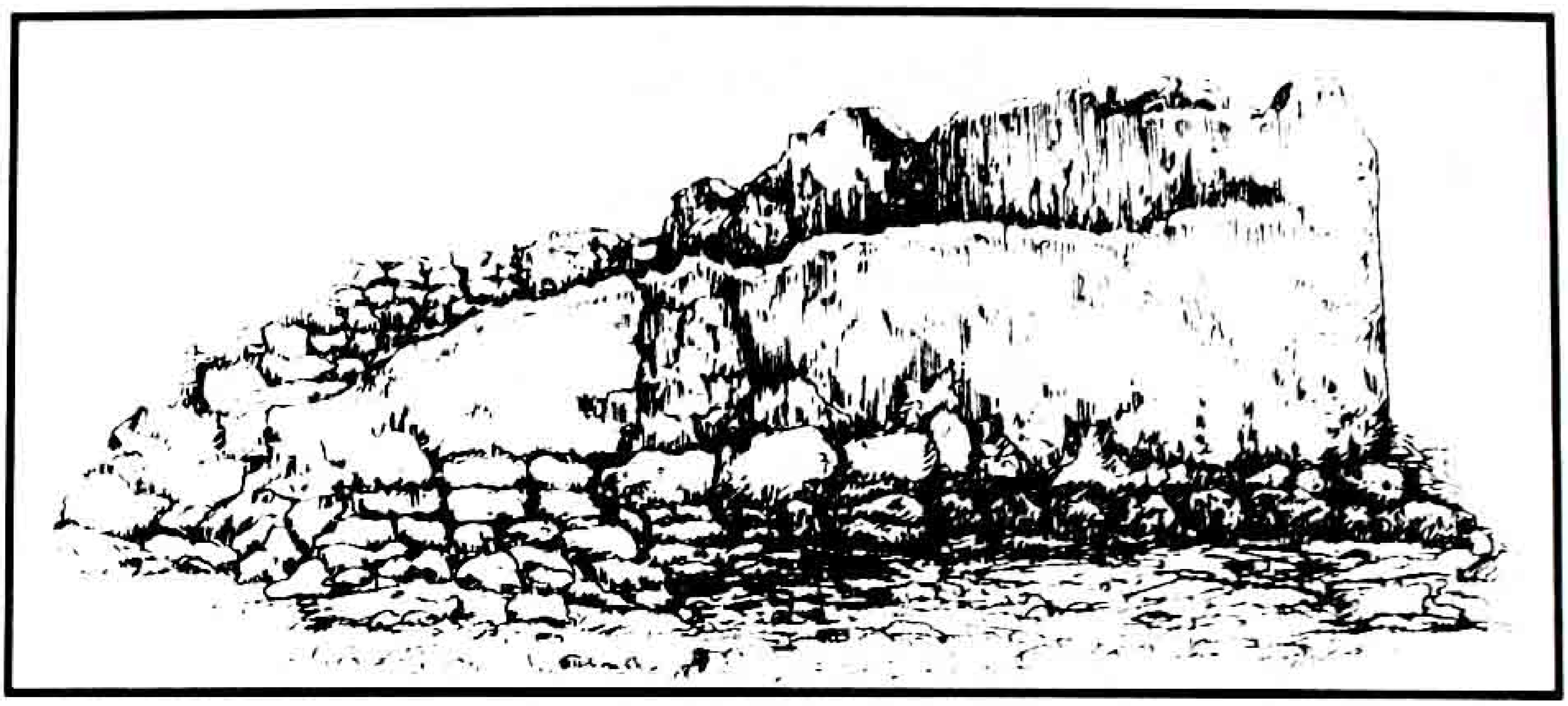

مسجد فسح کا قلمی خاکہ (یوسف الکبری)

ہجری میں عبدالقادر حنبلی، گیارہویں صدی ہجری میں احمد عباسی، چودھویں صدی کے آغاز میں علی آفندی، سنہ ۱۳۱۸ھ میں ابراہیم رفعت اور خیاری متوفی ۱۳۸۰ھ نے اس مسجد کا ذکر کیا ہے، ان سب کی تصریحات کا خلاصہ یہ ہے کہ:

(۱) مسجد فسح چھوٹی سی ہے اور عرض اٹھارہ ہاتھ ہے۔
(۲) مسجد فسح پہاڑ سے جڑی ہوئی ہے۔
(۳) جو شخص اس گھاٹی کو جائے جس میں یہ حوض ہے تو اس کے داہنی جانب ہے۔
(۴) اس کے قبلہ کی طرف ایک جگہ پہاڑ میں انسان کے سر کے برابر کھدی ہوئی ہے۔
(۵) اس مسجد کے جانبِ شمال پہاڑ میں ایک غار ہے۔

ربیع الاول ۱۴۱۸ھ کو میں اس مسجد کی زیارت اور اسے ماپنے گیا تو میں نے مذکورہ سب اوصاف اس مسجد پر منطبق پائے۔ اس کی شمالی دیوار منہدم ہو چکی ہے مشرق و مغرب کی دیواریں چنداں موجود ہیں۔ جنوبی دیوار ۱٫۵ میٹر بلند موجود ہے۔ محراب واضح طور پر نظر آتا ہے۔ مشرق سے مغرب لمبائی چھ میٹر ہے۔ اور جنوب سے شمال آٹھ میٹر ہے آجکل لوہے کے جنگلے سے اس کے نشانات کو محفوظ کر لیا گیا ہے، اللہ کرے کوئی اہل خیر اس مسجد کی تعمیر کرا دے تا کہ تاریخی یادگار قائم رہے اور قریب کی آبادی اس سے استفادہ بھی کر سکے۔

marfat.com

قصہ غزوہ خندق

بنونضیر اور بنووائل یہودیوں کا ایک گروہ مکہ مکرمہ گیا اور اہل مکہ کو رسول اکرم ﷺ سے جنگ کی دعوت دی۔ اور انہیں اپنی مدد کا یقین دلایا مکہ والوں نے انہیں مثبت جواب دیا پھر وہ غطفان کے ❶ ہاں آئے اور انہیں اس پر آمادہ کیا انہوں نے بھی ساتھ دینے کا وعدہ کرلیا۔ اب قریش ابوسفیان کی قیادت میں چل پڑے غطفان کی قیادت عیینہ بن حصن ❷ فزاری کررہا تھا ❸۔ اور بنومرہ کا قائد حارث بن عوف مری تھا۔ اور اشجع کی ❹ قیادت مسعود بن رحیلہ کے ہاتھ میں تھی۔ جب رسول اللہ ﷺ کو ان کے اجتماع اور حملہ آور ہونے کی اطلاع ملی تو آپؐ نے اپنے صحابہؓ سے مشورہ فرمایا حضرت سلیمان ؓ نے خندق کھودنے کا مشورہ دیا اور عرض کیا کہ فارس میں جب محاصرہ ہوتا ہے تو خندق کھود لی جاتی ہے۔ آپؐ کو ان کی رائے پسند آئی اور مسلمانوں نے بڑی محنت سے خندق کی کھدائی شروع کردی۔ ❺

مری رائے میں خندق کھود لیں ہم گرد لشکر کے
مہیا ہوں ہمارے سامنے انبار پتھر کے
اگر اک خطۂ محفوظ میں ہو فوج اسلامی
تو دیکھیں گے عدو اس مرتبہ بھی روئے ناکامی
رسولِ پاکؐ نے اس رائے کی تحسین فرمائی
پسندِ خاطرِ عالی ہوئی سلماںؓ کی دانائی (جالندھری)

❶ قلقشندی کہتے ہیں کہ بنوغطفان بہت سی شاخوں والا قبیلہ ہے اور ان کی رہائشیں نجد میں وادی القریٰ اور کوہ طے کے متصل ہیں۔ فتوحات اسلامیہ کے دوران سب متفرق ہوگئے۔ اور یہ بنوغطفان بن قیس عدنانی ہیں (نہایۃ الارب ص ۳۸۸)۔

❷ عیینہ بن حصن فزاری بن حذیفہ بن بدر اس کا اصل نام حذیفہ تھا۔ لقوہ کی وجہ سے اس کی ایک آنکھ بیچی گئی تھی تو اسے عیینہ کہا جانے لگا۔ مسلمان ہوگیا تھا اور مولفۃ القلوب میں شمار ہوتا تھا آپؐ کی وفات کے بعد جب عرب مرتد ہوئے تو یہ بھی مرتد ہوگیا اور طلیحہ بن خویلد مدعی نبوت سے جاملا۔ طلیحہ کی شکست پر اسے گرفتار کر کے حضرت ابوبکرؓ کی خدمت میں لایا گیا تو مسلمان ہوگیا اور آخر عمر میں نابینا ہوگیا (معارف ص ۳۰۲۔ اسد الغابہ ۳۱/۴)

❸ قلقشندی کہتے ہیں بنوفزارہ ذبیان کا ایک خانوادہ ہے جو غطفانی قحطانی ہیں۔ بنوفزارہ بن ذبیان کی آبادی نجد اور وادی القریٰ میں تھی۔ نہایۃ الارب ص ۳۹۲)

❹ بنواشجع غطفان کا ایک قبیلہ ہے اور بنواشجع بن ریت بن غطفان ہیں۔ اور وہ مدینہ طیبہ کے عرب ہیں اور ان کے سردار معقل بن سنان مشہور صحابی ہیں۔ (نہایۃ الارب ص ۴۰)۔ ❺ تفسیر قرطبی ۱۲۹/۱۴۔

marfat.com

خندق کی ابتداء اور انتہاء کے متعلق ہیثمی نے عمرو بن عوف مزنی کی روایت لکھی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے جنگ خندق میں خندق کی نشاندہی بنو حارثہ کے پاس سے مداج تک فرمائی اور ہر دس اشخاص کو چالیس ہاتھ (تقریبا بیس میٹر) کھدائی کی ذمہ داری سونپی۔ حضرت سلمان ؓ کے بارے میں مہاجروں نے کہا سلمانؓ ہمارا ہے اور انصار کہنے لگے سلمانؓ ہمارا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا **سلمان منا اهل البيت** سلمانؓ ہمارے اہل بیت میں سے ہے۔ ❶

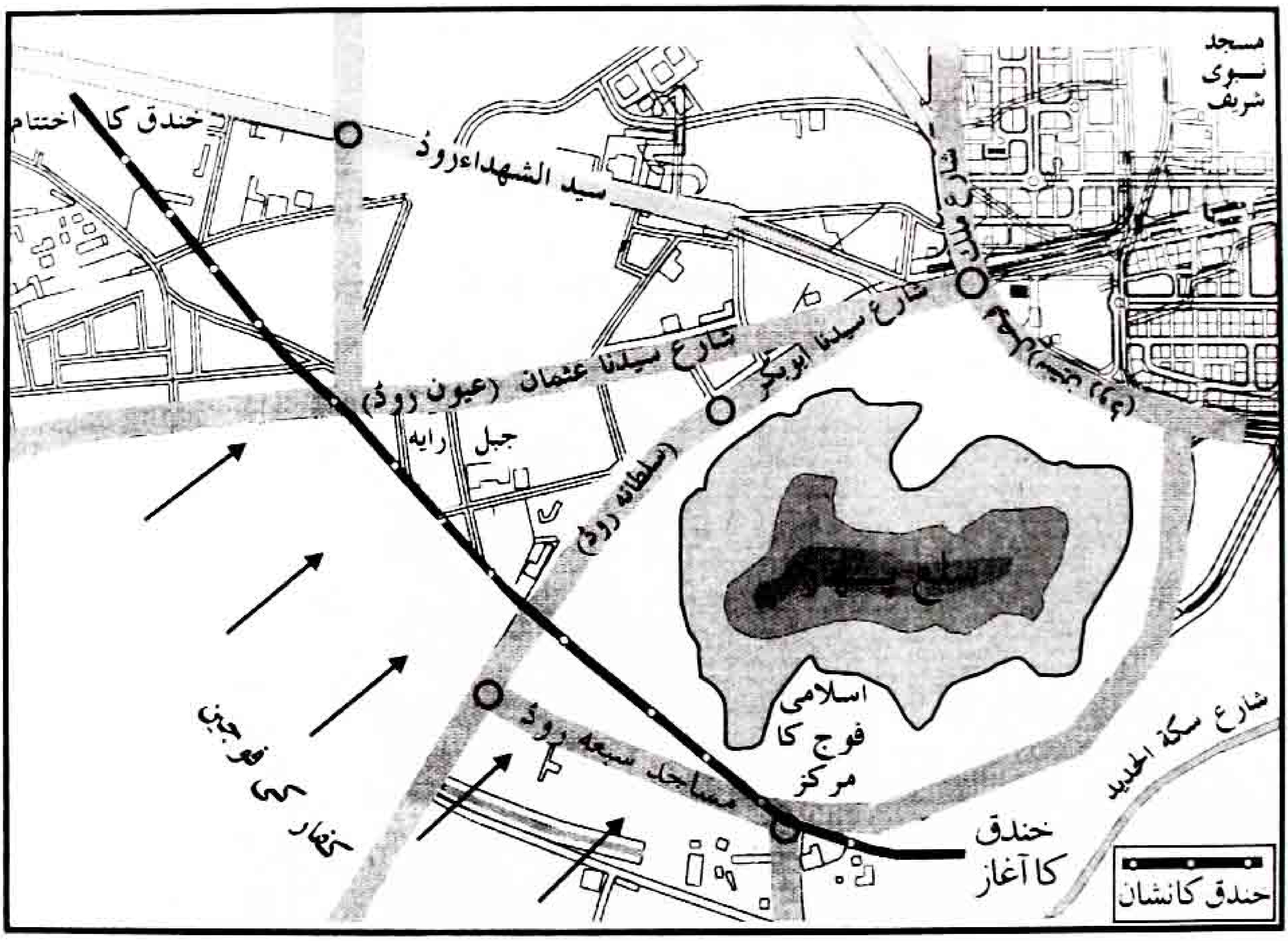

خندق کا تقریبی نقشہ

ابن سعد لکھتے ہیں کہ دشمن کی آمد سے پہلے پہلے مسلمان جلد از جلد اس کام سے فارغ ہو جانا چاہتے تھے۔ رسول اکرم ﷺ مسلمانوں کی ہمت بڑھانے کیلئے بنفس نفیس اس کام میں شریک تھے۔ سب لوگ مختلف اطراف میں کھدائی میں مشغول تھے۔ مہاجرین راتج کی طرف سے کوہ ذباب تک کھدائی کر رہے تھے۔ ذباب سے جبل بنی عبید تک انصار کھدائی میں مشغول تھے سارا مدینہ قلعہ کی طرح مضبوط بنیاد کے گھیرے میں آ گیا تھا۔ بنو عبد الاشہل راتج کے پاس سے آخر تک کھدائی کر چکے تھے اور

❶ ہیثمی کہتے ہیں کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اس میں کثیر بن عبد اللہ مزنی راوی کو جمہور نے ضعیف قرار دیا ہے جبکہ ترمذی اس کی حدیث کو حسن قرار دیتے ہیں باقی راوی ثقہ ہیں (مجمع الزوائد ۶ / ۱۳۰)

marfat.com

خندق مسجد کے پیچھے تک کھد چکی تھی۔ ❶ خندق کی لمبائی تقریباً اڑھائی کیلو میٹر اور چوڑائی و گہرائی اتنی تھی کہ سوار یا پیادہ اس کو بآسانی پھلانگ نہ سکے اور اس میں اتر کر چڑھ نہ سکے۔

خندق مکمل ہونے کے بعد رسول اکرم ﷺ مسلمانوں سمیت میدان سلع میں جمع ہو گئے اور جبل سلع ان کی پشت پر تھا۔ مدینہ منورہ کا نظم عبداللہ بن ام مکتومؓ (نابینا صحابی) کے سپرد فرما دیا۔ عورتوں اور بچوں کو بڑے بڑے مکانوں میں جمع کر دیا۔ حضرت عائشہ ام المومنینؓ کو ام سعد بن معاذؓ کے ہمراہ بنو حارثہ کے قلعہ میں پہنچا دیا۔ اور حضرت صفیہؓ رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی حضرت حسان بن ثابتؓ ❷ کے قلعہ نما مکان میں مقیم ہو گئیں اور حضرت حسانؓ عورتوں اور بچوں کے نگران تھے۔ جب لشکر کفار آ گیا تو قریش مجتمع السیول ❸ میں اترے جو جرف اور زغابہ کے درمیان ہے ان کے ہمراہ مختلف قبائل تھے غطفان اپنے ساتھیوں کے ساتھ اُحد کی طرف ٹھہرے، کفار کی کل تعداد دس ہزار تھی جب انہوں نے خندق دیکھی تو کہنے لگے یہ ایک ایسی چال ہے جو عربوں نے کبھی نہیں چلی ❹

مگر خندق پہ آ کر رُک گیا سیلاب دشمن کا
مسلمان دیکھتے تھے پیچ و تاب دشمن کا
بالآخر ہٹ گئیں پیچھے یمِ احزاب کی موجیں
گذرنے پائی خندق سے نہ اس سیلاب کی فوجیں
ادھر حق تھا سرِ خندق اُدھر باطل کی فوجیں تھیں
دو جانب سے ہوائیں پتھروں تیروں کی موجیں تھیں
مگر خندق نے ٹھنڈت ڈال دی اُن کی امنگوں میں
نہ پیش آئی تھی یہ صورت عرب کو اپنی جنگوں میں
مسلمان یوں ڈٹے تھے لشکرِ احزاب کے آگے
چٹانیں جس طرح قائم رہیں سیلاب کے آگے

الغرض انہوں نے مسلمانوں کا سخت گھیراؤ کر لیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے

---

❶ طبقات کبریٰ ابن سعد ۲/۶۶۔ ❷ حضرت حسان کا مکان مسجد نبوی شریف کے مغربی جانب تھا۔ تفصیل کیلئے بیوت الصحابۃ حول المسجد النبوی الشریف دیکھیے یا اس کا اردو ترجمہ بعنوان: صحابہؓ کے مکانات ص ۱۰۶۔

❸ مجتمع السیول مدینہ منورہ کے شمال میں کوہ اُحد کے قریب ایک جگہ ہے اس میں وادی قناۃ وادی بطحان اور وادی عقیق کا سیلاب جمع ہوتا ہے اسے زغابہ کہتے ہیں (وفاء الوفا ۳/۱۰۸۱ آثار المدینۃ المنورہ ص ۱۷۹)

❹ الروض الانف سہیلی ۶/۲۷۔ جوامع السیرۃ لابن حزم ص ۱۴۸۔۱۵۰۔

marfat.com

﴿اِذْ جَآؤُكُمْ مِنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ○ هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا ○﴾ [سورۃ احزاب: ۱۰-۱۱]

جب وہ تمہارے اوپر اور نیچے کی طرف سے آ گئے اور آنکھیں کھلی رہ گئیں کلیجہ منہ کو آ گیا۔ اللہ کے متعلق تمہیں عجب گمان ہونے لگے۔ اسوقت مومن بڑی آزمائش میں مبتلا ہو گئے اور سخت ہل کر رہ گئے۔

حالات اس حد تک شدت اختیار کر گئے کہ نبی اکرم ﷺ اور مومنین بعض نمازیں بھی وقت پر ادا نہ کر سکے جیسے کہ نسائی نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا: مشرکوں نے ہمیں نماز ظہر بھی نہ پڑھنے دی تاآنکہ سورج غروب ہو گیا۔ اب رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے نماز ظہر کی اذان و اقامت کہی اور آپؐ نے نماز ظہر پڑھائی پھر عصر کی اقامت کہی اور اسے بھی ویسے ہی پڑھایا جیسا کہ عام طور پر پڑھتے تھے پھر مغرب کی اذان دی گئی اور آپؐ نے وقت پر نماز پڑھائی [1] ادھر نبی کریم ﷺ کفار کیلئے بد دعا فرماتے رہے آخر تیسرے روز فتح کی خوشخبری دی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتے بھیج دیئے جنہوں نے میخیں اکھیڑ دیں خیموں کی طنابیں کاٹ دیں آگ بجھا دی اور دیگیں الٹا دیں۔ گھوڑے ایک دوسرے پر چڑھ دوڑے اللہ تعالیٰ نے کفار کے دلوں میں رعب ڈال دیا۔ لشکر کے اطراف میں فرشتوں کی تکبیریں گونجنے لگیں۔ ہر قوم کا سردار لوگوں کو اپنی طرف بلا کر کہنے لگا بھاگو بچو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایمان والو! اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو جو تم پر ہوئیں جب لشکر تم پر چڑھ آئے تھے تو ہم نے آندھی اور ایسا لشکر بھیجا جسے تم دیکھ نہ سکتے تھے (سورہ احزاب: ۹) غزوہ خندق میں نصرت خداوندی کے نزول اور کفار کی شکست کی منظر کشی کرتے ہوئے حفیظ جالندھری کہتے ہیں:

اُڑتی دوڑتی اٹھتی ہوئی بڑھتی ہوئی آندھی
زمین کو روندتی افلاک پر چڑھتی ہوئی آندھی
توے اُلٹے اُندھی چولہوں میں ہنڈیاں بجھ گئیں آگیں
جھلس کر رہ گئے منہ اور کپڑوں میں لگی آگیں
نہ چولہا تھا نہ ہنڈیا تھی نہ خیمہ تھا نہ ڈیرا تھا
فقط دہشت ہی دہشت تھی اندھیرا ہی اندھیرا تھا

غزوۂ خندق کی مناسبت سے مسجد بنی حارثہ مسجد رایہ اور مساجد فتح کا تذکرہ ملاحظہ ہو:

[1] سنن نسائی: کتاب الاذان، باب الاذان للغائب۔ سنن دارمی: کتاب الصلوۃ، باب الحبس عن الصلاۃ۔ مسند احمد ۲۵/۳

marfat.com

(۲۶) مسجد بنی حارثہ (مسجد مستراح)

مسجد بنی حارثہ کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ بنو حارثہ (۱) کی آبادی میں واقع ہے یہ لوگ انصار تھے ابراہیم عیاشی کہتے ہیں یہ مسجد مغرب کی طرف مستراح میں واقع ہے اور مسجد کے مغرب میں ترکی قلعہ ہے (۲) (۱۴۱۶ھ میں یہ قلعہ ختم کر دیا گیا ہے) یہ وہی مسجد ہے جو آجکل مستراح کے نام سے مشہور ہے۔ کہا جاتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اُحد سے واپسی پر اس جگہ آرام فرمایا تھا۔ (۳) واللہ اعلم

محل وقوع سید الشہداء سے آنے والی سڑک کے دائیں ہاتھ، مسجد شیخین کے شمال میں تین سو میٹر دور واقع ہے۔

عمارت تاریخی اہمیت کیوجہ سے خادم حرمین شریفین کے دور میں اس کی از سر نو تعمیر و توسیع بھی کر دی گئی۔ مسجد کا ایک خوبصورت گنبد ہے اور نفیس قسم کا مینار ہے۔ مشرق مغرب شمال ہر سہ جہت سے داخلے کا رستہ ہے۔ مسجد ائر کنڈیشنڈ ہے۔ مسجد کے شمال میں ۱۲ وضو کی ٹوٹیاں اور ۵ بیت الخلاء ہیں۔ عمارت مستطیل ہے۔ مشرق سے مغرب ۲۰. ۱۵ میٹر اور قبلہ سے شمال کو ۳۰. ۳۲ میٹر اور رقبہ ۴۹۱ مربع میٹر ہے۔

تاریخی ادوار دور نبوی میں یہ مسجد موجود تھی بنو حارثہ اس میں نماز ادا کرتے تھے جیسا کہ تبدیلی قبلہ کے ضمن میں احادیث بیان ہو چکی ہیں کہ وہ نماز ادا کر رہے تھے تو انہیں تحویل قبلہ کی اطلاع ملی اور وہ اسی وقت روبکعبہ ہو گئے (۴) ابن شبہ متوفی ۲۶۲ھ نے مسجد بنی حارثہ کے عنوان سے اسے ان مساجد میں شمار کیا ہے جن میں نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا فرمائی ہے۔ (۵) فیروز آبادی متوفی ۸۱۷ھ، ابوالبقاء مکی متوفی ۸۵۴ھ سمہودی متوفی ۹۱۱ھ، گیارہویں صدی کے احمد عباسی، ابوسالم عیاشی اپنے سفرنامہ ۱۰۷۳ھ چودھویں صدی ہجری کے شروع میں علی آفندی، ابراہیم عیاشی متوفی ۱۴۰۳ھ، خیاری متوفی ۱۳۸۰ھ نے اس مسجد کا ذکر کیا ہے اور اپنے اپنے زمانہ میں اس مسجد کی کیفیت لکھی ہے۔ (۶)

---

(۱) قلقشندی کہتے ہیں کہ بنو حارثہ اوسی ازدی قحطانی ہیں اور وہ بنو حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو النبیت ہیں، نہایۃ الارب ص ۲۲۴
(۲) المدینۃ بین الماضی والحاضر ص ۳۷۴ (۳) المدینۃ المنورۃ فی رحلۃ العیاشی ص ۱۴۵۔
(۴) صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب التوجہ نحو القبلہ ۸: ۳۹۹، مجمع الزوائد ۲/ ۱۴ (۵) تاریخ مدینہ منورہ ابن شبہ ۱/ ۶۶
(۶) المغانم المطابہ مخطوط ورق ۲۳۰۔ البحر العمیق مخطوطہ ورق ۱۶۳۔ وفاء الوفا ۳/ ۸۶۵، عمدۃ الاخبار ص ۱۹۹، المدینۃ المنورۃ فی رحلۃ العیاشی ص ۱۴۵۔ وصف المدینۃ المنورۃ ص ۱۵۔ ۱۶ المدینۃ المنورۃ بین الماضی الحاضر ص ۵۲۸۔ ۳۷۴، تاریخ معالم مدینہ منورہ قدیماً وحدیثاً ص ۱۳۳

marfat.com

Masjid Mustarah　　　　　مسجد المستراح

A View Of Fat'h Masajid　　　　　مساجد فتح کا منظر　　　　　منظر لمساجد الفتح

marfat.com

Masjid Abu Bak'r مسجد أبي بكر ﷺ

Masjid Umar مسجد عمر ﷺ

marfat.com

Masjid Fat'h | مسجد الفتح

Masjid Salman | مسجد سلمان ؓ

marfat.com

Masjid Banu Haram مسجد بني حرام

Masjid Meeqat مسجد الميقات

marfat.com

مسجد بنی حارثہ میں آقا علیہ السلام کا نماز ادا کرنا حدیث میں آپؐ کا اس مسجد میں نماز ادا کرنا مذکور ہے۔ جیسا کہ ابراہیم بن جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مسجد بنی حارثہ میں نماز ادا فرمائی ❶ اور حارث بن سعید نے روایت کی کہ نبی ﷺ نے مسجد بنی حارثہ میں نماز ادا فرمائی۔ ❷

بنو حارثہ قرآن میں بنو حارثہ کا ذکر قرآن کریم میں آتا ہے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمارے بارے میں ہی نازل ہوا ﴿اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتَانِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ...﴾ [سورہ آل عمران:۱۲۲] ''جب قصد کیا دو فرقوں نے تم میں سے کہ بزدلی کا مظاہرہ کریں، اور اللہ مددگار تھا ان کا''، وہ دو گروہ ہم بنو سلمہ اور بنو حارثہ تھے۔ صحیح بخاری کی ایک روایت میں بھی اس طرف اشارہ موجود ہے ❸ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ﴿وَيَسْتَاْذِنُ فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ ...﴾ [سورہ احزاب:۱۳] اور رخصت مانگنے لگا ایک فرقہ ان میں نبی ﷺ سے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس سے بنو حارثہ مراد ہیں۔ ❹

بنو حارثہ کے عبداللہ کے قتل کا واقعہ عبداللہ بن ❺ سہل کے قتل کے سلسلہ میں نبی اکرم ﷺ بنو حارثہ کے ہاں تشریف لے گئے جیسا کہ سہل ❻ بن ابی حثمہ کی روایت ہے کہ عبداللہ بن سہلؓ اور محیصہؓ دونوں خیبر گئے ان پر ایک مصیبت آ گئی تھی۔ اور وہ یہ کہ محیصہؓ ❼ کو اطلاع ملی کہ عبداللہ کو قتل کر کے ایک چشمے میں پھینک دیا گیا ہے تو محیصہؓ یہودیوں کے پاس گیا اور کہا کہ بخدا تم نے اسے قتل کر دیا ہے انہوں نے کہا بخدا ہم نے اسے قتل نہیں کیا۔ بعد ازاں محیصہؓ اپنی قوم کے پاس آیا اور انہیں اطلاع دی۔ محیصہؓ اور اس کا بھائی حویصہؓ ❽ جو بڑا تھا اور عبدالرحمٰن بن سہلؓ ❾ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے،

---

❶ وفاء الوفا ۸۶۵/۳۔ ❷ تاریخ مدینہ منورہ ابن شبہ ۶۶/۱۔ ❸ صحیح بخاری کتاب التفسیر باب اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتَانِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا ۴۵۵۸:۶۵ ❹ جامع احکام القرآن قرطبی ۱۴۸/۱۴۔

❺ عبداللہ بن سہل بن عبدالرحمٰن بن سہل بن کعب۔ حضرت عائشہؓ اور جابرؓ سے سماع کیا۔ یکے از بنی حارثہ کنیت ابولیلیٰ ثقہ ہے (تہذیب التہذیب ۲۱۵/۱۲) ❻ سہل بن ابی حثمہ نام عبداللہ یا عامر بن ابی حثمہ عامر بن ساعدہ بن خزرج انصاری ان کے والد اُحد کی رات آپؐ کے رہبر تھے (تہذیب التہذیب ۲۴۸/۴)۔ ❼ محیصہ بن مسعود بن کعب بن عامر بن عدی بن حارثہ، حویصہ کا بھائی، اُحد اور بعد کے معرکوں میں شامل ہوا۔ رسول اکرم ﷺ نے اسے فدک بھیجا تھا (تہذیب ۶۷/۱۰)۔

❽ حویصہ بن مسعود بن کعب بن عامر بن حارثہ اپنے بھائی محیصہؓ سے بڑا تھا۔ (تہذیب التہذیب ۶۷/۱۰)۔

❾ عبدالرحمٰن بن عمرو بن سہل انصاری مدنی دادے کی طرف منسوب کیا جاتا تھا ثقہ ہے۔ مشہور ہے۔ حرہ میں شہید ہوئے۔ تہذیب التہذیب ۲۳۵/۶۔

marfat.com

محیصہؓ چونکہ خیبر میں گیا تھا وہ بات کرنے لگا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا بڑا بات کرے تو حویصہؓ نے بات کی پھر محیصہؓ نے بھی واقعہ بیان کیا۔ تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اپنے ساتھی کی دیت لے لو یا اعلان جنگ کردو۔ آپؐ نے یہود کو لکھا تو انہوں نے جوابدیا کہ ہم نے قتل نہیں کیا۔ حویصہؓ محیصہؓ اور عبدالرحمٰنؓ کو آپؐ نے فرمایا کہ تم قسم دیدو اور اپنے ساتھی کے خون کے حقدار بن جاؤ۔ انہوں نے کہا نہیں۔ فرمایا کہ پھر یہودیوں سے قسم کا مطالبہ کر لیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ تو مسلمان ہی نہیں ہیں (ان کی قسم کا کیا عتبار؟) تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے پاس سے سو

مسجد مستراح

اونٹ دیت ادا کردی اور ان کے گھر بھیج دی سہل کہتے ہیں کہ ان میں سے ایک اونٹنی نے مجھے ٹانگ ماردی ❶

امام مسلم نے یہ واقعہ بروایت رافع بن خدیج لکھا ہے اور اس میں یہ ہے کہ حویصہؓ محیصہؓ اور عبدالرحمٰن بن سہلؓ کو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم پچاس آدمیوں کی قسمیں دیتے ہوتا کہ اپنے ساتھی کے خون کے مستحق بنو؟ انہوں نے کہا ہم نے جب کچھ دیکھا ہی نہیں تو قسم کسطرح دے سکتے ہیں؟ تو آپؐ نے فرمایا: یہودیوں سے پچاس آدمیوں کی قسم کا مطالبہ کر لیتے ہیں تو وہ کہنے لگے کہ کافر لوگوں کی قسم ہم کیسے قبول کر لیں؟ یہ حالات دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے اس کی دیت خود عطا فرمادی ❷ طبری ❸ نے اس واقعہ میں لکھا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے خیبر میں فتح عطا فرمادی تو فدک ❹ والوں نے فدک کی آمدنی میں سے نصف دیکر صلح کی پیشکش کی جسے قبول کر لیا گیا۔ نبی اکرم ﷺ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان کھجوروں کی تقسیم کیلئے بھیجا کرتے تھے ۸ھ میں حضرت عبداللہ بن

❶ صحیح بخاری۔ کتاب الاحکام باب کتاب الحاکم الی عمالہ ۹۳:۱۹۲/۷۔ ❷ صحیح مسلم، کتاب القسامۃ، باب القسامۃ، ۲۸:۱۶۶۹۔
❸ ابو جعفر محمد بن جریر طبری، مفسر، محدث، مورخ، فقیہ، نحوی، زاہد ۲۲۴ھ آمل طبرستان میں ولادت اور ۳۱۰ھ میں وفات ہوئی۔
❹ فدک خیبر میں ایک بستی ہے (القاموس المحیط فدک)۔

marfat.com

رواحہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت جبار بن صخر بن خنساءؓ برادر بنو سلمہ تقسیم کرواتے تھے تا آنکہ یہودیوں نے بنو حارثہ کے حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا جس کا الزام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے انہیں دیا۔ ❶

بنو حارثہ کو تحویل قبلہ کی خبر تبدیلی قبلہ کی وحی اسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی جب آپؐ مسجد بنی سلمہ میں ظہر ادا فرما رہے تھے صحابہؓ نے آپؐ کے ساتھ نماز ادا کی پھر ان میں سے ایک شخص عباد بن بشرؓ وہاں سے بنو حارثہ کے ہاں گیا وہ اسوقت عصر کی نماز ادا کر رہے تھے اس نے انہیں تبدیلی قبلہ کی اطلاع دی تو انہوں نے رُخ بدل لیا۔ تفصیل ملاحظہ ہو:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سولہ یا سترہ ماہ بیت المقدس کو رخ کر کے نماز ادا فرمائی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کو قبلہ بنانا پسند فرماتے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ﴿قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآ ...﴾ [سورہ بقرہ: ۱۴۴] تو آپؐ نے قبلہ کو رُخ موڑ لیا۔ بیوقوف لوگ یہودی کہنے لگے کہ جو اِن کا پہلا قبلہ تھا اس سے انہوں نے کیوں رُخ پھیر لیا؟ کہہ دیجئے مشرق و مغرب اللہ ہی کا ہے جسے چاہے صحیح راستہ دکھادے۔ ایک شخص آپؐ کے ساتھ نماز ادا کر کے گیا اور چند انصار کے پاس سے گذرا جو بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز ادا کر رہے تھے۔ اس نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز ادا کی ہے تو لوگ اسی وقت کعبہ کی طرف پھر گئے ❷ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ عصر کے وقت بنو حارثہ تک اطلاع پہنچی جو مدینہ کے اندر تھے اور یہ بات حضرت براءؓ کی حدیث میں ہے، ❸ حضرت ثویلہؓ بنت اسلم کہتی ہیں کہ ہم بنو حارثہ میں اپنی جگہ پر نماز میں مشغول تھے کہ حضرت عباد بن بشر رضی اللہ عنہ نے آ کر کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت الحرام اور کعبہ کو منہ کر لیا ہے تو مرد عورتوں کی جگہ اور عورتیں مردوں کی جگہ آ گئیں اور باقی دو رکعت ادا کیں (کعبہ کی طرف منہ کر کے) ہیثمی کہتے ہیں اسے طبرانی نے کبیر میں روایت کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔ ❹

بنو حارثہ کا محل وقوع اور تاریخی اہمیت بنو حارثہ کے مکانات حرہ شرقیہ کے ایک طرف تھے جو وادی شظاۃ کے بالمقابل ہے آج کل اس کا محل وقوع سید نا حمزہ روڈ کے قریب مسجد مستراح کے متصل

---

❶ تاریخ طبری ۲/۱۴۰۔
❷ صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب التوجہ نحو القبلۃ ۸: ۳۹۹۔
❸ فتح الباری ۱/۵۰۶۔
❹ مجمع الزوائد ۲/۱۴

marfat.com

اور مسجد شیخین کے مغرب میں ہے۔ یہ بات نبی اکرم ﷺ سے ثابت ہے کہ بنو حارثہ کے گھر حرم مدینہ منورہ میں شامل ہیں اور اس جگہ کو دفاعی اہمیت حاصل ہے۔ مدینہ منورہ کی حفاظت کیلئے خندق کی کھدائی یہیں سے شروع کی گئی ❶ تھی جو غزوہ احزاب کے موقع پر کھودی گئی بعدازاں جب یزید ❷ نے مسلم بن عقبہ ❸ کی سرکردگی میں مدینہ منورہ پر فوج بھیجی تو ان کو مدینہ منورہ میں داخلہ کا رستہ نہ مل رہا تھا اسلئے کہ اہل مدینہ نے قدیم خندق کو تازہ کر لیا تھا اور مزید علاقوں میں حسب ضرورت خندق کھود لی تھی۔ بالآخر بنو حارثہ نے ان کو راستہ دیا تو وہیں سے فوج حملہ آور ہوئی اور واقعہ حرہ پیش آیا اس سے اس جگہ کی دفاعی اہمیت معلوم ہو جاتی ہے۔ اس سلسلہ میں بعض روایات ملاحظہ ہوں:

بخاری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ بنو حارثہ کے ہاں نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو فرمایا: یوں معلوم ہوتا ہے کہ تم حدود حرم سے باہر رہ گئے ہو پھر مڑے اور فرمایا نہیں تم تو اندرون حرم ہو ❹

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ دور جاہلیت میں بنو حارثہ اور بنو عبدالاشہل ایک ہی علاقہ میں رہتے تھے پھر ان کی آپس میں لڑائی ہوگئی بنو حارثہ شکست کھا کر خیبر چلے گئے پھر ان کی صلح ہوگئی اور بنو حارثہ واپس آگئے لیکن بنی عبدالاشہل کے علاقہ میں قیام نہ کیا بلکہ اس علاقہ میں مقیم ہو گئے جو مشہد حمزہ کے مغرب میں ہیں ❺

عمرو بن عوف مزنی کا بیان ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جنگ احزاب کے موقع پر بنو حارثہ کے علاقے سے خندق کی کھدائی کا نشان لگوایا اور ہر دس اشخاص کے ذمہ چالیس ہاتھ (۲۰ میٹر) جگہ کی کھدائی تھی ❻

---

❶ ابراہیم عیاشی نے لکھا ہے کہ مسجد شیخین کے شمال میں مسجد مستراح واقع ہے اور مغرب میں اس کے بالمقابل ترکوں کا بنایا ہوا قلعہ ہے یہ خندق کی کھدائی کا نقطہ آغاز ہے (المدینہ بین الماضی والحاضر ص ۵۲۸)

❷ یزید بن معاویہ بن ابوسفیان ۲۵ھ کو بمقام ماطرون پیدا ہوا اور دمشق میں پلا۔ اپنے والد کے بعد ۶۰ھ میں تخت نشین ہوا اس کے دور حکومت میں مغرب اقصیٰ۔ بخارا۔ خوارزم فتح ہوئے۔ ۶۴ھ میں فوت ہوا (اعلام زرکلی ۱۸۹/۸)

❸ مسلم بن عقبہ بن رباح مری ابوعقبہ دور بنی امیہ کا انتہائی سنگدل اور خوفناک کمانڈر تھا۔ دور نبوی دیکھا تھا۔ صفین میں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا ساتھی تھا۔ اہل مدینہ نے یزید کے مقرر کردہ گورنر کی بیعت نہ کی تو یزید نے مسلم مذکور کو مدینہ طیبہ پر حملہ آور ہونے کا حکم دیا اور معرکہ حرہ بپا ہوا پھر مکہ مکرمہ پر حملہ آور ہونے کے ارادہ سے نکلا لیکن راستہ میں ہی موت نے آ لیا (اعلام زرکلی ۲۲۲/۷)۔

❹ صحیح بخاری۔ کتاب فضائل المدینۃ باب حرم المدینۃ ۱۸۶۹/۲۹۔

❺ فتح الباری ۸۵/۴۔

❻ مجمع الزوائد ۱۳۰/۶۔

marfat.com

٢٧ مسجد رایہ

چونکہ یہ مسجد کوہ ذباب پر واقع ہے اس لئے اسے مسجد ذباب ❶ بھی کہتے ہیں۔ سمہودی کہتے ہیں کہ یہ وہ پہاڑی ہے جس پر مسجد رایہ ہے ❷ اسے مسجد رایہ اسلئے کہتے ہیں کہ یزید بن ہرمزان ❸ واقعہ حرہ میں موالی کے جھنڈے کو یہاں گاڑے ہوئے تھے۔

محل وقوع چھوٹی سی پہاڑی (جسے جبل ذباب اور جبل رایہ کہتے ہیں) پر واقع ہے جو شارع عثمان بن عفانؓ (شارع عیون) کے شروع میں ہے اور مسجد نبوی شریف کے شمال مغربی کونے سے ۱.۴ کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ اور سلع پہاڑ کے شمال میں آبشار سے تقریباً ڈیڑھ سو میٹر کے فاصلہ پر ہے۔

عمارت یہ پکے پتھروں کی مضبوط عمارت ہے طرز تعمیر عمری مساجد کا ہے بیرون واندرون چونہ کا پلستر ہے جو آخری سالوں میں عمارات کے اندر گھر گئی ہے میں ار ربیع الاول ۱۴۱۸ھ کو اس مسجد کی زیارت اور پیمائش کیلئے گیا۔ یہ چھوٹی سی مسجد ہے جو گنبد سے ڈھکی ہوئی ہے۔ جانب شمال صحن ہے جو گرمی سردی بارش سے بچاؤ کیلئے تھوڑا عرصہ ہوا مسقف کر دیا گیا ہے، جنوب کی طرف سے لمبائی ۱۰.٦ میٹر اور مشرقی جانب ۲۵.۵ میٹر ہے۔ صحن مشرق سے مغرب کو نو میٹر اور جنوب سے شمال کو آٹھ میٹر ہے کل رقبہ ۱۰۴ مربع میٹر ہے مشرق کی طرف اندر جانے کا راستہ ہے شمال میں صحن سے باہر دو بیت الخلاء ہیں یہ مسجد آباد ہے اور پانچ وقتہ نماز باجماعت ہوتی ہے۔

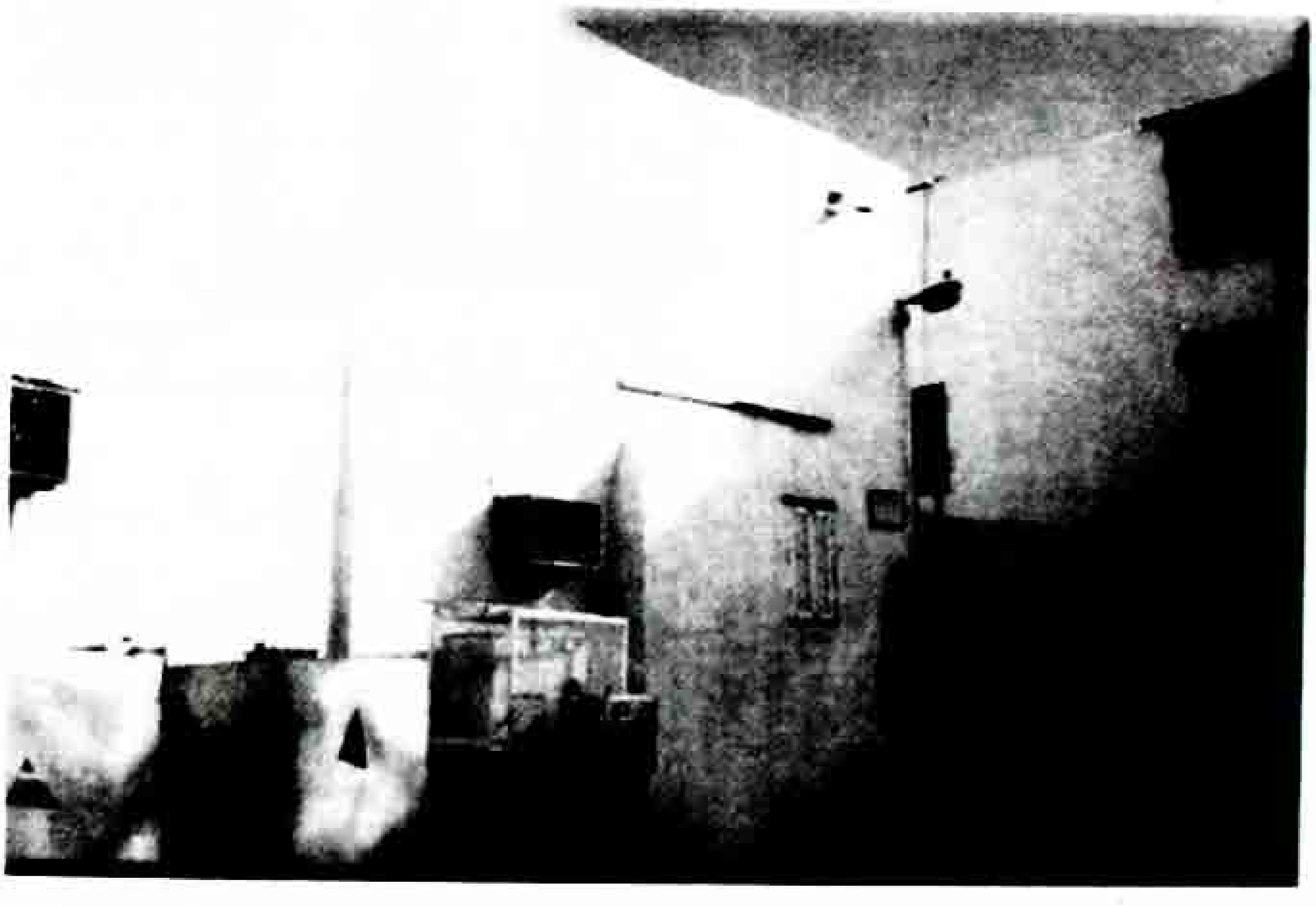

مسجد رایہ

❶ آثار المدینۃ المنورہ ص ۱۲۸۔ ❷ وفاء الوفا ۱۲۱۴/۴۔

❸ یزید بن ہرمزان مشہور تابعی ہیں، فقہاء مدینہ میں سے ہیں امام مالکؒ نے ان سے بہت استفادہ کیا، واقعہ حرہ میں موالی کا جھنڈا ان کے پاس تھا سنہ ۱۴۸ھ میں فوت ہوئے تہذیب التہذیب ۴۴۰/۴۔

marfat.com

نبی اکرم ﷺ کا یہاں نماز ادا کرنا

طبرانی نے سہل بن سعد سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے جبل ذباب پر نماز ادا کی (۱) عبدالرحمٰن بن اعرج نے بھی روایت کی ہے کہ آپؐ نے جبل ذباب پر نماز ادا فرمائی۔ (۲)

تاریخی ادوار

نبی اکرم ﷺ نے خندق کی کھدائی کی نگرانی کیلئے ذباب پہاڑی پر خیمہ نصب کروایا تھا اس اثناء میں یہاں نماز ادا فرماتے رہے۔ سمہودی نے لکھا ہے کہ جہاں آپؐ نماز ادا فرماتے رہے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے اپنی گورنری کے دوران ۸۷ تا ۹۳ھ وہاں مسجد تعمیر کروادی (۳) ابن شبہ متوفی ۲۶۲ھ نے بھی اس مسجد کو ان مساجد کے ضمن میں لکھا ہے جن میں آپؐ نے نماز ادا فرمائی (۴) صاحب

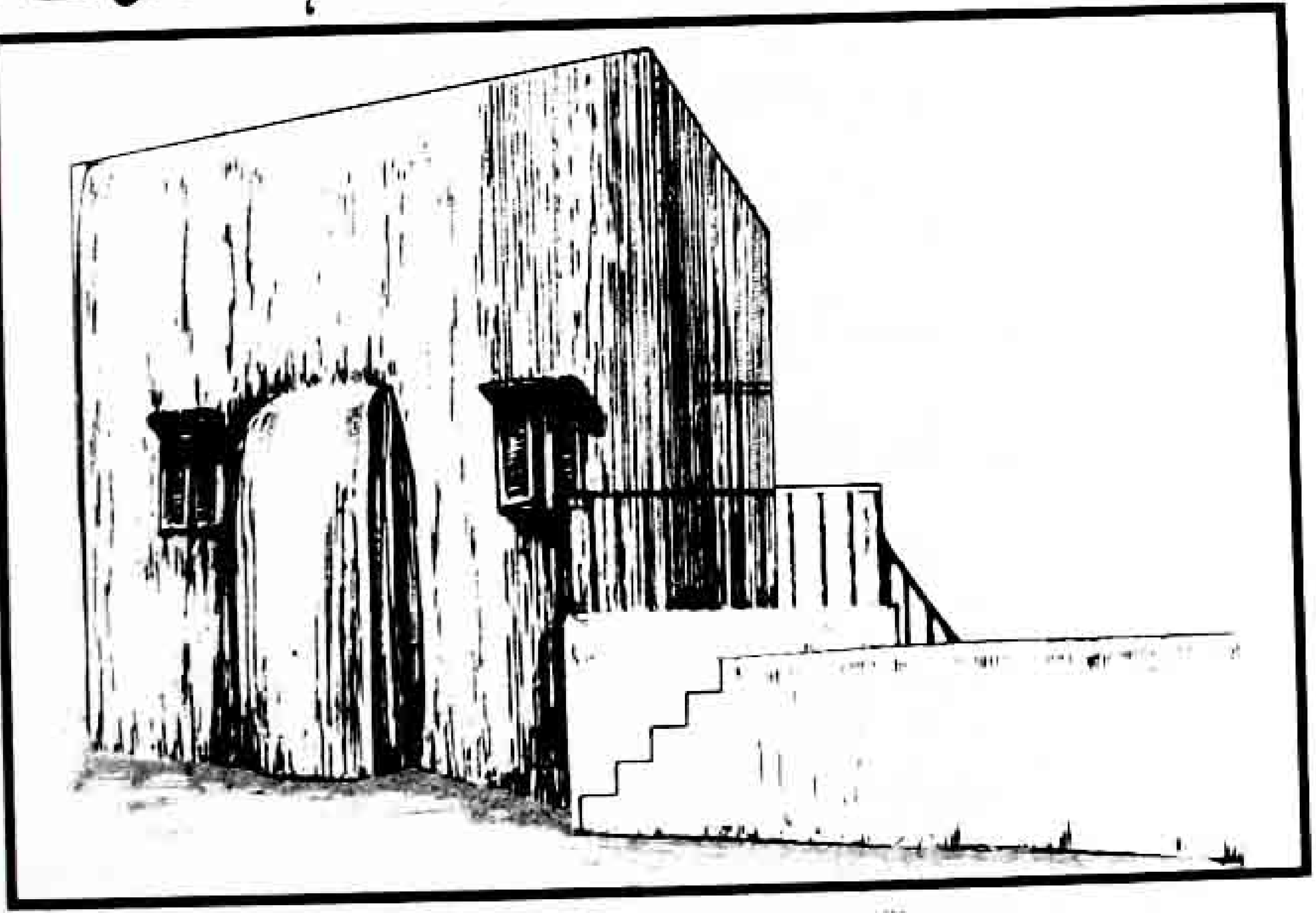

مسجد رایہ کا قلمی خاکہ (یوسف البکری)

کتاب المناسک نے لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کے جبل ذباب پر نماز ادا فرمائی (۵)
سمہودی متوفی ۹۱۱ھ کہتے ہیں کہ متقدمین میں سے ابوعبداللہ اسدی (۶) نے لکھا ہے کہ یہ مسجد

---

(۱) ہیثمی کہتے ہیں طبرانی نے کبیر میں اسے روایت کیا ہے اس میں ایک راوی عبدالمہیمن بن عباس بن سہل ہے جو ضعیف ہے (مجمع الزوائد ۴/۱۴)
(۲) تاریخ المدینۃ المنورۃ لابن شبہ ۱/۶۱
(۳) البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر ۴/۱۰۱۔ وفاء الوفا ۳/۸۴۵۔
(۴) تاریخ المدینۃ المنورہ لابن شبہ ۱/۶۱۔۶۲۔
(۵) کتاب المناسک ص ۳۹۸۔
(۶) محمد بن احمد اسدی ابوعبداللہ۔ سمہودی کہتے ہیں کہ ان کی ایک کتاب مناسک میں ہے، جس میں انہوں نے مدینہ کی مسجدوں کا تذکرہ لکھا ہے۔ اور محل وقوع و دوری کا خصوصی اہتمام کرتے ہیں۔ سمہودی نے وفاء الوفا میں بہت مقامات پر اس سے نقل کیا ہے۔ پورے طور پر ان کی ولادت و وفات کی تاریخ معلوم نہیں ہو سکی صرف سمہودی کے کلام سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ تیسری صدی کے ہیں اسلئے کہ جن لوگوں نے بھی ان سے روایت کی ہے وہ تیسری صدی کے ہیں۔ مقدمہ کتاب المناسک ص ۲۲۷ دیکھئے (مجلۃ المنہل نمبر ۴۴۹۔ ص ۱۱۰۔

marfat.com

ذباب پہاڑی پر ہے تعمیرات عمری (۱) کے انداز میں ایک جیسے پتھروں سے تعمیر کی گئی ہے، گیارھویں صدی ہجری میں عباسی نے اور ابوسالم عیاشی نے اپنے سفرنامہ ۱۰۷۳ھ میں اور چودھویں صدی کے شروع میں علی بن موسیٰ آفندی اور ابراہیم رفعتؒ نے اور چودھویں صدی کے درمیان میں انصاریؒ نے اور ۱۳۸۰ھ میں خیاریؒ نے اور غالی شنقیطیؒ متوفی ۱۴۰۹ھ نے اس مسجد کا ذکر کیا ہے۔ (۲) ادارہ اوقاف ومساجد مدینہ منورہ کی رپورٹ ۱۴۰۹ھ اور ۱۴۱۳ھ میں بھی اس کا ذکر موجود ہے (۳)

ذباب پہاڑی پر آقا ﷺ کا خیمہ اور معجزہ کا ظہور خندق کی ابتدا، مسجد مستراح سے ہوئی تھی جو بنو حارثہ کا علاقہ تھا۔ یہ خندق ذباب پہاڑی کے پاس سے ہوتے ہوئے سلع پہاڑ تک چلی جاتی تھی جہاں آجکل مساجد فتح واقع ہیں۔ آپؐ کا خیمہ ذباب پہاڑی پر تھا جہاں سے آپؐ خندق کی کھدائی کی نگرانی فرماتے تھے۔ ذباب پہاڑی کے شمال میں ایک چٹان توڑنے کا معجزہ واقع ہوا۔ جب صحابہؓ خندق کی کھدائی کے دوران اس چٹان کو توڑنے سے عاجز آ گئے تو نبی اکرم ﷺ نے اس پر ایسی ضرب لگائی کہ اس سے نکلنے والی روشنی سے مدینہ کے دونوں طرف روشن ہو گئے۔ اور آپؐ کو مدائن، کسریٰ، روم وصنعاء کے محلات دکھائی دیئے اور جبریلؑ نے بتلایا کہ ان پر آپؐ کی امت غالب آ جائے گی۔

حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ ہم خندق کھود رہے تھے کہ ایک سخت چٹان آ گئی تو لوگ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ایک چٹان نے کھدائی میں رکاوٹ ڈالدی ہے۔ آپؐ نے فرمایا میں آ رہا ہوں، آپؐ اٹھے تو ہم نے دیکھا کہ آپؐ نے پیٹ پر پتھر باندھ رکھا ہے ہم سب ان دنوں تین روز کے فاقہ سے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے گینتی اٹھائی اور چٹان پر ضرب لگائی جس سے وہ ریت کا ڈھیر بن گئی، میں نبی اکرم ﷺ سے اجازت لیکر اپنے گھر آیا اور بیوی سے کہا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کی جو کیفیت دیکھی ہے میرے لئے ناقابل برداشت ہے، تمہارے پاس کھانے کیلئے کچھ ہے؟ تو اس نے کہا کچھ جَو ہیں اور بکری کا بچہ ہے جسے میں نے ذبح کر دیا اور گوشت ہنڈیا میں ڈال دیا اور جَو پیس

---

(۱) بنائے عمری مساجد کی وہ عمارتیں جنہیں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے مدینہ منورہ کی گورنری کے زمانہ میں تعمیر کروایا۔ ۸۷۔۹۳ میں نبی اکرم ﷺ کے مقامات نماز پر جس میں چوکور اور منقش پتھر استعمال کئے گئے۔ اور قبلہ جانب محراب بھی بنایا۔ (اخبار مدینۃ الرسول ص ۱۱۶، تاریخ مدینہ ابن شبہ ۱/۴۷۔

(۲) عمدۃ الاخبار ص ۷۸۷، المدینۃ المنورۃ فی رحلۃ العیاشی ص ۱۲۲، وصف المدینۃ المنورۃ ص ۱۶، مرآۃ الحرمین الشریفین ۱/۴۱۷، آثار المدینۃ المنورۃ ص ۱۲۸۔ تاریخ معالم المدینۃ المنورۃ ص ۱۳۱۔ الدر الثمین ص ۱۷۱۔

(۳) دلیل الانجازات السنوی سنہ ۱۴۰۹ھ ص ۳۱، اسبوع العنایۃ بالمساجد سنہ ۱۴۱۳ھ ص ۱۳۰۔

marfat.com

دیئے۔ میں جب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آٹا گوندھا جا چکا تھا اور ہنڈیا چولہے پر تھی جو پکنے ہی والی تھی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے پاس تھوڑا سا کھانا ہے آپؐ اپنے ایک دو صحابہؓ کے ہمراہ تشریف لے چلیے فرمایا کھانا کتنا ہے؟ میں نے بتلا دیا۔ فرمایا: بہت کافی اور خوب ہے، جاؤ بیوی کو کہہ دو کہ جب تک میں نہ آؤں نہ ہنڈیا اتارے نہ ہی تنور میں روٹیاں لگائے اور تمام صحابہؓ کو فرمایا: اٹھو سب مہاجر و انصار چلدیئے۔

حضرت جابرؓ جب بیوی کے ہاں پہنچے تو کہا: افسوس نبی اکرم ﷺ تو سب مہاجرؓ و انصارؓ کے ساتھ تشریف لا رہے ہیں۔ بیوی نے کہا: کیا آپؐ نے تم سے (کھانے کی مقدار کا) پوچھا تھا؟ میں نے اثبات میں جواب دیا تو بیوی نے کہا پھر تم کو کیا فکر؟ ادھر آپؐ بھی آ پہنچے، ارشاد ہوا آ جاؤ اور بھیڑ نہ کرو۔ اب آپؐ نے روٹیاں توڑ کر ان پر گوشت ڈالنا شروع کر دیا۔ جب صحابہؓ کی ایک جماعت کھانا شروع کر دیتی تو آپؐ ہنڈیا اور تنور کو ڈھک دیتے۔ پھر کھولتے اور روٹی و گوشت تقسیم فرماتے تا آنکہ سب سیر ہو گئے اور کھانا بچ بھی گیا۔ پھر فرمایا: خود بھی کھاؤ اور ہمسایوں کو تحفہ بھی دو، اسلئے کہ لوگ فاقہ زدہ ہیں۔ ❶

چٹان توڑنے کا معجزہ حضرت براء ؓ کا بیان ہے کہ جنگ احزاب کے موقعہ پر رسول اللہ ﷺ نے بھی خندق کھودی میں نے آپؐ کو خندق سے مٹی منتقل کرتے ہوئے دیکھا، مٹی سے آپؐ کے پیٹ کی جلد چھپ گئی تھی۔ میں نے آپؐ کو حضرت ابن رواحہ ؓ کے یہ اشعار کہتے سنا:۔

(ترجمہ): خدایا اگر تیرا اکرم نہ ہوتا تو ہم کیسے ہدایت پاتے؟ نہ نماز ادا کرتے۔ نہ صدقہ کرتے ہم پر سکینت نازل فرمائیے، اگر جنگ ہو تو ہمیں ثابت قدم رکھئے۔ دشمن چڑھ آیا ہے ان کے فتنہ سے ہم انکاری ہیں۔ آخری الفاظ کو لمبا کرتے ❷

حضرت عمرو بن عوف مزنیؓ ❸ کا بیان ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے خندق کی نشاندہی فرمائی ہر دس اشخاص کو چالیس ہاتھ (تقریباً بیس میٹر) جگہ کھودنے کا حکم دیا، حضرت سلمان ؓ کے بارے میں مہاجرین و انصار میں سے ہر ایک کی خواہش تھی کہ وہ ان کے گروہ میں شامل ہوں اس اختلاف کو دور

---

❶ صحیح بخاری کتاب المغازی باب غزوہ خندق ۶۴: ۴۱۰۱۔

❷ صحیح بخاری کتاب المغازی باب غزوہ خندق ۶۴/ ۴۱۰۶۔

❸ عمرو بن عوف بن زید المزنی ابوعبداللہ ؓ صحابی ہیں اور اولیں مسلمانوں میں سے ہیں خوف الٰہی کیوجہ سے بہت روتے تھے، حضرت امیر معاویہ ؓ کے دور حکومت میں فوت ہوئے ؓ (الاصابہ ۹/۳ ترجمہ نمبر ۵۹۲۶۔ تقریب التہذیب ترجمہ نمبر ۵۰۸۶)۔

marfat.com

کرنے کیلئے آپؐ نے فرمایا "سلمان منا اھل البیت" سلمان ہم اہل بیت میں شمار ہوگا۔ حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں سلمانؓ اور حذیفہؓ ❶ اور نعمان بن مقرن مزنیؓ ❷ اور مزید چھ انصارؓ کی کل دس کی جماعت کو چالیس ہاتھ (یعنی بیس میٹر کی) کھدائی حصہ میں آئی۔ ہم خندق کی کھدائی کر رہے تھے کہ سفید پتھر ❸ کی ایک چٹان کھدائی میں رکاوٹ بن گئی جس نے ہمارے لوہے توڑ دیے اور ہمارے لئے مشکل بن گئی، ہم نے کہا سلمانؓ تم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور آپؐ کو اس چٹان کی اطلاع دو کہ یا تو ہم اس سے دوسری طرف ہو جائیں، اور خندق کی جگہ بدل لیں یا جو بھی حکم ہو اس کی تعمیل کی جائے۔ ہم مناسب نہیں سمجھتے کہ اپنے طور پر آپؐ کی نشاندہی سے اِدھر اُدھر ہوں، حضرت سلمانؓ ذباب پہاڑی کے اوپر گئے جہاں آپؐ خیمہ میں تشریف رکھتے تھے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے ماجرا عرض کیا تو آپؐ ان کے ساتھ ہی خندق میں اتر آئے اور گینتی اٹھا کر ایسی ماری کہ چٹان میں دراڑیں پڑ گئیں اور ایسی چمک و روشنی نکلی کہ مدینہ کے دو ❹ طرفہ پتھریلے میدان روشن ہو گئے، یوں محسوس ہوا جیسے ہر اندھیرے مکان میں چراغ جل اٹھا ہو۔ آپؐ نے بآواز بلند اللہ اکبر کہہ کر دوبارہ ضرب لگائی پھر تیسری ضرب سے چٹان ریزہ ریزہ ہوگئی اور ہر دفعہ ایک چمکدار روشنی نمودار ہوئی۔

زبانِ پاک سے اللہ اکبر کی صدا نکلی
لگائی ایک ضرب ایسی کہ پتھر سے ضیاء نکلی
ضیاء ایسی کہ چمکے جس سے دامن کو ہساروں کے
کھلے اہلِ نظر پر باب کچھ رنگیں نظاروں کے

❶ حذیفہ بن حسل بن جابر عبسی رضی اللہ عنہ بزرگ صحابی بہادر اور فاتح تھے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے انہیں مدائن عراق کا حاکم مقرر کیا۔ شہروں کی ترقی میں اہم کردار ادا کیا اور کئی شہر فتح کیے جن میں دینور، ہمدان اور رے بھی ہیں۔ ۳۶ھ میں وفات ہوئی۔ راز دان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے، آپؐ نے منافقین کے نام صرف ان کو بتائے تھے (المعارف لابن قتیبہ ص ۲۶۳۔ اسد الغابہ ۱/۴۶۸)۔

❷ نعمان بن مقرن مزنی۔ سات بھنوں کو لیکر ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئے بزرگ صحابی ہیں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے آپ کو لشکر کا کمانڈر بنایا آپ نے اصفہان پر حملہ کیا اور اسے فتح کر لیا پھر نہاوند پر حملہ کیا اور اس جنگ میں بروز جمعہ ۲۱ھ کو شہادت سے سرفراز ہوئے۔ (المعارف لابن قتیبہ ص ۲۹۹، تہذیب التہذیب ۱۰/۴۵۶)۔

❸ سفید پتھر کی ایک چٹان۔ صخرۃ مرو۔ سفید چمکدار پتھر جس سے آگ پھوٹتی ہے۔ واحد مروہ ہے۔ اسی لئے مکہ مکرمہ میں مروہ نام رکھا گیا۔ (مختار الصحاح ص ۶۲۲)۔

❹ دو طرفہ پتھریلے میدان۔ "مابین لابتیھا" "لابہ" بمعنی حرہ یعنی سیاہ پتھر۔ مسلم نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں مدینہ کے دونوں اطراف کے سیاہ پتھروں کے میدان کے درمیانی علاقہ کو حرم قرار دیتا ہوں اس کے کانٹے بھی نہ توڑے جائیں اور نہ ہی یہاں شکار مارا جائے۔

marfat.com

پھر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر آپؐ اوپر چڑھ آئے تو سلمانؓ نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان، آج میں نے وہ کچھ مشاہدہ کیا جو پہلے کبھی نہیں کیا آپؐ نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا دیکھتے ہو سلمان کیا کہہ رہا ہے؟ سب نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جب میں نے پہلی ضرب لگائی تو جیسے تم نے دیکھا چمک پیدا ہوئی جس سے میرے لئے حیرہ (۱) اور مدائن میں کسریٰ (۲) کے محلات واضح ہو گئے جیسے

ذباب پہاڑی کا ایک منظر

کتے کے دانت نظر آ جاتے ہیں اور جبریلؑ نے مجھے بتلایا کہ ان پر میری امت غالب آ جائے گی۔ دوسری ضرب سے تم نے جو چمک دیکھی ہے اس سے روم کے سرخ (۳) محلات کتے کے دانتوں کی طرح مجھے صاف دکھائی دیے۔ جبریلؑ نے مجھے بتلایا کہ میری امت کا یہاں بھی غلبہ ہو جائے گا تیسری ضرب سے جو چمک دیکھی اس میں مجھے صنعاء (۴) کے محلات کتے کے دانتوں کی طرح واضح نظر آئے۔ جبریلؑ نے مجھے خبر دی کہ میری امت اس پر بھی غلبہ پا لیگی۔ خوشخبری لو۔ مسلمان خوش ہو گئے اور کہنے لگے: الحمد للہ سچا وعدہ، ہم سے محصوری کے بعد مدد کا وعدہ۔ جبکہ منافقین نے کہا تم کو اس بات پر حیرت نہیں ہوتی کہ تمہیں غلط امیدیں دلائی جا رہی ہیں اور جھوٹے وعدے کئے جا رہے ہیں اور تمہیں بتایا جا رہا ہے کہ یثرب میں بیٹھے

---

(۱) الحیرہ کوفہ کے قریب ایک شہر ہے (مختار الصحاح ص ۱۶۵)۔

(۲) المدائن مدینہ کی جمع ہے یا، کو ہمزہ بنا دیا گیا یہ سات ایرانی شہر ہیں انہیں ہی مدائن کہا جاتا ہے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ماہ صفر ۱۶ھ میں بزمانہ خلافت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ انہیں فتح کیا۔ کسریٰ ایرانی بادشاہوں کا لقب ہے (معجم البلدان ۵/۷۴)۔

(۳) یاقوت حموی کہتے ہیں روم ایک مشہور قوم ہے جو بڑے لمبے چوڑے علاقہ میں پھیلی ہوئی ہے جس کی طرف بلاد روم کی نسبت ہے۔ بادشاہ کا گھر انطاکیہ میں تھا۔ تا آنکہ مسلمانوں نے انہیں دور دراز علاقوں کی طرف بھگا دیا (معجم البلدان ۳/۹۷)۔

(۴) صنعاء یمن کا بڑا شہر ہے جہاں کی آب و ہوا عمدہ اور پانی کی بہتات ہے۔ وہاں اس جیسا کوئی دوسرا شہر نہیں۔ اور یہ خط استواء میں واقع ہے۔ (معجم البلدان ۳/۴۲۵)۔

marfat.com

حیرہ اور مدائن میں کسریٰ کے محلات دیکھ لئے ہیں اور تم اسے فتح کرو گے جبکہ حالت یہ ہے کہ خوف کے مارے تم خندق کھود رہے ہو اور سامنے آنے کی تم میں طاقت نہیں۔ اس پر قرآن نازل ہوا ﴿وَاِذْ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اِلَّا غُرُوْرًا ۝﴾ [سورہ احزاب: ۱۲]

یعنی جبکہ منافق اور جن کے دل میں بیماری ہے، کہہ رہے تھے کہ ہم سے اللہ اور اس کے رسولؐ نے جو وعدہ کیا ہے دھوکے کے سوا کچھ نہیں"۔ اسی قصہ میں یہ آیت بھی نازل ہوئی: ﴿قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ...﴾ [سورہ آل عمران: ۲۶] ❶

تو کہہ: یا اللہ مالک سلطنت کے، تو سلطنت دیوے جس کو چاہے اور سلطنت چھین لیوے جس سے چاہے۔

ان روایات سے یہ معلومات حاصل ہوتی ہیں:

① نبی اکرم ﷺ کا خیمہ ذباب پہاڑی پر نصب کیا گیا تا کہ خندق کی کھدائی کی نگرانی فرما سکیں۔

② دین اسلام کے دفاع کیلئے مشقتوں اور خندق کی کھدائی کے وقت فاقوں میں نبی اکرم ﷺ صحابہؓ کے شریک حال رہے۔

③ جب نبی اکرم ﷺ نے چٹان پر ضربیں لگائیں تو کسریٰ اور روم وصنعاء کے محلات کو دیکھنا آپؐ کا معجزہ اور مسلمانوں کیلئے خوشخبری تھی۔ یہ فتوحات حضرت ابوبکر صدیق اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے دور میں مکمل ہوگئیں۔

④ یہ معجزہ جبل ذباب کے قریب واقع ہوا۔

⑤ جب کوئی مشکل پیدا ہو جائے تو والی (سربراہ) سے رجوع کرنا چاہیے۔

⑥ کھانے کے زیادہ ہو جانے کا معجزہ اسی دوران پیش آیا۔

⑦ مسلمان کی شان یہ ہے کہ معجزہ کے وقوع پر نبیؐ کی تصدیق کرے جبکہ منافق کا کام ہے کہ خود بھی شک کرے اور دوسروں کو بھی شک میں مبتلا کرے۔

⑧ نبی اکرم ﷺ نے حضرت جابرؓ کی دعوت میں صحابہؓ کو شامل کر کے مثال قائم فرما دی کہ حکام کو چاہیے کہ وہ ہر خیر میں رعیت کو حصہ دار بنا دیں خصوصاً مصائب اور مشکلات کے اوقات میں۔

⑨ ادخلوا ولا تضاغطوا میں سکینت، وقار وایثار کا سبق دیا گیا اور آنے، بیٹھنے، کھانے، نکلنے کے وقت دھکم پیل سے منع فرما کر ان مواقع کے آداب کا سبق دیا گیا۔

⑩ تھوڑے سے کھانے پر لشکر اسلامی کی آمد دیکھ کر حضرت جابرؓ متفکر ہوئے تو ان کی بیوی نے

---

❶ البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر ۴/۱۰۱۔ وفاء الوفا ۴/۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔

marfat.com

ایمان افروز جواب دیا: جب آقاؐ کو کھانے کی مقدار بتلا دی گئی ہے تو پھر لشکر کی آمد پر تمہیں فکر کرنے کی کیا ضرورت ہے؟

(۱۱) سب صحابہ میں کھدائی کا کام ایک جیسا سونپ کر مساوات کا سبق دیا گیا کہ ہر دس کا گروپ قریباً بیس میٹر کھدائی کرے۔

(۱۲) گروپ بندی کرتے ہوئے حضور ﷺ نے "سلمان منا اهل البيت" مشہور جملہ خندق کی کھدائی کے موقع پر بیان فرمایا۔

مساجد فتح

محل وقوع سلع پہاڑ کے مغربی دامن میں جو مسجدیں آج کل مساجد سبعہ کے نام سے مشہور ہیں ان کا کیا پس منظر ہے؟ اس سلسلہ میں ابن سعد کی اس روایت سے راہنمائی ملتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے لشکر کو سلع پہاڑ کے دامن میں جمع کر کے سلع کو پشت پر رکھا❶ دامن سلع کا رقبہ ۶۰۰ مربع میٹر سے زائد ہے۔ ظاہر بات ہے کہ اس میدان میں آپؐ جنگ کے دوران نماز ادا فرماتے رہے جیسا کہ معاذ بن سعد کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پہاڑ پر مسجد فتح میں نماز ادا فرمائی اور ان مسجدوں کی جگہ پر جو اس کے گرد ہیں❷ شاید کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے آنحضور ﷺ کی نماز کی جگہوں پر ان مساجد کی تعمیر کی ہو جیسا کہ مساجد مدینہ کی تعمیر کی بابت ان کی پالیسی تھی۔

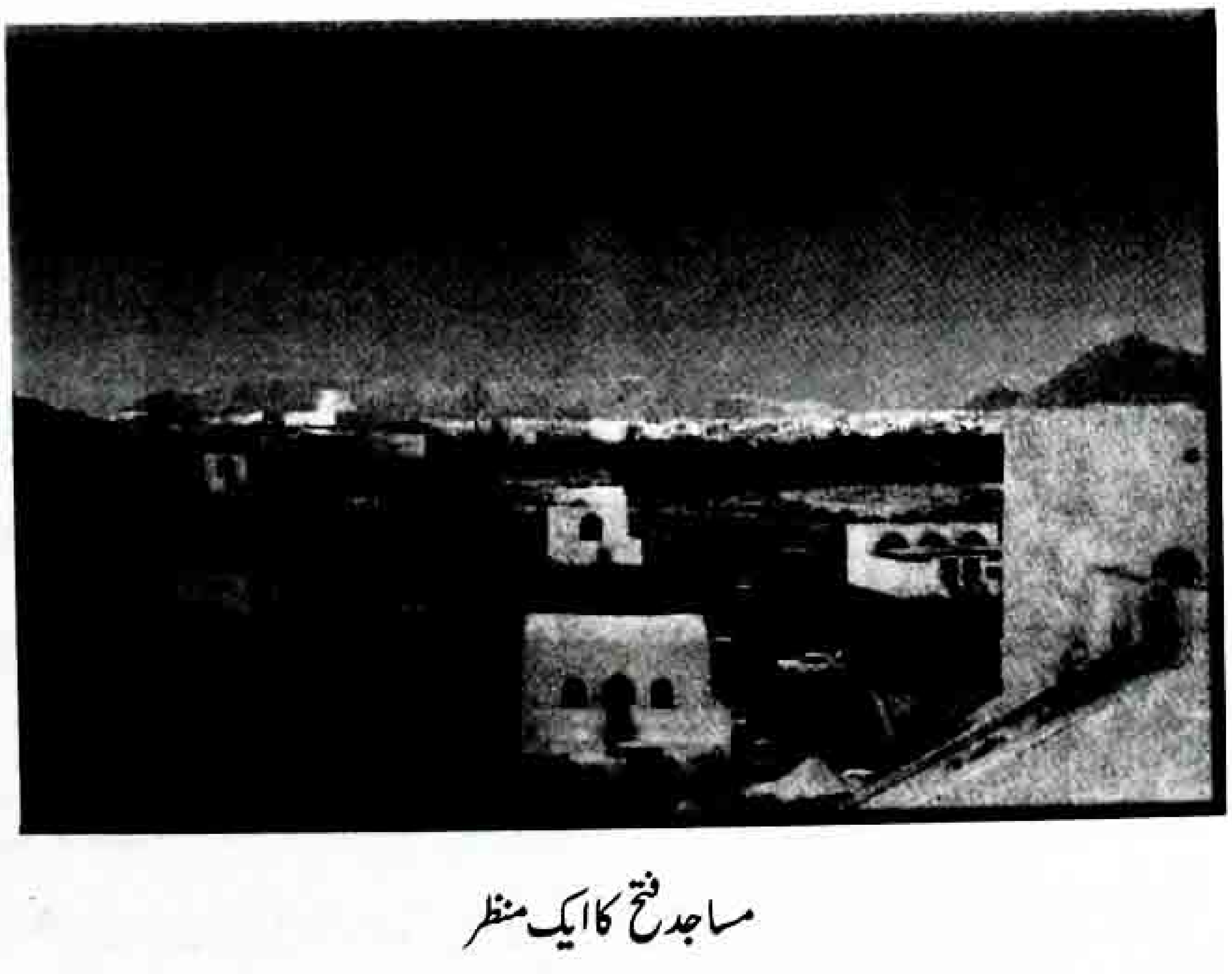

مساجد فتح کا ایک منظر

ان مساجد کے ذکر سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم ان نکات پر غور کر لیں:

---

❶ الطبقات الکبریٰ ابن سعد ۶۶/۲۔ ❷ اخبار مدینۃ الرسول ﷺ ص ۱۱۴۔

marfat.com

(ا) تاریخی ادوار میں سلع پہاڑ کے دامن میں موجود مساجد کی تعداد کیا تھی؟

(ب) مساجد فتح کے نام؟

(ج) انہیں مساجد سبعہ کا نام کیوں دیا گیا؟

(ا) **تعداد مساجد** قدیم مصادر میں چار مساجد کا تذکرہ آیا ہے۔ مسجد فتح۔ مسجد سلمان فارسیؓ۔ مسجد علیؓ بن ابی طالب اور مسجد ابوبکر صدیقؓ۔ دوسری مسجدیں یعنی مسجد عمر بن خطابؓ اور مسجد سعد بن معاذؓ کا قدیم مصادر میں ذکر نہیں ملا صرف قریب زمانہ کے مصادر میں ہے۔ جس کی تفصیل اس طرح ہے: ابن شبہ متوفی ۲۶۲ھ نے مساجد کا تذکرہ تو کیا ہے لیکن ان کا نام ذکر نہیں کیا ❶

ابن نجار متوفی ۶۴۳ھ نے اس علاقہ میں چار مسجدوں کا تذکرہ کیا ہے جبکہ مسجد فتح کے متعلق لکھا ہے کہ یہ مسجد پہاڑ کی چوٹی پر ہے سیڑھی سے اس پر چڑھا جاتا ہے اور اس کے گرد تین مسجدیں ہیں۔ پہلی کا قبلہ خراب ہو کر منہدم ہو چکا ہے اور اس کے پتھر لیجائے گئے ہیں باقی دونوں مسجدیں پتھر اور چونے سے تعمیر شدہ ہیں ❷

ابن جبیر ❸ نے اپنے سفرنامہ ۵۷۸ھ کے دوران مسجد علی و مسجد سلمان و مسجد فتح کا ذکر کیا ہے ❹ مطری متوفی ۷۴۱ھ نے مسجد فتح، مسجد سلمان فارسیؓ، مسجد علیؓ بن ابی طالب اور چوتھی مسجد جو ان کے قبلہ میں ہے اور منہدم ہو چکی ہے کا ذکر کیا ہے۔ ❺

ابن بطوطہ نے ❻ مسجد فتح، مسجد سلمان فارسی اور مسجد علیؓ بن ابی طالب کا ذکر کیا ہے اور یہ ذکر اس کے ۷۲۶ھ کے سفر میں ہے ❼ اور شاید کہ ابن جبیر و ابن بطوطہ نے مسجد ابوبکرؓ کا اسلئے ذکر نہیں کیا کہ وہ اسوقت منہدم ہو چکی تھی جیسا کہ ابن نجار اور سمہودی نے لکھا ہے کہ اس کی دیواریں منہدم ہو چکی ہیں ❽ فیروز آبادی متوفی ۸۱۷ھ خوارزمی متوفی ۸۲۷ھ ابو البقاء مکی متوفی ۸۵۴ھ نے بھی چار مذکورہ مساجد کا ذکر

---

❶ تاریخ المدینۃ المنورہ ابن شبہ ۱/ ۵۸۔ ۵۹ ❷ اخبار مدینۃ الرسول ﷺ ص ۱۱۴۔

❸ محمد بن احمد بن جبیر کنانی اندلسی شاطبی بلنسی۔ کتاب رحلۃ ابن جبیر لکھ کر بڑی شہرت پائی۔ یہ سفرنامہ شوال ۵۷۸ھ سے محرم ۵۸۱ھ تین سال کے عرصہ پر مشتمل ہے ۵۴۰ھ کو بلنسہ میں ولادت ہوئی۔ ۶۱۴ھ میں انتقال ہوا۔ آخر میں مصر کے شہر اسکندریہ میں بطور محدث مقیم رہا (مقدمہ رحلۃ ابن جبیر ص ۵۔ ۶ (اعلام زرکلی) ۳۱۹/۵)۔ ❹ رحلۃ ابن جبیر ص ۱۵۷۔

❺ التعریف بما آنست الہجرۃ ص ۵۱)۔ ❻ محمد بن عبداللہ طنجی ابو عبداللہ ابن بطوطہ ۷۰۳ھ کو طنجہ میں ولادت ہوئی۔ انتیس سال سفر میں گذارے دنیا کے بہت شہر دیکھے ۷۲۵ھ سے سفر کرنا شروع کیا ۷۷۹ھ میں فوت ہو گئے (مقدمہ رحلۃ ابن بطوطہ ص ۱۳۔ ۲۲) ❼ رحلۃ ابن بطوطہ ص ۱۴۰۔

❽ اخبار مدینۃ الرسول ﷺ ص ۱۱۴، وفاء الوفا ۳/ ۸۳۶۔

marfat.com

کیا ہے ❶ پھر سمہودی متوفی ۹۱۱ھ نے موقع پر جا کر چار مساجد اور ان کی شکل وصورت کا ذکر کیا ہے ❷ تیرھویں صدی کے نصف میں بیرتون نے چار مساجد کا ذکر کیا ہے مسجد فتح اس کے بعد مسجد سلمانؓ اس کے بعد مسجد علیؓ اور آخر میں بطرف جنوب مسجد ابی بکرؓ ❸ علی بن موسیٰ آفندی نے اپنے سفر ۱۳۰۳ھ میں لکھا ہے کہ کوہ سلع کے مغرب میں چار تاریخی مساجد ہیں جو غزوۂ احزاب کی یادگار ہیں جن میں ایک مسجد فتح ❹ ہے۔ واضح رہے کہ ایک نقشہ مرتبہ ۱۹۴۷ء میں جہاں ان چار مساجد کا ذکر ہے ان میں دو مساجد کا اضافہ بھی کیا گیا ہے یعنی مسجد عمر بن الخطابؓ اور مسجد سعد بن معاذؓ۔ ادارہ اوقاف ومساجد نے بھی اپنی رپورٹ ۱۴۰۹ھ میں چھ مساجد کا ذکر کیا ہے ❺ ۱۴۱۴ھ میں مسجد علیؓ کو منہدم کر دیا گیا جو ان مساجد کی مغربی جانب آخر میں برلبِ سڑک تھی گویا اب اس میدان میں پانچ مسجدیں باقی ہیں۔

شاعر نے انہی پانچ کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے:

کبھی ہو گی زیارت مسجد خمسہ کے موقع کی
کبھی پھر خندق و احزاب کے آثار دیکھیں گے

مساجد فتح کے نام

یہ تو واضح ہو گیا کہ جن مورخین نے تیرہ صدیوں سے مساجد فتح کا ذکر کیا ہے انہوں نے کوہ سلع کے دامن میں صرف چار کا ذکر کیا ہے۔

(۱) مسجد فتح جو پہاڑ کے اوپر ہے۔ اور اس کے جانب قبلہ نیچے کو مسجد سلمان فارسیؓ ہے اور اس کے جانب قبلہ مغرب کی طرف جھکاؤ میں مسجد امیر المومنین علیؓ بن ابی طالب ہے اور اس کے جانب قبلہ مشرق کی طرف جھکاؤ میں کوہ سلع کی جانب مسجد سیدنا ابوبکر صدیقؓ ہے ❻ ان کے نام اور محل وقوع کے متعلق کہیں اختلاف نہیں پایا گیا۔ وہ نقشہ جو مدینہ منورہ کا ۱۹۴۷ء کو شائع ہوا ہے اس میں ہم چھ مساجد کو اس علاقہ میں پاتے ہیں۔ چار مساجد تو وہی ہیں جو ہم قدیم مصادر میں پاتے ہیں اور دو نئی مسجدیں ہیں۔ ایک مسجد عمر بن خطابؓ اور دوسری مسجد سعد بن معاذؓ ان کے علاوہ ہیں اس تاریخ کے بعد بعض کے نام کا دوسروں سے التباس واقع ہو گیا ہے اور لوگوں میں اس کی اشاعت ہو گئی اور بعض متاخرین

---

❶ المغانم المطابہ ورق نمبر ۲۱۸۔ اثارۃ الترغیب والتشویق ورق نمبر ۱۴۰، البحر العمیق مخطوطہ ورق نمبر ۱۵۹۔
❷ وفاء الوفا ۳/۸۳۰۔ ❸ المدینۃ المنورۃ تطورہا العمرانی ص ۱۸۶۔
❹ وصف المدینۃ المنورۃ ص ۱۷۔ ❺ دلیل الانجازات السنوی ۱۴۰۹ھ ص ۳۳ الاسبوع الثانی عشر للمساجد ۱۴۱۳ھ ص ۳۱۔
❻ وفاء الوفا ۳/۶۳۶۔

marfat.com

اسے مورخین کا باہمی اختلاف قرار دینے لگے جیسا کہ خیاری متوفی ۱۳۸۰ھ نے بیان کیا ہے کہ مورخین مسجد فتح کے سوا دوسری مساجد کے نام کے بارے میں اختلاف رکھتے ہیں ❶ ہم چاہتے ہیں کہ اس التباس کو قدیم مصادر کے ذریعہ ختم کیا جائے۔ لوگوں میں جو التباس پیدا ہوگیا اس کا ہم اعتبار نہیں کرتے لیکن وہ اس طرح دور ہوسکتا ہے کہ ہم تاریخی وثائق پر غور کریں جس سے ان مساجد کے متعلق صحیح معلومات حاصل ہوسکتی ہیں۔

توفیق ایزدی سے یہ گذارش ہے کہ مسجد فتح، مسجد سلمان فارسیؓ، مسجد عمر بن خطابؓ یہ سب اب تک اپنے نام سے معروف ومشہور ہیں۔ اخیر دور میں مسجد علیؓ بن ابی طالب کو مسجد ابی بکر صدیقؓ قرار دیدیا گیا ہے جیسے کہ مسجد ابوبکر صدیقؓ کو مسجد علیؓ بن ابی طالب سمجھ لیا گیا ہے ہمارے سابقہ ذکر سے واضح ہوچکا ہے جو ہم نے بعنوان ''تعداد مساجد در دامن کوہِ سلع کے تاریخی ادوار'' بیان کردیا ہے کہ تاریخی مراجع مساجد فتح کے متعلق اس بات پر متفق ہیں کہ مسجد علیؓ بن ابی طالب مسجد سلمان فارسیؓ کے جنوب مغرب میں ہے اور مسجد ابوبکر صدیقؓ مساجد فتح کے آخر جنوب میں ذرا اونچی جگہ پر ہے۔ اسی وجہ سے متاخرین میں سے صالح لمعی مصطفیٰ کہتا ہے: کہ آج کل جس مسجد کو مسجد ابوبکر صدیقؓ کہتے ہیں دراصل وہ مسجد علی مرتضیٰؓ ہے اور مسجد ابوبکرؓ وہ ہے جسے مسجد علی مرتضیٰؓ کہتے ہیں اسلئے کہ مصادر میں جو محل وقوع مسجد ابوبکرؓ کا بیان کیا گیا ہے وہ اس مسجد پر صادق آتا ہے ❷ جسے آجکل مسجد علیؓ کے نام سے شہرت دیجا چکی ہے۔ مسجد عمر بن خطابؓ کے جنوب میں مسجد سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ ہے بعض متاخرین نے اسے مسجد فاطمہ الزہراءؓ لکھا ہے لیکن کتب تواریخ سے اس کا ثبوت نہیں ملتا اب آئندہ سطور میں ہر مسجد کا علیحدہ تعارف ملاحظہ ہو۔

صالح مصطفیٰ نے بھی یہ لکھا ہے کہ اس علاقہ میں مسجد فاطمہ الزہراءؓ کا مصادر میں کہیں تذکرہ نہیں۔ ۱۹۴۷ء میں مدینہ منورہ کا جو نقشہ شائع ہوا ہے اس میں اس مقام پر مسجد سعد بن معاذؓ کی نشاندہی کی گئی ہے ❸

اس بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ کوہ سلع کے دامن میں جو چھ (اور اب پانچ) مساجد موجود ہیں ان کے ناموں کے بارے میں مورخین کا کوئی اختلاف نہیں۔ صرف بعض کے نام میں التباس واقع ہوگیا ہے اور آخر زمانہ کے لوگوں میں یہ اختلاف پیدا ہوا ہے۔ اسی وجہ سے ہم نے ان صفحات میں ان ناموں پر اعتماد کیا ہے جو تاریخی مصادر میں چودھویں صدی کے نصف تک چلے آئے ہیں۔ نہ کہ جو آجکل مشہور ہیں۔

---

❶ تاریخ معالم المدینۃ المنورہ ص ۱۴۵۔ ❷ المدینۃ المنورۃ تطورہا العمرانی ص ۱۹۲۔۱۹۳۔
❸ المدینۃ المنورہ تطورہا العمرانی ص ۱۹۸۔

marfat.com

مساجد سبعہ (سات مساجد) کے نام کی شہرت اگرچہ کوہ سلع کے دامن میں چھ ہی ❶ مسجدیں ہیں جن کا تذکرہ مؤرخین نے مساجد فتح کے نام سے کیا ہے اس کے باوجود چودہویں صدی میں ''سات مسجدیں'' مشہور ہوگئیں اب ساتویں مسجد کونسی ہے شاید کہ وہ تاریخی مسجد بنی حرام ہو جو کوہ سلع کے دامن میں ہے اور چھ مساجد کے جنوب میں ذرہ فاصلہ پر ہے اور یہ اس وقت کی بات ہے جبکہ تعمیرات اس حصہ میں شروع نہ ہوئی تھیں اور دیکھنے والا مساجد فتح کو دیکھتا تو ان کے جنوب میں تاریخی مسجد بنی حرام بھی نظر آجاتی جسے وہ ساتویں شمار کر لیتا۔ بعض کا خیال ہے کہ مسجد رایہ ❷ ساتویں مسجد ہے۔ اس کی تائید اس بات سے ہوتی ہے کہ یہ مسجد بھی خندق کے قریب ہے اور اس کا تعلق غزوہ خندق سے ہی ہے، واللہ اعلم۔

(۲۸) مسجد فتح

محل وقوع کوہ سلع کے مغرب کی طرف پہاڑ کے ایک ٹکڑے پر یہ مسجد واقع ہے اس جگہ پر رسول اکرم ﷺ نے غزوۂ خندق کے دوران لشکر کفار پر بددعا فرمائی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے دعا قبول فرما کر شدید جھکڑ چلا دیا جس سے ان کی ہنڈیا الٹ گئیں خیمے اکھڑ گئے اور وہ ذلیل وخوار ہو کر وہاں سے بھاگ نکلے۔

(ا) اسے مسجد فتح اسلئے کہتے ہیں کہ وہاں اللہ تعالیٰ نے اپنی مدد اور فتح کی خوشخبری کی وحی نازل فرمائی۔ ہیتمی کہتے ہیں اس کا نام مسجد فتح اس لئے ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ نے نماز کے بعد دعا فرمائی تو ارشاد ہوا (ابشروا بفتح اللہ نصرہ) ❸ یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے فتح ونصرت پر خوش ہو جاؤ۔ بعض کا خیال ہے ❹ کہ یہاں سورہ فتح نازل ہوئی، جو درست نہیں۔ بلکہ حاکم نے حضرت مسور بن مخرمہ اور مروان بن الحکم سے روایت کی ہے کہ سورہ فتح کا نزول مکہ ومدینہ کے درمیان ہوا تھا جس میں صلح حدیبیہ کا تذکرہ ہے۔ ❺

(ب) اسے مسجد احزاب بھی کہتے ہیں اسلئے کہ خندق کے دنوں میں نبی اکرم ﷺ نے احزاب کفار پر اس جگہ بددعا فرمائی تھی۔ بخاری نے ابن ابی اوفیٰؓ ❻ کی روایت بیان کی ہے جس میں الفاظ ہیں:

---

❶ واضح رہے کہ یہاں ایک مسجد ۱۴۱۴ھ میں ختم کر دی گئی۔ المدینۃ المنورۃ واول بلدیۃ من بلاد الاسلام ص ۱۱۹۔

❷ المدینۃ المنورۃ بین الماضی والحاضر ص ۷۵،

❸ حاشیۃ الہیتمی علی الایضاح ص ۴۵۸۔

❹ جیسا کہ ابن بطوطہ نے لکھا ہے دیکھیے رحلۃ ابن بطوطہ ص ۱۴۰۔

❺ حاکم کہتے ہیں شروط مسلم کے مطابق صحیح ہے (مستدرک حاکم ۲/۴۵۹)۔

❻ عبداللہ بن ابی اوفی علقمہ بن خالد بن حارث اسلمی۔ بیعۃ رضوان میں شامل تھے ۸۷ھ میں کوفہ میں فوت ہونے والے آخری صحابی ہیں (تہذیب التہذیب ۱۵۱/۵)۔

marfat.com

اللّٰھم اھزم الاحزاب ❶ اے اللہ کفار کے لشکروں کو شکست سے دوچار کردے۔

(ج) اسے مسجد الاعلیٰ بھی کہتے ہیں ❷ اسلئے کہ یہ پہاڑ کے ایک اونچے حصے پر ہے۔

تعمیر اس مسجد کی پہلی تعمیر کا سہرا حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے سر ہے جو تین ستونوں اور دالان پر مشتمل تھی بعد میں امیر **سیف الدین الحسین ابن ابی الھیجاء** نے اسے از سر نو تعمیر کرا دیا۔ یہ عبیدی بادشاہ کا ایک وزیر تھا۔ ۵۷۵ھ میں اس نے تعمیر کرواتے ہوئے تین ڈاٹوں کا ایک دالان بنوایا اور مضبوط قبے کی شکل دی ❸ ایوب صبری نے لکھا ہے کہ ۱۲۷۰ھ میں بزمانہ سلطان عبدالمجید ❹ اول اس کی پھر تجدید ہوئی۔ موجودہ عمارت اسی دور کی ہے۔ ❺ مساجد حرمین شریفین حفظہ اللہ کی تجدید و مرمت کا سلسلہ جو خادم حرمین شریفین کے دور میں شروع ہوا اس میں اس مسجد کی مرمت بھی کر دی گئی ہے بلکہ بہت خوبصورت جالیوں کی اس کے گرد دیوار کر دی گئی ہے۔ دروازہ کے دائیں ہاتھ تختی نصب ہے جس پر لکھا ہوا ہے: **بسم اللہ الرحمن الرحیم تم ترمیمه و تجدیده فی عهد خادم الحرمین الشریفین الملک فهدبن عبدالعزیز فی ۱٤۱۱ھ**

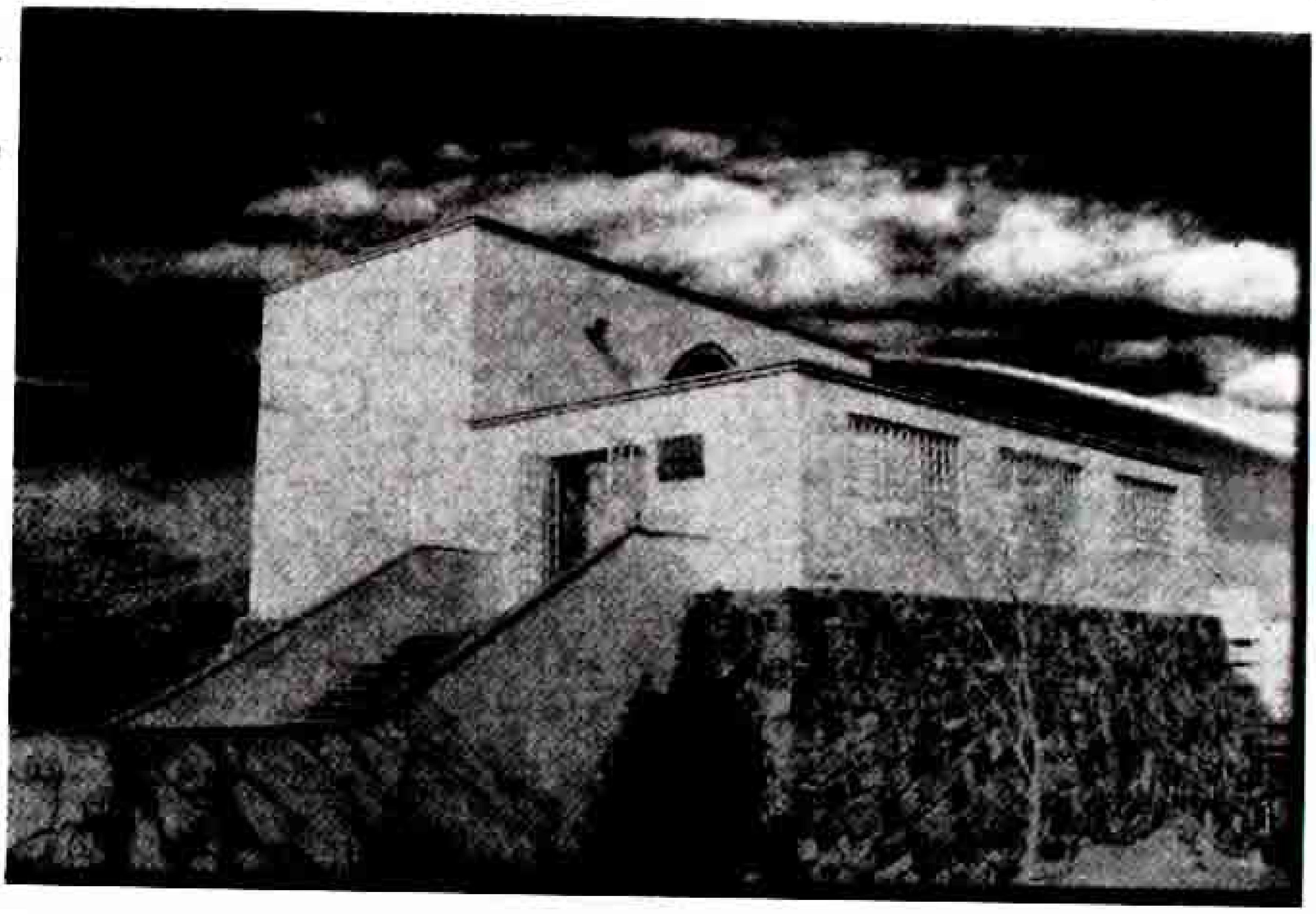

مسجد فتح

اس مسجد کی تعمیر میں حرہ کا سیاہ پتھر استعمال کیا گیا ہے مسجد کے دالان کی لمبائی ۸.۵۰ میٹر اور چوڑائی ۳.۵۰ میٹر ہے جو ۴.۵۰ میٹر بلند ہے۔ درمیانی دیوار میں ایک چھوٹا سا محراب ہے۔ صحن جانب شمال ہے جس کی شرقاً غرباً لمبائی ۸.۵۰ میٹر اور چوڑائی ۶.۵۰ میٹر ہے اور اندر باہر سے دیواروں پر سفید روغن کیا ہوا ہے ❻

---

❶ صحیح البخاری ۵۶: ۲۹۳۳۔ ❷ تاریخ المدینۃ المنورۃ ابن شبہ ۱/۵۸۔

❸ مرآۃ الحرمین ۱/۴۱۶ التحفۃ اللطیفہ ۱/۸۹۔ ❹ سلطان عبدالمجید اول بن سلطان محمود ثانی عثمانی ۱۲۳۸ھ میں ولادت ہوئی ۱۲۵۵ھ کو خلیفہ بنے ۱۲۷۷ھ میں انتقال ہوگیا (المدینۃ المنورۃ تطورہا العمرانی ص ۳۱۶۔ ❺ حوالہ سابقہ ص ۱۸۶

❻ المدینۃ المنورۃ تطورہا العمرانی ص ۱۸۷۔ آثار المدینۃ المنورۃ ص ۱۲۵۔ مرآۃ الحرمین ۱/۴۱۶۔

marfat.com

دعاءِ نبوی

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد فتح میں تین دن تک دعا فرمائی یعنی پیر، منگل اور بدھ کو، بدھ کے روز نمازِ ظہر کے بعد دعا کی قبولیت کی بشارت ہوئی جس سے آپؐ کے چہرہ مبارک سے مسرت محسوس ہو رہی تھی۔

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ جب بھی مجھے کوئی سخت مہم پڑ جاتی ہے تو میں اسی وقت کا اہتمام کر کے وہاں جا کر دعا کرتا ہوں تو مجھے اس کی قبولیت واضح ہو جاتی ہے۔ ہیثمی کہتے ہیں کہ یہ روایت مسند احمد اور بزار کی ہے احمد کے راوی ثقہ ہیں منذری بھی کہتے ہیں کہ احمد کی سند جید ہے ❶

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احزاب کے خلاف جو دعا فرمائی تھی وہ یہ ہے **اللّٰھم منزل الکتاب سریع الحساب اللّٰھم اھزم الاحزاب اللّٰھم اھزمھم وزلزلھم** ❷ اے اللہ کتاب کے نازل فرمانے والے، جلد حساب لینے والے، اے اللہ کفار کے لشکروں کو شکست سے دوچار کر اے اللہ انہیں شکست دے اور ہلا کر رکھ دے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے **لاالٰہ الا اللہ وحدہ اعز جندہ وغلب الاحزاب وحدہٗ فلاشیٔ بعدہ** ❸ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس نے اپنے لشکر کو عزت دی اور اکیلا کفار کے لشکروں پر غالب آ گیا۔ اللہ کے بعد کچھ بھی نہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز اور دعا کی جگہ

غزوہ خندق کے دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفار کے خلاف دعا فرماتے رہے۔ بعض اسلاف نے آپؐ کی نماز اور دعا کی جگہ کی نشاندہی کی ہے۔ حدیث میں ہے کہ جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد فتح میں داخل ہوئے ایک قدم اٹھایا پھر دوسرا اٹھایا پھر بارگاہ الٰہی میں ہاتھ اٹھا دیے اور دعا کی اور بہت دعا کی اور واپس ہو گئے۔ ❹

ابوغسان کہتے ہیں کہ وہ جگہ جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی تھی وہ پہاڑ کے اوپر والی مسجد کے درمیانی ستون کے پاس ہے ❺

یحییٰ بن یحییٰ کا بیان ہے کہ میں حسین بن عبداللہ کے ساتھ مسجد فتح میں گیا جب ہم مسجد کے

---

❶ مجمع الزوائد ۴/۱۲، الترغیب والترہیب ۲/۲۱۹۔
❷ صحیح البخاری کتاب الجہاد باب الدعاء علی المشرکین بالہزیمۃ ۵۶: ۲۹۳۳۔
❸ صحیح البخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الخندق ۶۴: ۴۱۱۴۔
❹ وفاء الوفا ۳/۸۳۱۔ ❺ تاریخ المدینۃ المنورۃ لابن شبہ ۱/۶۰۔

marfat.com

درمیانی ستون تک پہنچے تو اس نے بتلایا کہ یہ جگہ ہے جہاں رسول اکرم ﷺ کا مصلیٰ تھا جہاں آپؐ نے کفار کے لشکروں کے خلاف دعا فرمائی تھی۔ وہ بھی جب مسجد فتح میں جاتے تو وہاں نماز ادا کرتے۔ سمہودی کہتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ نماز اور دعا کیلئے مسجد کے درمیان چھت سے متصل جگہ کا اہتمام کیا جائے ❶

حارث بن فضل کا بیان ہے کہ رسول کریم ﷺ نے پہلے پہاڑ کے نچلے حصہ میں نماز ادا فرمائی پھر اوپر چڑھے اور پہاڑ کے اوپر دعا فرمائی ❷ صاحب کتاب المناسک نے لکھا ہے کہ مسجد فتح میں رسول اللہ ﷺ نے بیٹھ کر دعا فرمائی۔ ❸ یہاں یہ بتلا دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو احزاب کی صورتحال معلوم کر کے بتلانے کا حکم فرمایا اس وقت آپؐ اسی مسجد کی جگہ پر تھے۔ ❹

۲۹ مسجد سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

حضرت سلمان بن اسلام ابوعبداللہ فارسی دراصل رامہرمز کے رہنے والے تھے۔ بعض انہیں اصفہان کا کہتے ہیں۔ انہوں نے سن رکھا تھا کہ نبی ﷺ کا ظہور ہونے والا ہے اس پر وہ آپؐ کی تلاش میں نکل پڑے۔ راستہ میں قید ہو گئے بکتے بکاتے غلام ہو کر مدینہ میں پہنچ گئے۔ اسلام لے آئے اور بدر میں شمولیت نہ کر سکے اور نہ ہی احد میں، کہ اس زمانہ میں وہ غلام تھے۔ پہلا غزوہ خندق ہی ہے جس میں وہ شریک ہوئے۔ کہنہ سال ہونے کے باوجود طاقتور تھے۔ رسول اکرم ﷺ نے آزادی دلوائی ۳۰ھ کے بعد واصل بحق ہوئے۔ ❺

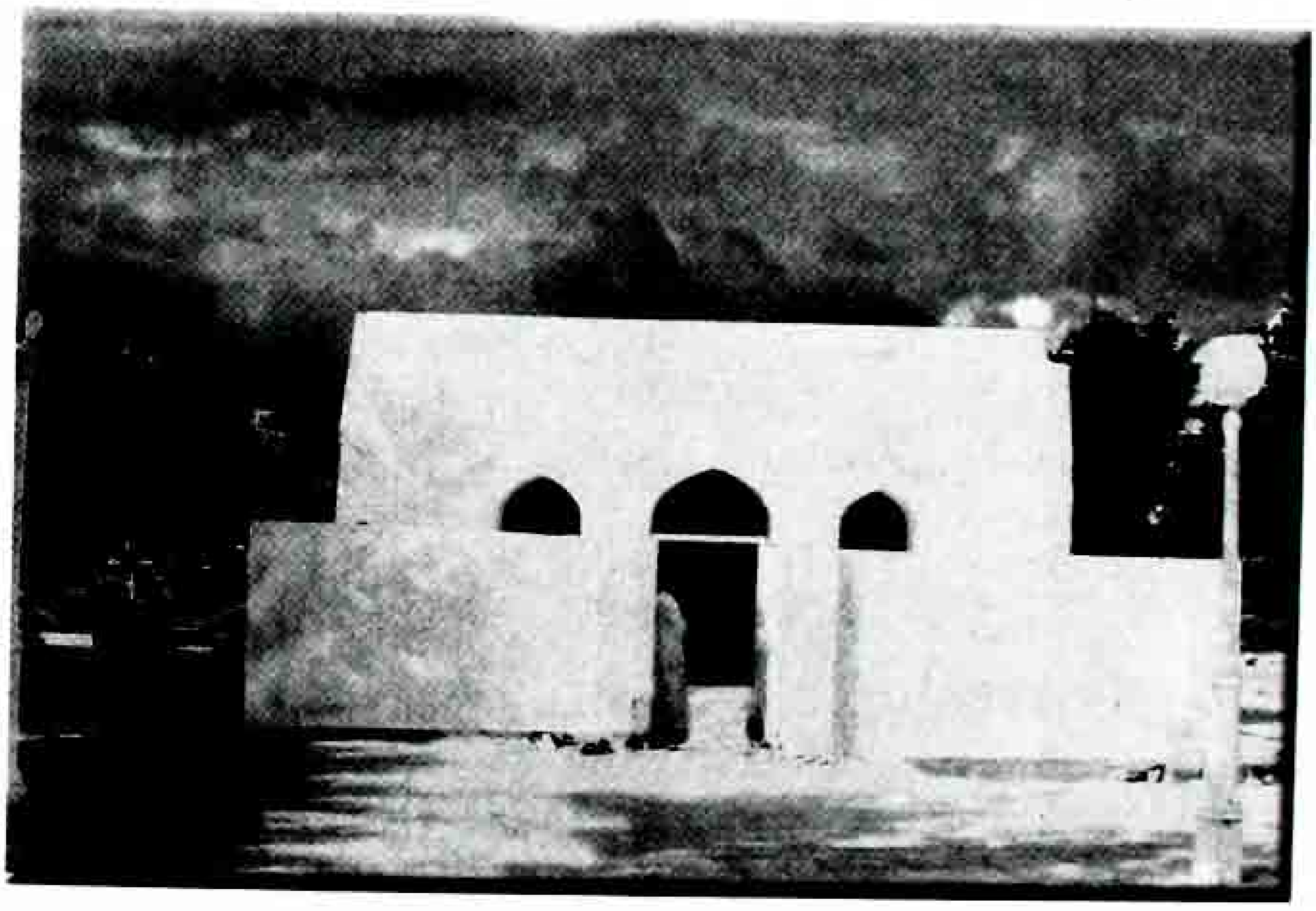

مسجد سلمان فارسیؓ

محل وقوع مسجد فتح کی نچلی طرف جانب جنوب واقع ہے۔ اس کا نام مسجد سلمان فارسیؓ اس لئے

---

❶ وفاء الوفا ۳/۸۳۲۔ ❷ تاریخ المدینۃ ابن شبہ ۱/۵۹۔ ❸ کتاب المناسک ص ۴۰۱۔
❹ وفاء الوفا ۳/۸۳۵ ❺ معارف ابن قتیبہ ص ۲۷۰۔ اسد الغابہ ۲/۲۶۵۔

marfat.com

رکھا گیا کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے جنگ خندق میں ساتھی اور رفیق تھے بلکہ جس خندق کے نام سے جنگ موسوم ہوئی اس خندق کی منصوبہ بندی بھی انہوں نے کی تھی۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ غزوہ خندق کے دوران نبی اکرم ﷺ نے یہاں نماز ادا فرمائی ہے جیسا کہ حارث بن فضل کا بیان ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جنگ خندق کے دوران پہاڑ کے نچلے حصے میں نماز ادا فرمائی بعد میں پہاڑ پر چڑھ کر دعا فرمائی۔ ❶

معاویہ بن عبداللہ کہتے ہیں کہ جو مسجد، مسجد فتح کے نچلی طرف ہے اس میں رسول اکرم ﷺ نے نماز ادا فرمائی۔ ❷ صالح لمعی کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے جب مسجد فتح تعمیر کروائی اسی وقت یہ مسجد بھی تعمیر کروائی۔ ❸

مسجد کا خاکہ یہ مسجد ایک لمبا سا دالان جس پر گول ڈاٹ کی چھت ہے۔ دالان کا شمالی حصہ ایک صحن کی طرف کھلتا ہے۔ تین ڈاٹیں ہیں جن میں سے درمیانی ڈاٹ بڑی ہے۔ جنوبی دیوار میں محراب ہے۔ ساری عمارت بازلت سیاہ پتھر کی تعمیر شدہ ہے جس پر سفید روغن پھیر دیا گیا ہے۔ قبلہ سے شمالی جانب تقریباً سات میٹر ہے اور مشرق سے مغرب کو آٹھ میٹر ہے۔

(۳۰) مسجد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ چوتھے خلیفہ راشد، پہلے مسلمانوں میں سے اور عشرہ مبشرہ میں سے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے چچازاد اور داماد، سیدہ فاطمہؓ کے سرتاج، غزوہ تبوک کے علاوہ سب معرکوں میں شامل رہے اس موقعہ پر آپؐ نے انہیں گھربار کے انتظام کیلئے مدینہ منورہ میں ٹھہرایا ہوا تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد مسجد نبوی میں آپ کی بیعت کی گئی۔ سترہ رمضان ۴۰ھ کو ابن ملجم خارجی نے آپ کو شہید کر دیا۔ عمر تریسٹھ سال ہوئی۔ صاحبزادے حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ کے بعد قصر الامارہ میں دفن کر دیا۔ قبر نا معلوم ہوگئی ❹ مساجد فتح کے مقدمہ میں جن مساجد کا ذکر آیا ہے ان میں مسجد علیؓ بن ابی طالب تیسری ہے، اور سب مصادر اس کے اس نام پر متفق ہیں، غالباً جنگ خندق کے دوران آپ کا قیام یہاں تھا، اور یہ مسجد سلمانؓ کے جنوب میں واقع ہے، یہ بتلانا بھی مناسب ہے کہ بعض متاخرین نے اسے مسجد ابوبکرؓ لکھا ہے لیکن اس نام کی کوئی حقیقت نہیں اگرچہ عوام میں یہ مشہور ہو چکا ہے۔ اس کی تفصیل

---

❶ تاریخ مدینہ ابن شبہ ۱/۵۹۔ ❷ عمدۃ الاخبار ص ۱۷۹

❸ المدینۃ المنورۃ تطورہا العمرانی ص ۱۸۷۔ ❹ المعارف لابن قتیبہ ص ۲۰۳، ۲۰۹۔ اسد الغابہ ۳/۵۸۸۔

marfat.com

مساجد فتح کے عنوان کے تحت گذر چکی ہے۔

سمہودی نے لکھا ہے کہ وہ مسجد جو مسجد سلمانؓ کے جانب قبلہ واقع ہے امیر المومنین علی بن ابی طالبؓ کے نام سے منسوب ہے۔ اس کی عمارت منہدم ہوگئی تھی جسے امیر زین الدین ضیغم بن حشرم المنصوری ❶ امیر مدینہ نے ۸۷۶ھ میں از سر نو تعمیر کر دیا۔ یہ مسجد دیوارِ قبلہ سے جانب شام تیرہ ہاتھ (۵.۶ میٹر) اور مشرق سے مغرب کو سولہ ہاتھ (۸ میٹر) ہے صالح لمعی مصطفیٰ کہتے ہیں کہ موجودہ چھت کی بناوٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ بزمانہ سلطان عبدالمجید اول ۱۲۶۸ھ میں اس کی تجدید ہوئی ہے ❷ موجودہ چھ مساجد میں جو کوہ سلع کے دامن میں ہیں یہ سب سے بڑی مسجد ہے۔ جسے ۱۴۱۴ھ میں ختم کر دیا گیا۔

(۳۱) مسجد ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ

عبداللہ بن ابی قحافہ عثمان بن عامر ابو بکرؓ پہلے خلیفہ راشد ہیں۔ اور عشرہ مبشرہ میں ان کا شمار ہے مردوں میں یہ سب سے پہلے ایمان لائے اور تصدیق کی اور آپؐ سے تعاون کیا۔ ان کا آبائی نام عبدالکعبہ تھا آپؐ نے عبداللہ سے بدل دیا۔ ان کا لقب عتیق تھا اسلئے کہ ان کا چہرہ بڑا حسین تھا یا اسلئے کہ وہ آتش دوزخ سے آزاد ہو چکے تھے۔ معراج کے واقعہ کی تصدیق پر لقب صدیق ہو گیا۔ سب معرکوں میں شریک رہے۔ نبی اکرم ﷺ سے اپنی بیٹی عائشہؓ کا نکاح کر دیا ۱۳ھ میں تریسٹھ برس کی عمر میں واصل بحق ہوئے۔ اور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حجرہ عائشہؓ میں مدفون ہوئے۔ ❸

مسجد ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

---

❶ المنصوری۔ ضیغم بن نجار الحسینی ۸۶۹ھ ماہ شوال میں بطور امیر مدینہ تقرر ہوا اجتماعی اور انفرادی طور پر ایک عرصہ تک حاکم رہے معزولی کے بعد جنگل میں بسیرا کر لیا۔ (تحفہ لطیفہ ۲/۲۵۲ ترجمہ نمبر ۱۸۴۴)

❷ وفاء الوفا ۳/۸۳۷۔ ❸ المعارف ابن قتیبہ ص ۱۶۷، ۱۷۲۔

marfat.com

محل وقوع مساجد فتح کے علاقہ کے آخر جنوب میں ایک اونچی ٹیکری پر یہ مسجد واقع ہے چند سیڑھیاں طے کر کے اس میں جا سکتے ہیں مساجد فتح کے مقدمہ میں جن مساجد اربعہ کا تذکرہ ہوا ہے ان میں یہ چوتھی مسجد ہے۔ اس کے مسجد ابوبکرؓ نام پر سب مصادر متفق ہیں یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ بعض متاخرین نے اسے مسجد علیؓ کہا ہے اور اسی نام سے اس کی شہرت ہوگئی جو تاریخی لحاظ سے درست نہیں۔

ابن نجار متوفی ۶۴۳ھ نے لکھا ہے کہ منہدم ہو چکی ہے ❶ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتدائی زمانے میں اس کی تعمیر ہوئی ہوگی۔ مطری متوفی ۷۴۱ھ نے بھی اسے منہدم شدہ لکھا ہے۔ ❷ سمہودی متوفی ۹۱۱ھ نے اس علاقہ کی چھان بین کرتے ہوئے اس کی کیفیت لکھی ہے۔ اور مسجد علیؓ بن ابی طالب کے جانب قبلہ ذرا مشرق کی طرف نشانات پائے جانے کا ذکر کیا اور کہ یہاں لوگ نماز ادا کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ مسجد ابوبکر رضی اللہ عنہ ہے۔ سمہودی کہتے ہیں ❸ میں نے غور کیا کہ اس کے کنارے جو مشرق کے متصل ہے ایک ستون کا پتھر ہے جو زمین کے اندر چونے سے گڑا ہوا ہے تو میں سمجھ گیا کہ یہ ستون کا نشان ہے اور یہی وہ مسجد ہے جس کی نشاندہی ابن نجار نے کی ہے۔ ❹

گیارہویں صدی میں احمد عباسی نے اسے تعمیر شدہ لکھا ❺ ہے۔ یہ مسجد ایک لمبے دالان کی شکل میں ہے جس کی دیواریں بازلت پتھر کی تعمیر شدہ ہیں۔ متقاطع گول ڈاٹیں تعمیر کی گئی ہیں۔ شمالی دیوار ایک صحن پر کھلتی ہے اس کے آگے ڈاٹوں والا راستہ ہے۔ قبلہ کی دیوار کے درمیان محراب موجود ہے۔ ❻

(۳۲) مسجد عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

عمر بن خطاب بن نفیل، کنیت ابوحفص امیر المومنین، لقب فاروق، دوسرے خلیفہ راشد، یکے از عشرہ مبشرہ، بہادر، دانا، عادل۔ سب معرکوں میں شامل رہے۔ نبی اکرم ﷺ سے اپنی بیٹی حفصہؓ کا نکاح کر دیا۔ ۱۳ھ کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں خلیفہ قرار دیدیا ۲۳ھ میں ابولولو مجوسی نے آپؓ کو

---

❶ اخبار مدینۃ الرسولؐ ابن نجار ص ۱۱۴۔ ❷ التعریف بما آنست الهجرہ ص ۵۱۔

❸ نور الدین ابوالحسن علی بن قاضی عفیف الدین سمہودی شافعی مدینہ منورہ میں مقیم ہوگئے عالم، مفتی، مورخ ۸۴۴ھ کو موضع سمہود مصر میں پیدا ہوئے، وہیں نشو ونما ہوئی پھر مدینہ منورہ آگئے، ۹۱۱ھ کو یہیں وفات ہوئی تاریخ مدینہ پر کتابیں لکھیں انہی میں سے وفاء الوفا بھی ہے۔

❹ وفاء الوفا ۳/ ۸۳۶

❺ عمدۃ الاخبار ص ۱۷۸

❻ المدینۃ المنورۃ تطورہا العمرانی ص ۱۹۳۔

marfat.com

شہید کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس حجرہ عائشہؓ میں مدفون ہوئے۔ ❶

محل وقوع یہ مسجد حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی مسجد کے جنوب مغرب میں ہے۔ چودھویں صدی کی ابتداء تک کسی کتاب میں اس کا کہیں تذکرہ نہیں۔ حتی کہ ۱۳۰۳ھ میں علی بن موسیٰ افندی نے بھی اس کا ذکر نہیں کیا۔ بلکہ حسب سابق صرف چار مسجدوں کا ذکر کیا ہے ❷ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسجد ۱۳۰۳ھ کے بعد ہی تعمیر ہوئی ہے۔ مدینہ منورہ کے نقشہ مجریہ ۱۹۴۷ء میں اس نام کی مسجد موجود ہے۔ مسجد صرف ایک دالان پر مشتمل ہے جو مستطیل ہے اور کالے پتھر سے تعمیر کی گئی ہے۔ قبلہ کی جانب محراب بھی ہے اور

مسجد عمر رضی اللہ عنہ

محراب کے دونوں طرف گول کھڑکیاں لگی ہوئی ہیں۔ دالان شمالی جانب ایک صحن کی طرف کھلتا ہے ❸ اب اس کے صحن پر سائبان ڈال دیا گیا ہے اور اس میں پانچ وقت نماز ہوتی ہے۔

۳۳ مسجد سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ

سعد بن معاذ بن نعمان انصاری اشہلی ابو عمرو۔ قبیلہ اوس کے سردار۔ بدری صحابی ہیں۔ جنگ خندق میں تیر لگنے سے شہادت پائی۔ ❹

محل وقوع مسجد عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے جنوب مغرب میں واقع ہے۔ قدیم مصادر میں اس مسجد کا کہیں ذکر نہیں حتیٰ کہ ۱۳۰۳ھ میں علی بن موسیٰ افندی نے بھی اس کا ذکر نہیں کیا بلکہ صرف چار مسجدوں کا ذکر کیا ہے ❺ جس سے واضح ہوتا ہے کہ یہ مسجد ۱۳۰۳ھ کے بعد قائم کی گئی ہے ۱۹۴۷ء میں مجریہ نقشہ میں

---

❶ معارف ابن قتیبہ ص ۱۷۹۔ اسد الغابہ ۳/۶۴۲، ۶۷۸۔ ❷ وصف المدینۃ المنورۃ ص ۱۷۔
❸ المدینۃ المنورۃ تطورہا العمرانی ص ۱۹۷۔ ❹ تقریب التہذیب ترجمہ نمبر ۲۲۵۵۔ ❺ وصف المدینۃ المنورۃ ص ۱۷۔

marfat.com

اس مسجد کا نام مسجد سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ ذکر کیا گیا ہے۔ وجہ تسمیہ شاید یہ ہو کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے غزوہ خندق میں شرکت کی اور یہاں پر تیر لگا جس سے شہادت پائی۔ بعض متاخرین نے اس کا نام مسجد فاطمہ رضی اللہ عنہا ❶ لکھا ہے لیکن تاریخی مصادر میں اس کا کہیں ذکر نہیں اور نہ ہی اس نام کی کوئی مناسبت معلوم ہوتی ہے میں نے ۱۴۱۸ھ جمادی الاوّل میں اس مسجد کی زیارت کی ہے یہ ایک مستطیل قطعہ ارضی ہے جس کے گرد دو میٹر بلند دیوار ہے۔ چھت بھی نہیں تین اطراف سے حدیقہ الفتح کے درختوں نے اسے گھیرا ہوا ہے۔ مشرق سے مغرب ۶.۲۵ میٹر اور جنوب سے شمال ۳.۳۵ میٹر اندرونی رقبہ ۲۱ مربع میٹر ہے۔

جبل سلع اور میدان سلع

سلع پہاڑ مدینہ منورہ کے درمیان میں واقع ہے، مسجد نبوی شریف کے شمال مغربی کونے سے جبل سلع کا قریبی پوائنٹ چھ سو نوے میٹر کے فاصلہ پر ہے اس کی انتہائی بلندی ایک سو میٹر ہے جبکہ لمبائی ایک کلو میٹر اور چوڑائی تین سو میٹر سے نو سو میٹر تک ہے، اور اس کا محیط ۲.۴ کلو میٹر ہے۔ حکومت سعودیہ نے اس پہاڑ کے گرد لوہے کا جنگلہ لگا دیا ہے اور پہاڑ کی خوبصورتی کیلئے اس پر مصنوعی آبشار بنا دیا ہے۔ اس پہاڑ کے مغربی دامن میں وہ میدان ہے جس میں غزوۂ خندق کے دوران آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور

جبل سلع کا ایک منظر

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کا قیام رہا اس میدان کی جنوبی، شمالی اور مشرقی جانب پہاڑ ہے جبکہ مغربی جانب کو خندق کھود کر محفوظ کر لیا گیا تھا۔ حکومت سعودیہ نے میدان سلع کی تاریخی اہمیت کے پیش نظر اس کی تنظیم نو

---

❶ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا دختر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زہراء لقب سے مشہور ہیں ۲ھ میں سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے نکاح ہوا۔ اس وقت عمر پندرہ سال پانچ ماہ تھی۔ ان کی زندگی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کوئی اور نکاح نہیں کیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صرف چھ ماہ زندہ رہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت ہے کہ جنت کی عورتوں کی سردار مریم پھر فاطمہ رضی اللہ عنہا پھر خدیجہ رضی اللہ عنہا پھر آسیہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ (معارف ابن قتیبہ ص ۱۴۲۔ تہذیب ۱۲/ ۴۴۰، ۴۴۲)

marfat.com

کردی ہے، گاڑیاں کھڑی کرنے کیلئے پارکنگ اور میدان کی خوبصورتی کیلئے آبشار بنا کر مختلف قسم کے پودے لگادیئے ہیں۔ اور اس میدان کا نام حدیقۃ الفتح تجویز کیا ہے۔ جس کی موجودہ وسعت چھ سو سات مربع میٹر ہے۔

پہاڑیوں کے سلسلے جدا جدا ملے
کہیں پہ جو ئبار ہے کہیں پہ آبشار ہے
نظر نظر پہ چھا گئی دلوں میں پھر سما گئی
مدینے کی بہار کیا بہار در بہار ہے
یہیں وہ ارض پاک ہے شرف دیا گیا جسے
کہیں پہ سبزہ زار ہے کہیں پہ مرغزار ہے

مسجد خندق جبل سلع کا مغربی دامن غزوۂ خندق میں اسلامی فوج کا مرکز تھا، لہذا اس غزوہ کی یاد تازہ رکھنے کیلئے میدان فتح میں سلع پہاڑ سے متصل ایک وسیع مسجد زیر تعمیر ہے، جسکا نام مسجد خندق تجویز ہوا ہے۔

marfat.com

(۳۴) مسجد بنی حرام

چونکہ یہ مسجد بنوحرام کے محلّہ میں واقع ہے اسلئے اس کا یہ نام مشہور ہو گیا ❶ یہ خزرج قحطانیہ کا ایک خاندان ہے جو بنوسلمہ انصار سے تھے۔

محل وقوع یہ جبل سلع کے مغرب میں مدینہ منورہ سے مساجد فتح کو جاتے ہوئے داہنی طرف جبل سلع کی گھاٹی کے قریب واقع ہے۔ شارع عام کے داہنی جانب ایک سو میٹر دور لڑکیوں کے ہائی سکول نمبر ۸ کے پیچھے واقع ہے۔

عمارت اس مسجد کا ایک گنبد اور مینار ہے اور جدید و مضبوط تعمیر ہے۔ مشرق سے مغرب تک سولہ میٹر لمبائی اور جنوب سے شمال ساڑھے بارہ میٹر ہے شمال مغربی کونے پر خوبصورت مینار ہے۔ شمال مشرق میں ۳ غسلخانے اور چھ وضو کی ٹوٹیاں ہیں۔

بنوحرام کی رہائش نبی اکرم ﷺ کی اجازت سے بنوحرام نے جبل سلع کی گھاٹی میں رہائش اختیار کی۔ یہیں انہوں نے مسجد تعمیر کی جو مسجد بنوحرام کے نام سے مشہور ہوئی۔ اس کی تفصیل یحییٰ بن عبداللہ بن ابوقتادہ یوں بیان کرتے ہیں کہ ہم بنوسلمہ و بنوحرام نے نبی کریم ﷺ سے شکایت کی کہ ہمارے مکانات مسجد قبلتین کے قریب ہیں اور جب بارانی سیلاب آیا ہو تو وہ مسجد نبوی میں جمعہ کی ادائیگی میں رکاوٹ بن جاتا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم کوہ سلع کے پاس قیام کرلو تو کوئی رکاوٹ نہیں اس فرمان کے بعد بنوحرام نے پہاڑ کے دامن میں رہائش اختیار کرلی ❷

تاریخی ادوار ابن شبہ متوفی ۲۶۲ھ نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ جب کوہ سلع کی مغربی گھاٹی میں

---

❶ یہ لفظ سرسری نظر میں توہین آمیز محسوس ہوتا ہے، ذیل میں اس کا عربی استعمال ملاحظہ ہو: حرمة کے معنی ہیں وہ چیز جس کی بے عزتی جائز نہ ہو۔ حرمة الرجل کے معنی اس کے اہل خانہ۔ رجل حرام کے معنی احرام والا، احرم کے معنی مکہ میں داخل ہوا یا مہینہ ہائے حرام میں۔ یا ایسی حرمة میں جس کے بے ادبی نہیں کی جاتی۔ مسلمٌ محرمٌ کے معنی ہیں ایسا شخص جو اپنی ذات کی کسی چیز کی بے عزتی نہ کروائے یعنی ایسا شخص اسلام قبول کر کے اپنے مال جان آبرو کو محفوظ کرلے۔ اور حرامٌ کا لفظ مدینہ منورہ میں بطور نام عام استعمال ہوتا رہا ہے۔ محمد بن حفص و موسیٰ بن ابراہیم کو اسی نسبت سے کہا جاتا ہے: حرامیان۔ دونوں محدث گزرے ہیں۔ بنوحرام بنوسلمہ کے ایک حرام نامی شخص کی اولاد ہیں لہٰذا بنوحرام کہلائے۔ (النہایة فی غریب الحدیث ۳۷۲/۱۔ القاموس المحیط۔ مختار الصحاح: ح رم

❷ تاریخ المدینة المنورة لابن شبہ ۱/ص ۷۸۔

marfat.com

بنو حرام نے رہائش کی تو مسجد بھی تعمیر کر لی ❶ احمد عباسی کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیزؒ نے مدینہ کی گورنری کے زمانہ میں جب مسجد نبوی کی تعمیر و توسیع کی تو مسجد بنو حرام کی توسیع بھی کی ❷

تیسری صدی ہجری میں صاحب کتاب المناسک ❸ نے تاریخی مساجد میں اس مسجد کا ذکر کیا ہے فیروز آبادی متوفی ۸۱۷ھ ❹ سخاوی متوفی ۹۰۲ھ ❺ سمہودی متوفی ۹۱۱ھ ابوسالم عیاشی (سفرنامہ ۱۰۷۳ھ) ابراہیم عباس مدنی متوفی ۱۳۰۰ھ ❻ اور ابراہیم عیاشی نے چودھویں صدی میں اس مسجد کا تذکرہ کیا ہے وہ لکھتے ہیں کہ جب میں نے اسے دریافت کرلیا تو اس مسجد کے تاریخی مسجد بنی حرام ہونے کی اور اصل مقام پر تعمیر کیے جانے کی تحقیق کے لئے رئیس بلدیہ نے ایک کمیشن مقرر کیا جو موقعہ پر گیا اور تحقیق پر ثابت ہوگیا کہ یہی تاریخی مسجد بنی حرام ہے جس کی پرانی بنیادیں پتھر اور چونہ کی تا حال موجود ہیں کتب تاریخ خصوصا وفاء الوفا میں جیسے لکھا ہے اس کی تصدیق کے بعد محکمہ اوقاف نے اسے اپنی نگرانی میں لیا۔ ❼ ادارہ اوقاف مساجد نے جو ۱۴۰۹ سے ۱۴۱۳ھ تک کی رپورٹ شائع کی ہے اس میں اس کا ذکر موجود ہے ❽

مسجد بنی حرام

---

❶ حوالہ سابقہ۔ ❷ عمدة الاخبار ص ۲۱۴۔

❸ صاحب کتاب المناسک ابراہیم بن اسحٰق بن ابراہیم بن بشر ابواسحاق الحربی ۱۹۸ھ میں ولادت ہوئی امام احمد بن حنبلؒ سے فقہ حاصل کی ۲۸۵ھ میں فوت ہوگئے۔ ❹ کتاب المناسک ص ۴۰۲ المغانم المطابہ (مخطوطہ) اورق ۲۲۲۔۲۲۳

❺ محمد عبدالرحمٰن بن محمد سخاوی شمس الدین۔ مورخ حجۃ، محدث، ادیب صاحب تالیفات کثیرہ۔ ایک کتاب الضوء اللامع فی اعیان القرن التاسع اور مقاصد حسنہ بھی ہیں'' ولادت ۸۳۱ھ وفات ۹۰۲ھ مدینہ منورہ میں ہوئی الضوء اللامع ۲/۸۔۳۲

❻ وفاء الوفا (۳/۸۳۸) المدینۃ المنورۃ فی رحلۃ العیاشی ص ۱۱۹ المناهل الصافیۃ ص ۵۷

❼ المدینۃ بین الماضی والحاضر ص ۵۱۔۵۲ ❽ دلیل الانجازات السنوی ۱۴۰۹ھ ص ۱۴۰ اسبوع العنایۃ بالمساجد ص ۱۳۴

marfat.com

غار بنی حرام چونکہ یہ غار جبل سلع میں بنو حرام کی گھاٹی میں واقع ہے اسلئے اس غار کا یہ نام ہے۔

محل وقوع کوہ سلع کے مغرب میں مساجد فتح کو جانے والے کے دائیں ہاتھ مسجد بنی حرام کے قریب، پہاڑ کے اوپر کی جانب واقع ہے۔ احمد عباسی متوفی گیارہویں صدی کا بیان ہے کہ یہ غار پہاڑ کی گھاٹی کے اوپر سلع کی بلندی سے نیچے ہے اس کے نیچے دائیں جانب مسجد بنی حرام ہے اور غار کے اوپر بڑا سا پتھر ہے جیسے مکان پر چھت ہوتی ہے اور اس کے مغرب کی جانب چھوٹا سا طاقچہ ہے جہاں مساجد کو جانے والے نظر آتے ہیں ❶

غزوہ خندق کے دوران رات کو اس میں قیام فرمانا روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ غزوہ خندق کے دوران رات کو نبی اکرم ﷺ اس غار میں قیام فرماتے تھے۔ ابن شبہ نے عبدالملک بن جابر بن عتیک سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غار کے پاس چھوٹے سے چشمہ سے وضو فرمایا ہمارے بزرگ فرماتے تھے کہ آپؐ اس غار کے اندر تشریف لے گئے ❷ طلحہ بن خراش کا بیان ہے کہ خندق کے دوران صحابہؓ کفار کی شب خونی کے خوف سے نبی اکرم ﷺ کو بنی حرام کی غار میں لے جاتے اور آپؐ اس میں رات گزارتے۔ صبح ہوتے ہی نیچے تشریف لاتے پہاڑ کے اوپر غار کے پاس آپؐ نے ذراسی کھدائی کی جس سے چھوٹا سا چشمہ رواں ہو گیا جو تا حال موجود ہے ❸

غزوہ بنی نضیر اور مسجد فضیخ نبی اکرم ﷺ نے بنو نضیر کا محاصرہ کیا تو مسجد فضیخ کی جگہ آپؐ کا خیمہ لگایا گیا تھا۔ اس مسجد میں آپؐ کی نماز کی ادائیگی سے پہلے غزوہ بنی نضیر اور اس کی وجوہ بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

(۱) جب نبی اکرم ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو وہاں کی آبادی مہاجرین و انصار اور یہود پر مشتمل تھی۔ آپؐ نے معاملات کو منظم صورت دی تاکہ بیرونی حملہ آوروں سے نپٹا جا سکے۔ اسلئے مہاجرینؓ و انصارؓ کے درمیان آپؐ نے بھائی چارہ کا نظام قائم فرمایا، اور یہودیوں اور دوسرے قبائل سے معاہدے کیئے جو مدینہ منورہ میں بستے تھے۔ جنگ بدر کے بعد کفار مکہ نے یہودیوں کو لکھ بھیجا کہ تم ہمارے ساتھی (رسول اللہ ﷺ) سے لڑو ورنہ ہم تم سے جنگ آزما ہوں گے۔ اسلئے بنو نضیر معاہدہ توڑنے پر متفق

❶ عمدۃ الاخبار ص ۱۸۰ و ۳۹۹۔ ❷ تاریخ المدینۃ لابن شبہ (۶۰/۱) ❸ التعریف ص ۵۷۔

marfat.com

ہو گئے ❶ اور کفار قریش کو چپکے سے خبریں پہنچانی شروع کر دیں۔ اور مسلمانوں سے جنگ کی ترغیب دینی شروع کر دی تا آنکہ جنگ احد کا واقعہ پیش آ گیا۔ ❷

(۲) بنونضیر نے نبی اکرم ﷺ کو پیغام بھیجا کہ مذہبی معاملات میں افہام وتفہیم کیلئے اپنے صحابہؓ میں سے تیس آدمی لیکر آئیے اور ہم بھی تیس علماء لیکر آجائینگے آپؐ نے ان کی بات تسلیم کر لی۔ پھر وہ سوچنے لگے کہ ہمارا اصل مقصد تو کچھ اور ہے، تیس صحابہؓ کی موجودگی میں تو ہم آپؐ کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتے اسلئے کہ آپؐ کے ساتھی تو ایسے ہیں کہ ان میں ہر شخص آپؐ سے پہلے جان دینا پسند کرے گا۔ لہٰذا انہوں نے پھر پیغام بھیجا کہ ہم اور آپؐ ایک دوسرے کی بات کس طرح سمجھ سکیں گے جبکہ ہم سب مل کر ساٹھ آدمی ہوں گے اسلئے آپؐ صرف تین آدمی لے آئیں ہم بھی تین علماء پیش کر دیں گے اور اگر وہ ایمان لے آئے تو ہم بھی آپؐ کی اتباع کر لیں گے۔ آپؐ نے ان کے ایمان لے آنے کے طمع پر یہ تجویز بھی قبول کر لی۔ یہودیوں نے اپنی خفیہ سازش کو سرانجام دینے کیلئے تین آدمیوں کا تقرر کر دیا جو خنجر چھپائے ہوئے تھے۔ بنونضیر کی ایک عورت نے اپنے مسلمان بھائی کو اصل صورت حال کی خبر دی تاکہ وہ نبی اکرم ﷺ کو یہودیوں کی غداری کی اطلاع دیدے وہ بھاگ کر گیا اور نبی اکرم ﷺ کو اطلاع کر دی جس پر آپؐ راستہ سے ہی واپس آ گئے۔ ❸

(۳) نبی اکرم ﷺ ایک دفعہ چند صحابہؓ کو لیکر بنونضیر کے ہاں تشریف لے گئے تاکہ انہیں بنوعامر کے مقتولین کی دیت میں تعاون کیلئے آمادہ کریں کیونکہ بنوعامر اور بنونضیر کا آپس میں معاہدہ تھا۔ بنونضیر نے تعاون کا وعدہ کیا۔ پھر علیحدگی میں آپس میں مشورہ کیا کہ آنحضور ﷺ ہمارے علاقہ میں آئے ہوئے ہیں شاید پھر کبھی ایسا موقع ہمارے ہاتھ نہ آئے لہٰذا کوئی شخص مکان پر چڑھ کر اوپر سے ان پر بڑا پتھر پھینک دے تاکہ ہمیشہ کیلئے ہماری جان چھوٹ جائے اس منصوبہ پر عمل کرنے کیلئے عمرو بن جحش بن کعب چھت پر چڑھ گیا آپؐ کو آسمان سے اس سازش کی اطلاع مل گئی اور آپؐ وہاں سے اسی وقت اٹھ گئے ❹ اب رسول اکرم ﷺ نے محمد بن مسلمہ کو یہ پیغام دے کر یہودیوں کے پاس بھیجا ''تم میرے شہر

---

❶ بنونضیر یہودیوں کا ایک قبیلہ ہے۔ جب یہودی یثرب کے علاقہ میں آئے تو بنونضیر وادی مذینب میں رہائش پذیر ہو گئے یہ جگہ مدینہ منورہ کے مشرق میں ہے۔ جب اسلام آ گیا تو یہودیوں نے مسلمانوں کے خلاف سازشیں شروع کر دیں جس پر نبی اکرم ﷺ نے انہیں جلاوطن کر دیا (معجم قبائل الحجاز ص ۵۲۹)۔ ❷ مصنف عبدالرزاق ۵/۳۵۸ و دلائل النبوہ بیہقی ۷/۳۳۱۔
❸ فتح الباری ۷/۳۳۱ ❹ الطبقات الکبریٰ ابن سعد ۲/۵۷۔ فتح الباری ۷/۳۳۱۔

marfat.com

سے نکل جاؤ تم میرے ساتھ نہیں رہ سکتے تم نے غداری کا جو ارادہ کیا سو کیا۔ میں تمہیں دس روز کی مہلت دیتا ہوں اس کے بعد جو شخص یہاں دیکھا گیا اسے قتل کر دیا جائے گا''۔ انہوں نے یہاں سے چلے جانے کا ارادہ کرلیا تو عبداللہ بن اُبی منافق نے کہا کہ تم اپنے علاقہ سے مت جاؤ اور اپنے قلعوں میں مقیم ہو جاؤ۔ میرے ساتھ دو ہزار عرب ساتھی ہیں جو تمہاری مدد کریں گے اس پر انہوں نے یہیں رہ جانے کا ارادہ کرلیا اور نکل جانے سے انکار کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ۴ھ میں ان کا محاصرہ کرلیا اور انہیں فرمایا کہ تم اب میرے پاس معاہدہ کیے بغیر نہیں آ سکتے۔ انہوں نے معاہدہ سے انکار کر دیا۔ اور منافقوں کے لشکر کی انتظار کرتے رہے۔ جب ان کی طرف سے مایوسی ہوگئی تو انہوں نے آپؐ سے درخواست کی کہ انہیں مدینہ چھوڑ جانے کی اجازت دیدی جائے۔ آپؐ نے ان کی یہ درخواست منظور فرماتے ہوئے یہ بھی اجازت دیدی کہ ہتھیاروں کے علاوہ جو چیزیں بھی اونٹوں پر لے جاسکتے ہو لے جاؤ۔ بعض لوگ ملک شام چلے گئے اور بعض خیبر جا کر مقیم ہو گئے جن میں ان کے لیڈر حیی بن اخطب، سلام بن ابی الحقیق اور کنانہ بن ابو ربیع ❶ بھی تھے۔ انہی بنو نضیر کے بارے میں سورہ حشر کا نزول ہوا جیسا کہ ابن عباسؓ سے ❷ بخاری نے روایت کی ہے۔ ❸

(۳۵) مسجد فضیخ ❹

(۱) وجہ تسمیہ یہ ہے کہ غزوہ بنی نضیر کے دوران شراب کی حرمت نازل ہوئی تو جن صحابہؓ کے پاس شراب تھی انہوں نے تسلیم واطاعت کی اعلیٰ مثال پیش کرتے ہوئے اسے فوراً گرا دیا، اور اس شراب کا نام فضیخ تھا لہٰذا اس واقعہ کی نسبت سے یہ مسجد جو بعد میں یہاں بنی اس نام سے موسوم ہوگئی۔ ❺

---

❶ سنن ابی داؤد۔ کتاب الخراج باب فی خبر بنی نضیر ۱۴: ۳۰۰۴۔ تاریخ المدینۃ المنورۃ ابن شبہ ۱/ ۶۹۔

❷ عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب بزرگ صحابی، رسول اللہ ﷺ کے چچازاد ہیں آپؐ نے ان کے لئے دعا فرمائی اللّٰھم فقھہ فی الدین وعلمہ التاویل اے اللہ انہیں دین کی سمجھ اور قرآن کے مطالب سکھا دیجیے۔ وسعت علمی کی وجہ سے انہیں علم کا سمندر کہا جاتا تھا ہجرت سے تین سال پہلے ولادت ہوئی۔ طائف میں ۶۸ھ کو واصل بحق ہوئے آخر عمر میں نظر بند ہو چکی تھی (المعارف ابن قتیبہ ص ۱۲۳۔ اسد الغابہ ۳/ ۱۸۶، ۱۹۰۔ ❸ صحیح بخاری کتاب التفسیر ۶۵: ۴۸۸۲۔

❹ فضیخ خشک کھجوروں کو توڑ کر پانی ملا دیتے۔ ان کی مٹھاس پانی میں منتقل ہو جاتی اس میں تیزی آ جاتی اور نشہ پیدا ہو جاتا تو اسے فضیخ کہتے۔ رازی کہتے ہیں کہ فضیخ کی شراب کچی کھجوروں سے بنتی تھی اور وہ آگ پر نہ پکاتے تھے (مختار الصحاح ص ۵۰۵ الفقہ علی المذاہب الاربعہ ۲/ ۷۔

❺ آثار المدینۃ المنورہ ص ۱۴۲۔

marfat.com

(ب) اسے مسجد الشمّس [1] بھی کہتے ہیں اسلئے کہ یہ بلند جگہ تھی اور سورج نکلتے ہی اس کی کرنیں سب سے پہلے اس مسجد پر پڑتی تھیں [2]

(ج) اسے مسجد بنی النضیر [3] بھی کہتے ہیں اسلئے کہ بنو نضیر کے محاصرہ کے دوران اس جگہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمازیں ادا فرماتے رہے جہاں بعد میں یہ مسجد بنا دی گئی۔

مسجد فضیخ (انہدام سے قبل)

(تنبیہ) یہاں کسی کو شبہ نہ ہو کہ مسجد میں شراب کیوں گرائی؟ اسلئے کہ شراب ضائع کرنے کا واقعہ اس جگہ مسجد بننے سے پہلے واقع ہوا تھا جیسا کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ بنو نضیر کے محاصرہ کے دوران مسجد فضیخ کی جگہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خیمہ نصب کیا گیا تھا آپ نے وہاں چھ روز قیام فرمایا۔ شراب کی حرمت کا حکم آیا تو اس وقت بعض صحابہؓ یہاں تھے اور ان کے پاس فضیخ شراب کی ایک مَشک تھی انہوں نے مَشک کا منہ کھول دیا اور فضیخ بہہ گئی اسلئے اس جگہ بننے والی مسجد کا نام مسجد فضیخ مشہور ہو گیا۔ [4] مسند احمد میں

مسجد فضیخ کا محل وقوع

---

[1] التعریف بما آنست الهجرة ص ۴۵۔
[2] آثار المدینۃ المنورہ ص ۱۴۲۔
[3] المدینۃ بین الماضی والحاضر ص ۳۰۔
[4] التعریف بما آنست الہجرہ ص ۴۵۔

marfat.com

حضرت انس رضی اللہ عنہ ❶ کا بیان ہے کہ میں ایک قبیلہ کو شراب پلا رہا تھا کہ ایک شخص نے آ کر بتلایا کہ شراب حرام ہوگئی ہے تو ساتھیوں نے کہا اسے بہا دو ❷ ابن شبہ نے بھی حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ذکر کی ہے۔ الغرض اس جگہ پر شراب بہانے میں کوئی اشکال نہیں اسلئے کہ مسجد تو بنی ہی غزوہ بنی نضیر کے بعد ہے جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے، زین مراغی نے بھی واضح کیا ہے کہ شراب بہانے کا واقعہ اس جگہ مسجد بنانے سے پہلے کا ہے جیسا کہ حدیث میں ہے۔ ❸

محل وقوع مسجد قبا کے جانبِ مشرق ایک کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے جو شخص مسجد قباء سے آئے تو شارع قربان اور شارع عوالی کے چوک کے دائیں ہاتھ تین سو میٹر دور اس راستہ کے کنارے جو وادی کے ساتھ چلا آتا ہے وہاں واقع ہے۔ مسجد منہدم ہو چکی ہے، اس کے نشان باقی ہیں، اس کے اردگرد قبرستان ہے جس کی چاردیواری میں یہ مسجد واقع ہے۔

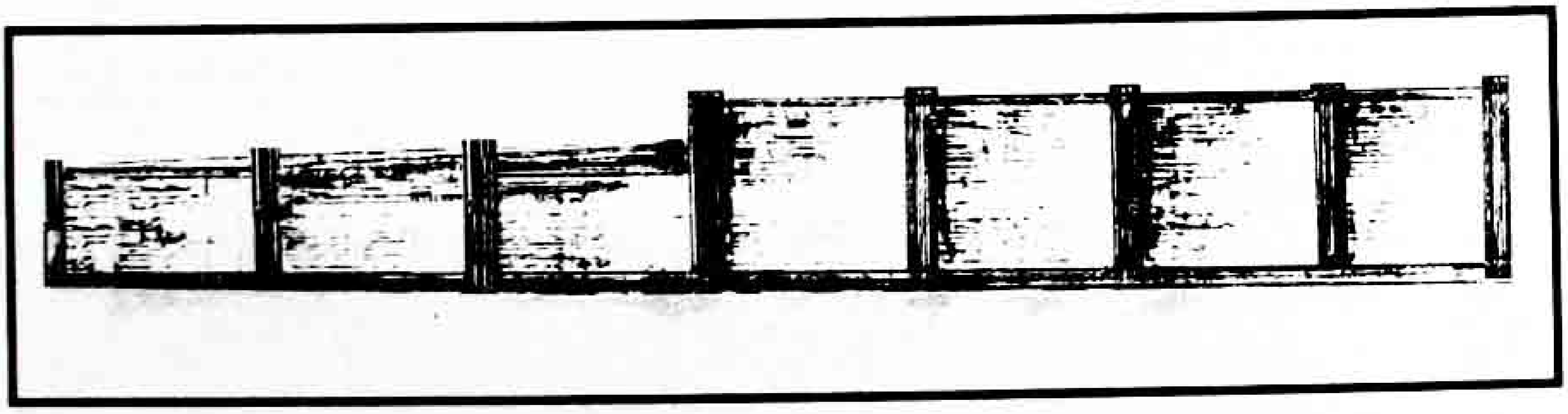

مسجد کے محل وقوع کے گرد چاردیواری کا خاکہ یوسف الکبری

تاریخی ادوار مذکورہ بالا حدیثِ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسجد ان کی زندگی میں اس جگہ پر بن چکی تھی جہاں غزوہ بنی النضیر کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرماتے رہے تھے۔ ابن شبہ متوفی ۲۶۲ھ نے اسے ان مساجد میں شمار کیا ہے جن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی تھی ❹

تیسری صدی کے صاحب کتاب المناسک، ابن نجار متوفی ۶۴۳ھ، مطری متوفی ۷۴۱ھ، زین مراغی متوفی ۸۱۶ھ، فیروز آبادی متوفی ۸۱۷ھ، خوارزمی متوفی ۸۲۷ھ، ابوالبقاء مکی متوفی ۸۵۴ھ، سمہودی

❶ انس بن مالک بن النضر بن ضمضم بن عدی بن النجار الانصاری۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم، بصرہ میں رہائش پذیر آخری صحابی، ان کی عمر سو سال سے زیادہ تھی۔ آپؓ نے انہیں دعا دی تھی کہ خدایا اسے مال اور اولاد بہت دے اور جنت میں داخل کر ۹۳ھ میں وفات پائی (تہذیب التہذیب ۱۲/۳۷۶، ۳۷۹۔ اسد الغابہ ۱/۱۵۱)۔

❷ مسند احمد ۳/۱۸۳، ۱۸۹۔ ❸ تاریخ المدینۃ المنورۃ ابن شبہ ۱/۶۵۔ تحقیق النصرۃ ص ۱۳۷

❹ تاریخ مدینہ منورہ ابن شبہ ۱/۶۵، ۶۹۔

marfat.com

متوفی ۹۱۱ھ، سخاوی متوفی ۹۰۲ھ مولانا عبدالحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۳ھ ❶ محمد کبریت حسینی متوفی ۱۰۷۰ھ، گیارھویں صدی کے احمد عباسی، محمد طیب انصاری متوفی ۱۳۶۳ھ اور ابو سالم عیاشی اپنے سفر نامہ ۱۰۷۳ھ، ابراہیم رفعت اپنے سفر نامہ ۱۳۱۸ھ، ابراہیم عیاشی متوفی ۱۴۰۳ھ نے اس مسجد کا ذکر کیا ہے، جنکی تحریروں کا خلاصہ یہ ہے کہ: مسجد فضیخ کا دوسرا نام مسجد شمس ہے، یہ چھوٹی سی مسجد ہے، مسجد قبا کی مشرقی جانب وادی مذینب کے کنارہ واقع ہے اور کالے پتھر سے تعمیر شدہ ہے۔ ❷

غزوہ بنی قریظہ

بنو قریظہ ❸ کا نبی اکرم ﷺ سے معاہدہ تھا لیکن انہوں نے غزوہ احزاب (خندق) کے دوران غداری کی۔ غزوہ احزاب کے بعد نبی اکرم ﷺ نے بحکم الٰہی ان کا محاصرہ کیا۔ اس کی تفصیل ملاحظہ ہو:

بنو نضیر کا سردار حیی بن اخطب بنو قریظہ کے سردار کعب بن اسد کے پاس رات کے وقت آیا۔ لیکن اس نے یہ کہتے ہوئے دروازہ بند رکھا کہ اے حیی! افسوس کہ تو ایک منحوس شخص ہے لیکن اس نے ملاقات پر اصرار کیا تو اس نے دروازہ کھولدیا۔ اس نے کہا: اے کعب تجھ پر افسوس ہے میں تیرے پاس قریش کے قائدین اور سرداروں کو لے آیا ہوں جو غابہ میں پڑاؤ ڈالے ہوئے ہیں، اور غطفان کو قائدین اور سرداروں سمیت لا کر اُحد کے پاس پڑاؤ کرا دیا ہے انہوں نے مجھ سے عہد کیا ہے کہ جب تک محمد ﷺ اور ان کے ساتھیوں کا قلع قمع نہ کر دیں گے واپس نہ جائیں گے۔ کعب نے کہا: میں جس حال میں ہوں

---

❶ عبدالحق بن سیف الدین محدث دہلوی، دہلی میں ۹۵۸ھ کو ولادت ہوئی اور دہلی میں مقیم رہے۔ پھر حرمین شریفین کا سفر کیا اور وہاں کے علماء سے استفادہ کر کے واپس دہلی آ کر علوم پھیلائے اور اتنی تالیفات کیں جو سو جلدوں تک پھیلی ہوئی ہیں ۱۰۵۲ھ کو دہلی میں وفات پائی (ابجد العلوم للقنوجی ۳/۲۲۸)۔

❷ کتاب المناسک ص ۴۰۱، اخبار مدینۃ الرسول ﷺ ص ۱۱۵، التعریف بما آنست الہجرۃ ص ۴۵، تحقیق النصرۃ ص ۱۳۷، المغانم المطابہ فی معالم طابہ مخطوطہ ورق نمبر ۲۱۵، اثارۃ الترغیب والتشویق الی المساجد الثلاثۃ مخطوطہ ورق نمبر ۱۳۹، البحر العمیق فی المناسک مخطوطہ ورق نمبر ۱۵۸، وفاء الوفا ۳/۸۲۳، خلاصۃ الوفا ص ۳۸۰، التحفۃ اللطیفہ ۱/۷۰، جذب القلوب ص ۱۴۲، الجواہر الثمینہ ص ۲۲۲، عمدۃ الاخبار ص ۱۷۰، ۱۷۱، المدینۃ المنورۃ فی رحلۃ العیاشی ص ۱۱۱، مرآۃ الحرمین ۱/۴۱۸، المدینۃ بین الماضی والحاضر ص ۳۰۔

❸ بنو قریظہ یہودیوں کا ایک قبیلہ ہے۔ جب یہودی یثرب کے علاقہ میں آئے تو بنو قریظہ وادی مذینب اور وادی مہزور کے قریب ٹھہرے۔ ادھر عوالی کے مشرق میں ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے جسے جبل قریظہ کہتے ہیں۔ جب نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپؐ نے ان سے معاہدہ کیا لیکن انہوں نے معاہدہ کا کوئی لحاظ نہ کیا بلکہ جنگ خندق کے دوران دھوکہ اور فریب سے کام لیا اسلئے رسول اکرم ﷺ نے بحکم الٰہی ان سے جنگ کی (معجم قبائل الحجاز ص ۴۲۲)۔

marfat.com

مجھے اسی میں رہنے دے مجھے محمد ﷺ سے سچائی اور وفا کے سوا اور کوئی امید نہیں لیکن حیی اصرار کرتا رہا تا آنکہ کعب کو اس شرط پر راضی کرلیا کہ وہ قسم کھائے کہ اگر قریش وغطفان محمد ﷺ کا کچھ بگاڑے بغیر واپس چلے گئے تو وہ بھی کعب کے ساتھ ہی قلعہ میں رہے گا اور اس غداری کے نتائج اکٹھے بھگتیں گے۔ نیز کعب نے یہ مطالبہ بھی کیا کہ قریش وغطفان ضمانت دیں اور شرفاء قریش وغطفان میں سے نوے آدمی بطور ضمانت ان کی تحویل میں رہیں۔ کہیں یہ نہ ہو کہ وہ محمد ﷺ سے نپٹے بغیر ہمیں اکیلے نتیجہ بھگتنے کے لئے چھوڑ جائیں اس عہد پر حیی نے اتفاق کرلیا تب انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے معاہدہ توڑ دیا اور عہدنامہ پھاڑ دیا اور اپنے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان معاہدے سے براءت کا اعلان کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ کو غزوہ احزاب کے دوران اس کی اطلاع ملی تو آپؐ نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ، حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ ❶ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت خوات بن جبیر رضی اللہ عنہ ❷ کو بلایا اور فرمایا کہ تم جاؤ اور معلوم کرو کہ کیا یہ بات درست ہے جو ہمیں ان لوگوں کے متعلق پہنچی ہے۔ وہ سب گئے اور ان کو غداری کا اظہار کرتے پایا۔ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی بھی کی تو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے دعا کی: اے اللہ مجھے اسوقت تک موت نہ دیجئے جب تک بنوقریظہ کے بارے میں میری آنکھیں ٹھنڈی نہ ہوں۔ واپس آ کر انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو اطلاع دی کہ بنوقریظہ کے یہودیوں نے عہدنامہ پھاڑ دیا ہے اور معاہدہ توڑ دیا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ اکبر مسلمانو! تمہیں خوشخبری ہو۔ جب نبی اکرم ﷺ خندق سے واپس تشریف لائے تو جبریل علیہ السلام آ گئے آپؐ اسوقت تھکاوٹ دور کرنے کیلئے اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں غسل فرما رہے تھے۔ جبریل علیہ السلام نے عرض کیا کہ آپؐ نے تو ہتھیار اتار دیے ہیں؟ بخدا ہم نے ابھی تک ہتھیار نہیں اتارے ابھی ادھر نکلیے۔ فرمایا کہاں؟ جبریل علیہ السلام نے بنوقریظہ کی طرف اشارہ کیا۔ بخاری نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ احزاب کے دن نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ سب لوگ بنوقریظہ کے ہاں جا کر نماز عصر ادا کریں۔ بعض کو عصر کا وقت راستہ میں ہی ہو گیا تو کچھ نے کہا کہ ہم وہاں پہنچ کر ہی نماز ادا کریں گے اور بعض نے کہا ہم یہیں نماز ادا کر لیتے ہیں آپؐ کا مقصد یہ نہیں تھا۔ جب آپؐ کی خدمت میں یہ واقعہ بیان کیا گیا تو آپؐ نے کسی کو بھی کچھ نہ فرمایا۔

---

❶ سعد بن عبادہ بن دلیم بن حارثہ، خزرج کے سردار، بیعت عقبہ میں موجود تھے۔ دور جاہلیت میں بھی لکھنا جانتے تھے۔ تیراکی اور تیراندازی کے ماہر تھے۔ غزوات میں انصار کے جھنڈا بردار تھے۔ شام میں ۱۵ھ میں وفات پا گئے (معارف ابن قتیبہ ص ۲۵۹۔ تہذیب التہذیب ۳/۴۷۵)۔

❷ خوات بن جبیر انصاری صحابی، بدری ہیں۔ چوہتر سال کی عمر میں ۴۰ھ میں وفات پائی (تقریب التہذیب ترجمہ نمبر ۱۷۵۹)۔

marfat.com

الغرض آپؐ نے بنی قریظہ کا پچیس راتیں محاصرہ کئے رکھا تا آنکہ وہ سعد بن معاذؓ کے فیصلے پر راضی ہو گئے۔ سعد بن معاذؓ نے فیصلہ دیا کہ جو جنگ لڑنے کے قابل ہیں ان کا سر قلم کر دیا جائے باقی بچوں اور عورتوں کو غلام بنالیا جائے۔ یہ ان کے معاہدہ توڑنے، غداری کرنے اور خیانت کی سزا ہے۔ یہ غزوہ سنہ پانچ ہجری میں واقع ہوا۔ ❶

اس غزوے کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان میں کیا۔ ﴿وَاَنْزَلَ الَّذِیْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ٥ وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَئُوْهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرًا ٥﴾ [سورۂ احزاب: ۲۶، ۲۷] یعنی اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب میں سے باغیوں کو ان کے قلعوں سے نکالا اور ان کے دلوں کو مرعوب کر دیا ایک گروہ کو تم قتل کر رہے تھے اور دوسروں کو قیدی بنا رہے تھے تمہیں ان کی زمینوں مکانوں اور اموال کا اور ایسی زمینوں کا جہاں تمہیں جنگ کرنی نہ پڑی وارث بنایا اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ مفسر قرطبی کہتے ہیں کہ جن لوگوں نے احزاب قریش سے تعاون کیا وہ بنو قریظہ تھے۔ ❷

غزوہ بنی قریظہ کی چند تفصیلات حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک قریشی مشرک نے جسے ابن العرقہ کہتے تھے حضرت سعدؓ کو تیر مارتے ہوئے کہا: لو! مجھے ابن العرقہ کہتے ہیں۔ جس سے حضرت سعدؓ کے بازو کی شریان کٹ گئی حضرت سعدؓ نے دعا کی اے اللہ مجھے اسوقت تک موت نہ دیجئے جب تک بنو قریظہ کو ان کے قلعوں سے نکال کر میری آنکھیں ٹھنڈی نہ کر دیں۔ رسول اکرم ﷺ مدینہ واپس تشریف لے آئے اور حضرت سعدؓ کیلئے مسجد میں خیمہ لگا دیا اتنے میں جبریلؑ آ گئے ان کے سر کے بالوں پر غبار کی مٹی لگی ہوئی تھی اور کہا: آپؐ نے ہتھیار اتار دیے؟ جبکہ فرشتوں نے ابھی تک ہتھیار نہیں رکھے، اللہ کا حکم ہے کہ بنو قریظہ کی طرف جایئے اور ان سے جنگ کیجئے۔ آپؐ نے اپنی خود پہن لی اور لوگوں میں کوچ کا اعلان کروا دیا۔ اور خود روانہ ہو گئے بنو غنم مسجد کے پڑوسی تھے ان سے پوچھا یہاں سے کون گذرا ہے؟ وہ کہنے لگے دحیہ کلبی ❸ گذرا ہے اسلئے کہ اسوقت جبریلؑ کی داڑھی اور چہرہ دحیہ جیسا

---

❶ صحیح بخاری کتاب المغازی باب مرجع النبی ﷺ من الاحزاب۔ طبقات کبریٰ ابن سعد ۲/۷۔ مسند احمد ۶/۱۴۱ سیرت ابن ہشام ۳/۲۰۵۔ ❷ تفسیر قرطبی ۱۴/۱۶۱۔

❸ دحیہ بن خلیفہ بن عامر بن فردہ بن فضا دا بن امرئ القیس کلبی بڑے حسین اور خوبصورت تھے رسول اکرم ﷺ نے انہیں شاہ روم قیصر کے ہاں اپنا نامہ مبارک دیکر بھیجا تھا۔ جبریلؑ عموماً ان کی شکل میں آیا کرتے تھے۔ حضرت امیر معاویہؓ کے دور تک زندہ رہے (تہذیب التہذیب ۳/۲۰۶ معارف ابن قتیبہ ص ۳۲۹)۔

marfat.com

تھا۔ آپؐ نے بنو قریظہ کا پچیس روز محاصرہ فرمایا۔ جب محاصرے میں شدت آ گئی اور سخت مصیبت میں مبتلا ہو گئے تو انہیں کہا گیا کہ رسول اللہ ﷺ جو فیصلہ فرمائیں تسلیم کر لو تو انہوں نے حضرت ابولبابہؓ بن عبد المنذر ❶ سے مشورہ کیا تو انہوں نے گلے کی طرف اشارہ کیا، یعنی ذبح کر دیئے جاؤ گے تب انہوں نے حضرت سعد بن معاذؓ کو منصف تسلیم کر لیا۔ انہیں سواری پر سوار کر کے لایا گیا جس پر کھجور کی چھال کا گدا تھا۔ ان کی قوم انہیں گھیرے ہوئے کہہ رہی تھی بنو قریظہ تیرے حلیف رہے ہیں اور دوست رہے ہیں جنگ کے ساتھی ہیں اور جو کچھ ہیں تو جانتا ہے ان کا خیال رکھنا، لیکن حضرت سعدؓ نے کوئی جواب نہ دیا اور نہ ہی ان کی طرف توجہ دی۔ حتیٰ کہ جب ان کے گھروں کے قریب آ گئے تو کہا کہ مجھ پر ذمہ داری آ گئی ہے کہ اللہ کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی پرواہ نہ کروں۔ حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ جب وہ سامنے آئے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اپنے سید (سردار) کو آگے بڑھ کر اتارو، تو لوگوں نے آپؐ کے فرمان پر انہیں سواری سے اتارا، آپؐ نے فرمایا ان کے بارے میں فیصلہ دو۔ حضرت سعدؓ نے کہا میں ان کے متعلق یہ فیصلہ دیتا ہوں کہ ان میں سے جنگ کرنے کے لائق قتل کر دیئے جائیں اور بچوں عورتوں کو قیدی بنا لیا جائے اور ان کے اموال تقسیم کر لئے جائیں۔ ارشاد نبوی ﷺ ہوا کہ تم نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی مرضی کے مطابق فیصلہ دیا ہے...... الحدیث۔ ہیثمی کہتے ہیں کہ یہ حدیث احمد نے روایت کی ہے اس کا راوی محمد بن عمرو بن علقمہ حسن الحدیث ہے باقی راوی ثقہ ہیں۔ ❷

اس فیصلہ پر عملدرآمد ہوا، اور چند روز بعد حضرت سعد بن معاذؓ فوت ہو گئے، یوں ان کی مراد پوری ہو گئی کہ اے اللہ مجھے اس وقت تک موت نہ دیجیئے جب تک بنو قریظہ کے بارہ میں میری آنکھیں ٹھنڈی نہ ہوں۔

(۳۶) مسجد بنی قریظہ

اسے مسجد بنی قریظہ اسلئے کہا جاتا ہے کہ بنو قریظہ کے محاصرہ کے دوران نبی کریم ﷺ یہاں نماز ادا فرماتے رہے ہیں۔ ❸

❶ ابولبابہ بن عبدالمنذر انصاریؓ ان کی کنیت ان کی بیٹی لبابہ کے نام سے تھی جو زید بن خطاب کی زوجہ تھی نام بشیر بن عبدالمنذر تھا۔ بعض نے رفاعہ بن عبدالمنذر کہا ہے۔ یہ جنگ بدر میں شمولیت کیلئے گئے لیکن نبی اکرم ﷺ نے روحاء سے انہیں واپس کر کے مدینہ کا نگران مقرر فرما دیا۔ فتح مکہ میں بنو عمرو بن عوف کے علم بردار تھے۔ شب عقبہ میں انہیں بھی نقیب بنایا گیا۔ حضرت علی مرتضیٰؓ کے دور خلافت میں انتقال ہوا۔ بعض ۵۰ھ کے بعد کہتے ہیں (معارف ابن قتیبہ ص ۳۲۵۔ تہذیب التہذیب ۱۲/۲۱۴)

❷ مجمع الزوائد ۶/۱۳۸۔ ❸ فتح الباری ۷/۴۱۲۔

marfat.com

محل وقوع مورخین کہتے ہیں کہ یہ مسجد بنی قریظہ مسجد فضیخ کے مشرق میں اور مشربہ اُم ابراہیمؓ کے جنوب میں واقع ہے۔اس وقت یہ مسجد مستشفیٰ الزہراء اور مستشفیٰ وطنی کے درمیان ہے اس سڑک پر جو شارع علی بن ابی طالب سے نکل کر شارع امیر عبدالمجید (شارع حزام) سے جاملتی ہے الزہراء ہسپتال سے اس سڑک پر چلنے والا دائیں ہاتھ ۴۵۰ میٹر پر ایک راستہ دیکھے گا جس پر ۳۰۰ میٹر اندر مسجد واضح طور پر نظر آتی ہے۔

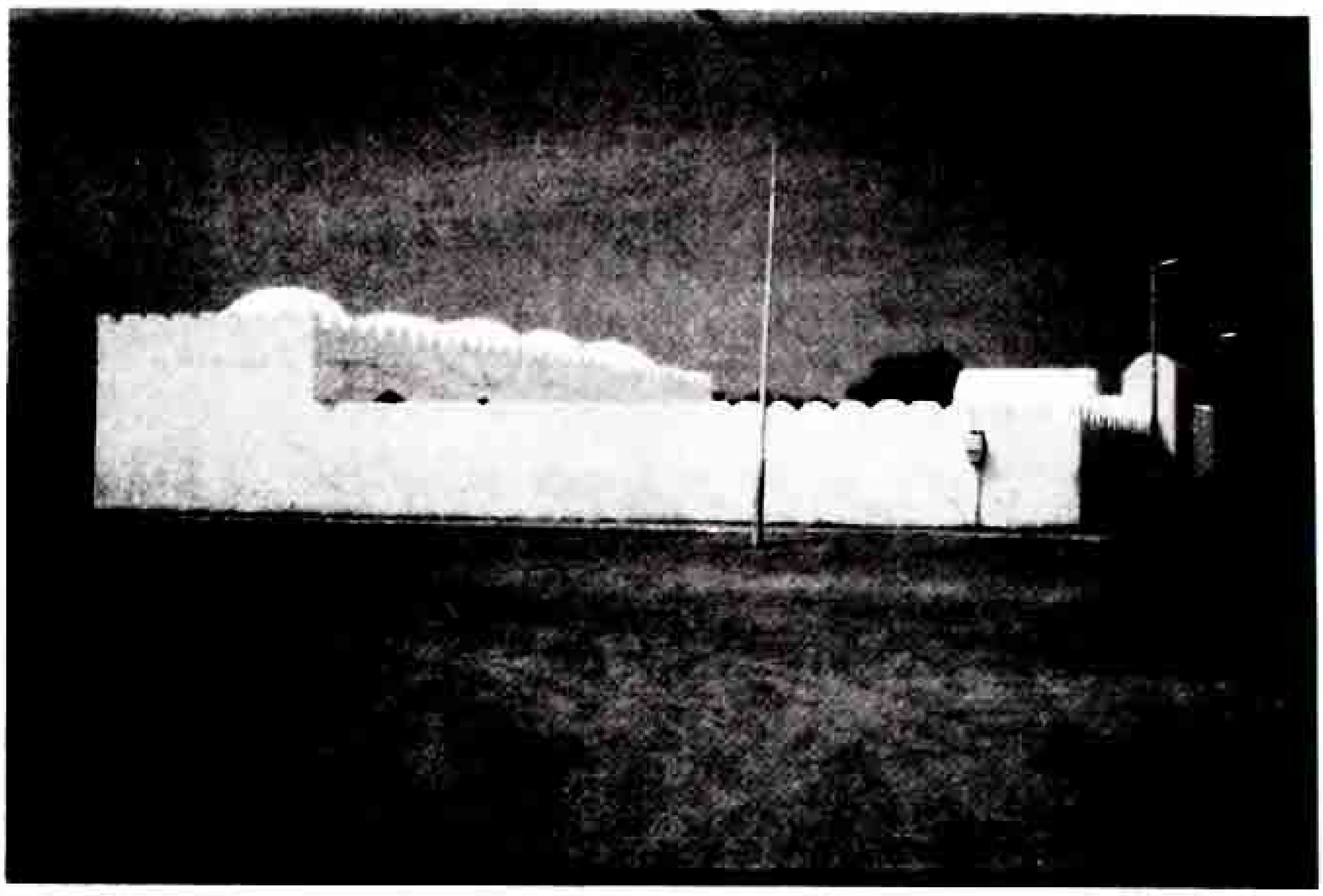

مسجد بنی قریظہ

عمارت ایک دالان اور صحن پر مشتمل ہے اور کالے پتھر سے تعمیر کی گئی ہے دالان کے پانچ حصے ہیں ہر حصہ پر گول گنبد ہیں۔ دیوارں اور گنبدوں پر سفید روغن کیا ہوا ہے مسجد کی بیرونی دیوار پر نصف گولائی کے کنگرے ہیں۔ میں اس کی زیارت اور ماپنے ۱۴ ربیع الاول ۱۴۱۸ھ کو گیا ہوں یہ مربع مسجد ۲۲×۲۲ میٹر ہے کل رقبہ ۴۸۴ مربع میٹر ہے۔مسجد پانچوقتہ نماز سے آباد ہے۔ (جمادی الاولی ۱۴۲۲ھ میں اس مسجد کو منہدم کر دیا گیا)۔

رسول اکرم ﷺ کی یہاں نماز کی ادائیگی حضرت علی بن ابی رافع ؓ کا بیان ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک عورت کے گھر میں نماز ادا فرمائی تھی اس مکان کو مسجد بنی قریظہ میں شامل کر لیا گیا یہ جگہ مسجد بنی قریظہ کے مشرق میں مینارہ کے پاس تھی جو منہدم ہو چکا ہے۔ ❶ ابن نجار کہتے ہیں کہ یہ مسجد حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے تعمیر کروائی تھی اور جس مکان میں آپؐ نے نماز ادا فرمائی تھی اسے مسجد میں شامل کر لیا تھا۔ ❷

ہیثمی اور سمہودی نے بھی ایسا ہی لکھا ہے ❸ حضرت ابوسعید خدری ؓ فرماتے ہیں کہ بنوقریظہ

---

❶ تاریخ المدینۃ المنورہ ابن شبہ ۱/۷۰۔ ❷ اخبار مدینۃ الرسول ﷺ ص ۱۱۶۔
❸ حاشیہ ہیثمی علی الایضاح ص ۴۵۷، وفاء الوفا ۳/۸۲۳۔

marfat.com

حضرت سعد بن معاذ کو حکم تسلیم کر کے اتر آئے ۔ نبی اکرم ﷺ نے سعدؓ کو بلوایا تو وہ گدھے پر سوار ہو کر آئے جب مسجد کے قریب آئے تو آپؐ نے انصار کو کہا اپنے سردار کیلئے اٹھو، یا فرمایا کہ اپنے سے بہتر کیلئے اٹھو۔ اور حضرت سعد ﷺ کو فرمایا کہ یہ لوگ تجھے فیصل تسلیم کر کے اترے ہیں انہوں نے کہا میرا فیصلہ یہ ہے کہ: جو جنگ کے قابل ہیں انہیں قتل کر دیا جائے اور بقیہ کو قیدی بنالیا جائے ۔ ❶

ابن حجر کہتے ہیں کہ اس حدیث میں مذکورہ مسجد مراد ہے جسے نبی اکرم ﷺ نے بنو قریظہ کے علاقہ میں نماز کیلئے محاصرہ کے وقت تیار فرمایا تھا اس سے مسجد نبوی مراد نہیں ۔ ❷

تاریخی ادوار

ابن نجار اور مطری کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے اپنے زمانہ گورنری مدینہ منورہ میں یہ مسجد اس جگہ تعمیر کروائی تھی جہاں غزوہ بنی قریظہ کے دوران آپؐ نماز ادا فرماتے رہے تھے ۔ ❸ ابن شبہ متوفی ۲۶۲ھ نے اسے ان مساجد میں شمار کیا ہے جہاں نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کی تھی اور اس پر روایات بھی بیان کی ہیں ۔ ❹

ابن نجار متوفی ۶۴۳ھ، مطری متوفی ۷۴۱ھ، مراغی متوفی ۸۱۶ھ فیروز آبادی متوفی ۸۱۷ھ، خوارزمی متوفی ۸۲۷ھ، ابوالبقاء مکی متوفی ۸۵۴ھ، سخاوی متوفی ۹۰۳ھ سمہودی متوفی ۹۱۱ھ، ابوسالم عیاشی اپنے سفرنامہ ۱۰۷۳ھ، ابراہیم صدیقی متوفی ۱۳۰۰ھ، ابراہیم رفعت اپنے سفرنامہ ۱۳۱۸ھ نے اس مسجد کا ذکر کیا ہے، ان کی تصریحات کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ مسجد بہت بڑی ہے جس کی پیمائش ۴۵×۴۵ ہاتھ ہے یعنی تقریباً ۲۲×۲۲ میٹر۔ یہ مسجد عوالی حرہ شرقیہ میں حاجزہ نامی باغ کے قریب ہے۔ یہ مسجد مسجد فضیخ (مسجد شمس) سے دور مشرقی جانب ہے۔ ❺

مسجد فضیخ اور مسجد بنی قریظہ کا تعین

متقدمین مسجد فضیخ اور مسجد بنی قریظہ کے تعین پر متفق ہیں کہ مسجد فضیخ چھوٹی سی ہے اور قباء کے مشرق میں واقع ہے اور مسجد بنی قریظہ بڑی ہے اور مسجد فضیخ کے مشرق میں حاجزہ باغ کے قریب ہے، اس دور کے بعض مورخین نے اختلاف کی صورت پیدا کر دی ہے

---

❶ صحیح البخاری کتاب المغازی باب مرجع النبی ﷺ من الاحزاب ومخرجہ الی بنی قریظہ ۶۴: ۴۱۲۱ ❷ فتح الباری ۴۱۲/۷

❸ اخبار مدینۃ الرسول ﷺ ص ۱۱۶، التعریف بما آنست الہجرۃ ص ۴۵ ۔ ❹ تاریخ المدینۃ المنورہ ابن شبہ ۷۰/۱ ۔

❺ اخبار مدینۃ الرسول ﷺ ۱۱۶ ۔ التعریف ص ۴۵ ۔ تحقیق النصرۃ ص ۱۳۷، المغانم المطابہ مخطوطہ ورق نمبر ۲۱۶، اثارۃ الترغیب والتشویق مخطوطہ ورق نمبر ۱۳۹ ۔ البحر العمیق فی المناسک مخطوط ورق نمبر ۱۵۸ التحفۃ اللطیفہ ۷۰/۱ ۔ خلاصۃ الوفاء ص ۳۸۲ ۔ عمدۃ الاخبار ص ۱۷۲ ۔ ۱۷۳ ۔ المدینۃ المنورۃ فی رحلۃ العیاشی ص ۱۱۱، المناہل الصافیہ ص ۶۳، مرآۃ الحرمین الشریفین ۴۱۹/۱ ۔

marfat.com

اور مسجد بنو قریظہ کو مسجد فضیخ قرار دیدیا۔ ❶

معلوم نہیں جس مسجد پر مسجد فضیخ کی تختی لگائی گئی تھی وہ ان مؤرخین کی رائے کی بنیاد پر لگائی گئی ہے یا ان مؤرخین نے وہ تختی دیکھ کر یہ رائے قائم کرلی ہے۔

اس کی مزید تفصیل وتعیین راقم کی عربی کتاب ''المساجد الاثرية فی المدينة النبوية'' میں دیکھی جاسکتی ہے۔ ❷

الله تیرا شکر ہے

☆ اللہ تعالی کے خاص فضل وکرم سے یہ کتاب پایہ تکمیل کو پہنچی۔

☆ عربی زبان میں تصنیف وتالیف کا ایک خاص مزاج ہے، اور ''المساجد الاثرية فی المدينة النبوية'' عربی میں اسی انداز کو اپنانے کی کوشش کی گئی، مگر اسکے اردو ترجمہ ''مدینہ منورہ کی تاریخی مساجد'' میں کوشش کی گئی ہے کہ وہ علمی تحقیق ہونے کے ساتھ ساتھ اردو خواں طبقہ کے ذوق سے قریب تر ہو، اسی پس منظر میں مختلف موضوعات کے بیان میں اشعار کی چاشنی ملائی گئی ہے۔

☆ کوشش کی ہے کہ یہ کتاب اپنے موضوع پر ایک تاریخی دستاویز ہو، لہذا ہر مسجد کے تاریخی ادوار کے ذیل میں قدیم وجدید مورخین کی مطبوعہ وغیر مطبوعہ کتب کا حوالہ دیا گیا ہے۔

☆ کتاب کے مختلف عنوانات پر معلومات کی فراہمی، انکی تنسیق، اور باہمی اختلاف کی صورت میں صحیح وغلط کی تفریق یا راجح ومرجوح کا تعین، نقشوں کی تیاری، تصاویر کی فراہمی، اور کتابت وطباعت کے کٹھن مراحل سے گزار کر اللہ تعالی نے یہ کتاب پیش کرنے کی سعادت وتوفیق بخشی، لیکن یہ موضوع چونکہ بہت عظیم ہے لہذا یہ سب کچھ اس حقیر کی عاجزانہ پیشکش ہے، اور بارگاہ الہی میں دعا وتمنا ہے:

گر قبول افتد زہے عز وشرف

وصلى الله وسلم على نبينا محمد ﷺ وعلى آله وأصحابه اجمعين

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

❶ آثار المدینۃ المنورہ ص ۱۴۱ تاریخ معالم المدینۃ ص ۱۲۳، الدر الثمین ص ۱۴۰ ❷ المساجد الاثریہ ص ۱۷۹

marfat.com

كتابيات

نمبر	نام کتاب	مصنف	سنہ وفات	ناشر
١	القرآن الكريم			
٢	آثار المدينة المنورة	عبدالقدوس انصاری	١٤٠٣ھ	المكتبة السّلفيه
٣	اثارة الترغيب والتشويق	محمد بن اسحاق الخوارزمی	٨٢٧ھ	مخطوطه مكتبة الحرم
٤	الاحسان (صحیح ابن حبان)	علی بلبان الفارسی	٧٣٩ھ	دارالكتب العلميه بيروت
٥	اخبار مدينة الرسول ﷺ	محمد بن النجار	٦٤٣ھ	مطابع دارالثقافه
٦	الادب المفرد	محمد بن اسمٰعيل البخاری	٢٥٦ھ	المطبعة السلفية
٧	أسبوع العناية بالمساجد	١٤١٣ھ		وزارة الاوقاف
٨	الاستيعاب فی معرفة الاصحاب	ابن عبدالبر	٤٦٣ھ	مكتبة نهضة مصر
٩	أسد الغابة	ابن الاثير	٦٣٠ھ	دارالشعب
١٠	الاصابه فی تمييز الصحابه	ابن حجر عسقلانی	٨٥٢ھ	مطبعة السعادة
١١	الأعلام	خيرالدين زركلی		دارالعلوم
١٢	البحر العميق	ابوالبقاء المكی	٨٥٤ء	مخطوطه مكتبة الحرم
١٣	البداية والنهاية	ابن كثير	٧٧٤	دارالكتب العلميه
١٤	تاج العروس	مرتضٰی زبیدی		داراحياث التراث
١٥	تاريخ الامم والملوک	طبری	٣١٠ھ	دارسويدان
١٦	تاريخ المدينة المنورة	عمر بن شبه	٢٦٢ھ	
١٧	تاريخ معالم المدينة المنورة	احمد ياسين خياری	١٣٨٩	
١٨	التحفة اللطيفة	شمس الدين سخاوی	٩٠٢ھ	مطبعة السنة
١٩	تحقيق النصرة	زين الدين مراغی	٨١٦ھ	
٢٠	الترغيب والترهيب	المنذری	٥٣٥ھ	مؤسسة الخدمات
٢١	التعريف بما آنست الهجرة	محمد المطری	٧٤١ھ	
٢٢	تفسير قرطبی	قرطبی	٦٧١ھ	الهيئة المصرية

marfat.com

نمبر	نام کتاب	مصنف	سنہ وفات	ناشر
۲۳	تفسیر القرآن العظیم	ابن کثیر	۷۷۴ھ	داراحیاء الکتب
۲۴	تقریب التہذیب	ابن حجر عسقلانی	۸۵۲ھ	دارالبشائر
۲۵	التمہید	ابن عبدالبر	۴۶۳ھ	
۲۶	تہذیب التہذیب	ابن حجر عسقلانی	۸۵۲ھ	دارصادر
۲۷	جامع البیان (تفسیر)	ابوجعفر طبری	۳۱۰ھ	مصطفیٰ البابی
۲۸	جامع ترمذی	ترمذی	۲۷۹ھ	مصطفیٰ البابی
۲۹	جامع صحیح البخاری	بخاری	۲۵۶ھ	دارالمعرفۃ
۳۰	جامع صحیح مسلم	مسلم	۲۶۱ھ	داراحیاء التراث
۳۱	جذب القلوب	عبدالحق دہلوی	۱۰۵۲ھ	نوری بکڈپو
۳۲	الجرح والتعدیل	ابوحاتم رازی	۳۲۷ھ	دارالکتب العلمیۃ
۳۳	الجواہر الثمینۃ	محمد کبریت حسینی	۱۰۷۰ھ	
۳۴	حاشیۃ الھیتمی	ابن حجر الھیتمی		
۳۵	حلیۃ الاولیاء	ابونعیم اصبہانی	۴۳۰ھ	
۳۶	خلاصۃ الوفاء	علی سمہودی	۹۱۱ھ	المکتبۃ العلمیۃ
۳۷	الدرالفرائد المنظمۃ	عبدالقادر حنبلی		دارالیمامۃ
۳۸	دلائل النبوۃ	احمد بیہقی	۴۵۸ھ	دارالکتب العلمیۃ
۳۹	دلیل الانجازات السنوی	۱۴۰۹ھ		وزارۃ الاوقاف
۴۰	رحلۃ ابن بطوطہ	ابن بطوطہ	۷۷۹ھ	داراحیاء العلوم
۴۱	الرحلۃ الحجازیۃ	محمد لبیب بتنونی	۱۳۵۷ھ	مکتبۃ المعارف
۴۲	رسائل فی تاریخ المدینۃ	ت: حمدالجاسر		دارالیمامۃ
۴۳	الروض الانف	سہیلی	۵۸۱ھ	
۴۴	زادالمسیر	ابن الجوزی	۵۹۷ھ	دارالفکر
۴۵	زادالمعاد	ابن القیم	۷۵۱ھ	مؤسسۃ الرسالۃ

marfat.com

نمبر	نام کتاب	مصنف	سنہ وفات	ناشر
۴۶	السنن	دارمی	۲۵۵ھ	دار الریان
۴۷	السنن	ابوداود	۲۷۵ھ	
۴۸	السنن	ابن ماجہ	۲۷۳ھ	عیسی الحلبی
۴۹	سیر اعلام النبلاء	ذہبی	۷۴۸ھ	موسسۃ الرسالہ
۵۰	شعب الایمان	بیہقی	۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ
۵۱	صحیح ابن خزیمۃ	ابن خزیمہ	۳۱۱ھ	المکتب الاسلامی
۵۲	صفۃ الصفوۃ	ابن الجوزی	۵۹۷ھ	دار الوعی
۵۳	الضوء اللامع	محمد السخاوی	۹۰۲ھ	مکتبۃ الحیاۃ
۵۴	الطبقات الکبری	محمد ابن سعد	۲۳۰ھ	دار بیروت
۵۵	عمدۃ الاخبار	احمد العباسی		مطبعۃ المدنی
۵۶	فتح الباری	ابن حجر عسقلانی	۸۵۲ھ	المطبعۃ السلفیہ
۵۷	فتح القدیر	الشوکانی	۱۲۵۰ھ	دار المعرفۃ
۵۸	فصول من تاریخ المدینۃ المنورۃ	علی حافظ		شرکۃ المدینۃ
۵۹	القاموس المحیط	فیروز آبادی	۸۱۷ھ	مؤسسۃ الرسالہ
۶۰	کتاب الدر الثمین	غالی الشنقیطی	۱۴۰۹ھ	دار احیاء التراث
۶۱	المجموع	نووی	۵۹۷ھ	مکتبۃ الارشاد
۶۲	کتاب المناسک	حربی		دار الیمامہ
۶۳	لسان العرب	ابن منظور	۷۱۱ھ	دار صادر
۶۴	مجمع الزوائد	ہیثمی	۸۰۷ھ	دار الکتب العلمیہ
۶۵	مجموع فتاوی ابن تیمیہ	ابن تیمیہ	۷۲۸ھ	مغرب
۶۶	مختار الصحاح	ابوبکر رازی	۶۶۶ھ	دار الکتاب
۶۷	المدینۃ بین الماضی والحاضر	ابراہیم عیاشی	۱۴۰۳ھ	
۶۸	المدینۃ المنورۃ تطورہا العمرانی	صالح لمعی		دار النہضہ

marfat.com

نمبر	نام کتاب	مصنف	سنہ وفات	ناشر
۶۹	المدینۃ المنورۃ فی التاریخ	عبدالسلام حافظ		دارالتراث
۷۰	المدینۃ المنورۃ فی رحلہ العیاشی	ابوسالم عیاشی		دارالارقم
۷۱	مرآۃ الحرمین	ابراہم رفعت	۱۳۵۳ھ	دارالکتب
۷۲	المستدرک علی الصحیحین	حاکم	۴۰۵ھ	دارالفکر
۷۳	المسلمون (اخبار)	عدد ۳۷۳،۶۵		المکتب الاسلامی
۷۴	المصنف	عبدالرزاق	۲۱۱ھ	المکتب الاسلامی
۷۵	المعارف	ابن قتیبہ	۲۱۳ھ	دارالمعارف
۷۶	معجم قبائل الحجاز	عاتق البلادی		دارمکۃ
۷۷	معرفۃ انساب العرب	قلقشندی	۸۲۱ھ	دارالکتاب
۷۸	المناہل الصافیۃ العذبۃ	ابراہیم عباس	۱۳۰۰ھ	مطابع الرشید
۷۹	المغانم المطابۃ (مخطوطہ)	فیروز آبادی	۸۱۷ھ	دارالیمامہ
۸۰	المنہل (مجلۃ)	عدد ۴۹۹		جدۃ
۸۱	الموطا	امام مالک	۱۷۹ھ	احیاء التراث
۸۲	میزان الاعتدال	ذہبی	۷۴۸ھ	دارالمعرفۃ
۸۳	نہایۃ الأرب	قلقشندی	۸۲۱	دارالکتاب
۸۴	النہایۃ فی غریب الحدیث	ابن الاثیر	۶۰۶ھ	دارالفکر
۸۵	وصف المدینۃ المنورۃ	علی ابن موسی	۱۳۳۰ھ	دارالیمامہ
۸۶	الوفاء باحوال المصطفی ﷺ	ابن الجوزی	۵۹۷ھ	المؤسسۃ السعیدیۃ
۸۷	الوفا بما یجب بحضرۃ المصطفیٰ	علی سمہودی	۹۱۱ھ	دارالیمامۃ
۸۸	وفاء الوفا	علی سمہودی	۹۱۱ھ	دارالکتب العلمیۃ
۸۹	وفیات الاعیان	ابن خلکان		دارصادر
۹۰	ھذہ بلادنا	وزارۃ الاعلام	۱۴۰۹ھ	الشؤون الاعلامیۃ

marfat.com

عنوانات

عنوان	صفحہ نمبر
مقدمہ	۵-۸
تاریخی مساجد کی اہمیت	۶
مختلف ادوار میں تاریخی مساجد کی تعمیر.	۷
تاریخی مساجد اور مورخین...........	۸
① مسجد نبوی شریف	۹-۱۳
دور نبوی میں تعمیر مسجد	۱۰
توسیعات	۱۰
② مسجد قباء	۱۴-۱۹
تحویل قبلہ کے بعد تعمیر نو	۱۵
تاریخ ہجری کا نقطہ آغاز............	۱۶
فضیلت مسجد قباء	۱۶
سعودی تعمیر	۱۷
قباء کی تاریخی اہمیت	۱۸
③ مسجد سعد بن خیثمہ رضی اللہ عنہ	۱۹-۲۶
نصیحت آموز واقعہ	۱۹
جمعہ کی ادائیگی	۲۵
آقا ﷺ کی تشریف آوری............	۲۵
تاریخی ادوار	۲۶
④ مسجد جمعہ	۲۶-۳۱
مسجد کے مختلف نام	۲۶
محل وقوع	۲۷
تاریخی ادوار	۲۷
سعودی تعمیر	۲۸
اسلام میں پہلا جمعہ، کب، کہاں ؟...	۲۹
⑤ مسجد عتبان رضی اللہ عنہ	۳۱-۳۳
محل وقوع............	۳۲
تاریخی ادوار............	۳۲
⑥ مسجد بنی اُنَیف	۳۴-۵۳
محل وقوع............	۳۴
نبی اکرم ﷺ کی آمد............	۳۴
مختلف ادوار............	۳۵
آقا ﷺ کی دعا............	۳۵
⑦ مسجد عصبہ	۳۶-۳۷
محل وقوع............	۳۶
آقا ﷺ کی نماز............	۳۷
تاریخی ادوار............	۳۷
⑧ مسجد بنی ظفر	۳۸-۴۷
محل وقوع............	۳۸
آقا ﷺ کی نماز............	۳۹
تاریخی ادوار............	۳۹
قبول اسلام کا عظیم واقعہ............	۴۰
چٹان سے تبرک حاصل کرنا؟............	۴۵
عبرت انگیز واقعہ............	۴۶
تجزیہ............	۴۶
⑨ مسجد اجابہ	۴۸-۵۰
محل وقوع............	۴۸

marfat.com

عنوان	صفحہ نمبر
سعودی تعمیر..........	۴۹
آقا علیہ السلام کی نماز ودعا..........	۴۹
(۱۰) مسجد سجدہ (مسجد ابوذرؓ)	۵۰-۵۳
مختلف نام..........	۵۰
محل وقوع..........	۵۱
تاریخی ادوار..........	۵۲
آقا علیہ السلام کا سجدہ شکر..........	۵۲
(۱۱) مسجد قبلتین	۵۳-۶۰
تبدیلی قبلہ..........	۵۴
خلاصہ روایات..........	۵۶
شبہہ کا ازالہ..........	۵۸
تاریخی ادوار..........	۵۹
سعودی تعمیر..........	۶۰
(۱۲) مسجد سبق	۶۰-۶۲
محل وقوع..........	۶۱
تاریخی ادوار..........	۶۲
عیدگاہ میں مسجدیں	۶۲-۶۷
عیدگاہ میں نماز عید..........	۶۴
عیدگاہ میں نماز استسقاء..........	۶۵
زوراء..........	۶۶
جمعہ کی پہلی اذان..........	۶۶
غائبانہ جنازہ..........	۶۷
(۱۳) مسجد غمامہ	۶۸-۶۹
محل وقوع..........	۶۸
عمارت کا منظر..........	۶۸
تاریخی ادوار..........	۶۹
(۱۴) مسجد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	۷۰-۷۱
محل وقوع..........	۷۰
تعمیری منظر..........	۷۰
تاریخی ادوار..........	۷۰
(۱۵) مسجد علی رضی اللہ عنہ	۷۱-۷۴
تعمیری منظر..........	۷۲
تاریخی ادوار..........	۷۲
حضرت علیؓ کی نماز عید..........	۷۲
(۱۶) مسجد عمر رضی اللہ عنہ	۷۴-۷۵
محل وقوع..........	۷۴
تعمیری منظر..........	۷۴
تاریخی ادوار..........	۷۴
(۱۷) مسجد عثمان رضی اللہ عنہ	۷۵
(۱۸) مسجد بلال رضی اللہ عنہ	۷۶
محل وقوع..........	۷۷
اہم تنبیہ..........	۷۷
سُقیا	۷۷-۸۰
سُقیا میں آقا علیہ السلام کی دعا..........	۷۸
لشکر بدر کی تنظیم نو..........	۷۹
آقاؐ نے سُقیا کنویں کا پانی پیا..........	۸۰
حضرت عمرؓ کی دعاء استسقاء..........	۸۰
(۱۹) مسجد سُقیا	۸۱-۸۳
متقدمین ومتاخرین کی آراء..........	۸۱

marfat.com

عنوان	صفحہ نمبر
تاریخی ادوار	۸۱
(۲۰) مسجد بنی دینار	۸۴-۸۳
محل وقوع	۸۳
مسجد بنی دینار کا تعین	۸۳
آقا ﷺ کی نماز	۸۴
تاریخی ادوار	۸۴
(۲۱) مسجد منارتین	۸۵
تاریخی ادوار	۸۵
(۲۲) مسجد شجرہ	۸۸-۸۶
مختلف نام	۸۶
آقا ﷺ کی نماز	۸۶
تاریخی ادوار	۸۷
سعودی تعمیر	۸۷
(۲۳) مسجد مشربہ امّ ابراہیمؓ	۹۴-۸۸
مشربہ کا معنی	۸۸
ماریہ قبطیہؓ (امّ ابراہیمؓ)	۸۹
آیات سورۃ تحریم کا نزول	۸۹
مخیریق کے باغات	۹۰
آقا ﷺ کی عزلت نشینی	۹۱
صاحبزادہ ابراہیمؓ کی ولادت ووصال	۹۳
مشربہ کا محل وقوع	۹۴
تاریخی ادوار	۹۴
(۲۴) مسجد شیخین	۹۹-۹۵

عنوان	صفحہ نمبر
مختلف نام	۹۵
محل وقوع	۹۵
تاریخی ادوار	۹۵
آقا ﷺ کی نماز وقیام	۹۶
چھوٹے صحابہؓ کی واپسی	۹۹
(۲۵) مسجد فسح	۱۰۳-۱۰۰
ضروری تنبیہ	۱۰۱
محل وقوع	۱۰۱
آقا ﷺ کی نماز	۱۰۲
تاریخی ادوار	۱۰۲
غزوۂ خندق کا واقعہ	۱۰۴
(۲۶) مسجد بنی حارثہ (مستراح)	۱۱۶-۱۰۸
محل وقوع	۱۰۸
آقا ﷺ کی نماز	۱۰۹
بنو حارثہ کا تذکرہ قرآن میں	۱۱۳
عبداللہ بن سہلؓ کے قتل کا واقعہ	۱۱۳
بنو حارثہ اور تحویل قبلہ	۱۱۵
بنو حارثہ کی آبادی کی اہمیت	۱۱۵
(۲۷) مسجد رایہ	۱۲۴-۱۱۷
محل وقوع	۱۱۷
عمارت کا منظر	۱۱۷
آقا ﷺ کی نماز	۱۱۸
تاریخی ادوار	۱۱۸
معجزہ کا ظہور	۱۱۹
چٹان توڑنے کا معجزہ	۱۲۰

marfat.com

عنوان	صفحہ نمبر
سبق آموز باتیں..........	۱۲۳
مساجد فتح	۱۲۸-۱۲۴
مساجد کی تعداد..........	۱۲۵
مساجد فتح کے نام..........	۱۲۶
مساجد سبعہ، کیوں اور کب؟..........	۱۲۸
(۲۸) مسجد فتح	۱۳۱-۱۲۸
محل وقوع..........	۱۲۸
مختلف نام..........	۱۲۸
ابتدائی تعمیر..........	۱۲۹
آقا ﷺ کی دعائیں..........	۱۳۰
آقا ﷺ کی نماز..........	۱۳۰
(۲۹) مسجد سلمان فارسی رضی اللہ عنہ	۱۳۲-۱۳۱
محل وقوع..........	۱۳۱
عمارت کا منظر..........	۱۳۲
(۳۰) مسجد علی رضی اللہ عنہ	۱۳۲
(۳۱) مسجد ابوبکر رضی اللہ عنہ	۱۳۴-۱۳۳
محل وقوع..........	۱۳۴
(۳۲) مسجد عمر رضی اللہ عنہ	۱۳۴
محل وقوع..........	۱۳۵
(۳۳) مسجد سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ	۱۳۵
محل وقوع..........	۱۳۵
جبل سلع اور میدان سلع..........	۱۳۶

عنوان	صفحہ نمبر
(۳۴) مسجد بنو حرام	۱۳۸
محل وقوع..........	۱۳۸
بنو حرام کی رہائش..........	۱۳۸
تاریخی ادوار..........	۱۳۸
غار بنو حرام..........	۱۴۰
محل وقوع..........	۱۴۰
غار میں شب گزاری..........	۱۴۰
غزوہ بنو نضیر..........	۱۴۰
(۳۵) مسجد فضیح	۱۴۵-۱۴۲
تنبیہ..........	۱۴۳
محل وقوع..........	۱۴۴
تاریخی ادوار..........	۱۴۴
غزوہ بنو قریظہ..........	۱۴۵
غزوہ بنو قریظہ کی مزید تفصیلات..........	۱۴۷
(۳۶) مسجد بنو قریظہ..........	۱۵۱-۱۴۸
محل وقوع..........	۱۴۹
عمارت کا منظر..........	۱۴۹
آقا ﷺ کی نماز..........	۱۴۹
تاریخی ادوار..........	۱۵۰
مسجد فضیح اور مسجد بنو قریظہ؟..........	۱۵۰
کتابیات..........	۱۵۲
عنوانات..........	۱۵۶

☆☆☆

marfat.com

آثارمؤلف

۱- تاریخ مکة المکرمة ۱۶۰صفحہ (عربی، مطبوع)

۲- تاریخ مکہ مکرمہ ۱۶۶صفحہ (اردو، مطبوع)

(خانہ کعبہ، حجراسود، میزاب رحمت، حطیم، غلاف کعبہ، زمزم، مقام ابراہیم صفامروہ، مسجد حرام، منیٰ، مزدلفہ، عرفات، حدودحرم اورمیقات کا تذکرہ۔)

۳- تاریخ مکہ مکرمہ (انڈونیشی، زیر طبع)

۴- تاریخ المسجد النبوی الشریف ۲۰۸صفحہ (عربی، مطبوع)

۵- تاریخ مسجد نبوی شریف ۱۶۰صفحہ (اردو، مطبوع)

(مسجد نبوی شریف کے فضائل وآداب، تعمیر و توسیع، ریاض الجنہ منبر و محراب، حجرہ شریفہ اور گنبد خضراء کا تاریخی جائزہ۔)

۶- تاریخ مسجد نبوی شریف (انگریزی، زیرطبع)

۷- بیوت الصحابہؓ حول المسجد النبوی الشریف ۲۰۸صفحہ (عربی، مطبوع)

۸- مسجد نبوی شریف کے پاس صحابہؓ کے مکانات ۱۶۰صفحہ (اردو، مطبوع)

(حجرات شریفہ، صحابہؓ کے مکانات، سقیفہ بنی ساعدہ جنازہ گاہ، قبر سیدہ فاطمہؓ اور بقیع کا مفصل تذکرہ۔)

۹- مسجد نبوی شریف کے پاس صحابہؓ کے مکانات (انگریزی، زیرطبع)

۱۰- المساجد الأثریة فی المدینة النبویة ۲۸۰صفحہ (عربی، مطبوع)

۱۱- مدینہ منورہ کی تاریخی مساجد ۱۶۰صفحہ (اردو، مطبوع)

(پینتیس تاریخی مساجد کا مفصل تذکرہ، قرآن وحدیث میں وارد شدہ واقعات سے ان کا ربط، موجودہ محل و قوع اور توسیع وترمیم کا بیان)

۱۲- تاریخ المدینة المنورة، قسم المساجد ۶۰صفحہ (عربی، اردو، انگریزی-مطبوع)

(پینتیس تاریخی مساجد کا مختصر تعارف، محل و قوع اور انکی رنگین تصاویر)

اے میرے اللہ یہ سب تیری ہی عنایت وتوفیق سے ہے، بس قبول کرلیجیے۔

ترا کرم ہے مری قلم پر ☆ ترے حرم پر جھکی ہوئی ہے

marfat.com

12 ر.س

منورہ کی تاریخی مساجد

منورہ کی تاریخی مساجد
منورہ کی تاریخی مساجد
منورہ کی تاریخی مساجد
منورہ کی تاریخی مساجد
منورہ کی تاریخی مساجد
منورہ کی تاریخی مساجد
منورہ کی تاریخی مساجد
منورہ کی تاریخی مساجد
منورہ کی تاریخی مساجد
منورہ کی تاریخی مساجد

ردمك: ٩٦٠-٤١-٩٤٥-٢

marfat.com

COMPUTER GRAPHIC : MALIK JAMIL A